سلسلہ

عقائد اہل السنۃ
من الصحاح الستہ

(الجز الثانی)

مؤلف
زاہد الاسلام زاہد العطاری الرضوی

اس کتاب میں آپ ملاحظہ کریں گے

- اذان کے بعد درود وسلام کا ثبوت
- نگاہِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا کمال
- عرش الٰہی جھوم اُٹھا
- آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں
- جبہ مبارک دھو کر بیماروں کو پلانا
- لوگوں کو اپنے بال عطا فرمائے
- ابوین کریمین کے مومن ہونے کے دلائل
- شہادت کے بعد مخاطب کیا
- قبروں کی زیارت کر لیا کرو

سُنّی پبلیکیشنز
داتا دربار مارکیٹ لاہور
0342-4318542

صحیح مسلم شریف سے عقائد اہلسنت کا بیان

مسلم شریف اور عقائد اہل سنت

(بے مثال تخریج کے ساتھ)

سلسلة: عقائد اهل السنة من الصحاح السته (الجزء الثانی)

مؤلف

زاہد الاسلام زاہد العطاری الرضوی

خطیب: جامع مسجد نورِ مدینہ صدر چوک شیخوپورہ

کوآرڈنیٹر: رضا لائبریری مدنی محلہ شیخوپورہ

0314.4192012

ناشر!

سنی پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور 0342.4318542

نام کتاب: مسلم شریف اور عقائد اہلسنت

سلسلہ: عقائد اهل السنة من الصحاح الستہ (الجزء الثانی)

نام مؤلف: زاہد الاسلام زاہد العطاری الرضوی

نظر ثانی: ابوحذیفہ علامہ کاشف اقبال مدنی رضوی صاحب

پروف ریڈنگ: مفتی محمد وقاص عطاری المدنی صاحب

قیمت: 260 : روپے

خصوصی معاون: شاہد محمود عطاری، علی رضا عطاری

قانونی معاون: چوہدری غلام مرتضٰی ورک (ایڈووکیٹ ہائی کورٹ)

پہلی بار: رمضان ۱۴۳۵ھ، جولائی 2014ء تعداد 1100 (گیارہ سو).

ناشر: سنی پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور 0342.4318542

اسٹاکسٹ: مکتبہ فیضانِ اعلیٰ حضرت گلی فیضان مدینہ محلہ شفقت آباد منڈی بہاؤالدین

0344.6276685/ 0345.5869211

ملنے کے پتے!

والضحیٰ پبلی کیشنز داتا دربار مارکیٹ لاہور۔ مکتبہ فیضان مدینہ، مدینہ ٹاؤن فیصل آباد

مکتبہ فیضان سنت، شیخوپورہ موڑ گوجرانوالہ۔ مکتبہ نظامیہ نبی پورہ شیخوپورہ

مسلم شریف اور امام مسلم پر محدثین کی ایک نظر

امام مسلم نرم دل اور درویش تھے اور علم وعمل کی بہترین خوبیوں کے جامع تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں ان کی خدمات کا بہترین صلہ عطا فرمایا ابو حاتم رازی بیان کرتے ہیں: میں نے امام مسلم کو خواب میں دیکھا اور ان کا حال دریافت کیا تو انہوں نے جواب میں کہا اللہ تعالیٰ نے اپنی جنت کو میرے لیے مباح کر دیا اور میں اس میں جہاں چاہتا ہوں رہتا ہوں۔ (بستان المحدثین ص 281۔صحیح مسلم مترجم 1/26 وحید الزماں وہابی)

ابو علی زعونی کا بیان ہے کسی نے امام مسلم کو خواب میں جنت کے اندر دیکھا اور پوچھا "کیوں کر نجات نصیب ہوئی" امام مسلم نے فرمایا: "اس جزو سے مجھ کو نجات میسر ہوئی جو میرے ہاتھ میں ہے" یہ جزو صحیح مسلم کا تھا مترجم صحیح مسلم ج ا ص ۲۰۔ بستان المحدثین ص ۲۸۱

حافظ ابو علی نیشاپوری کہتے ہیں کہ "صحیح مسلم تمام کتب حدیث پر ترجیح رکھتی ہے۔ حافظ ممدوح کا یہ قول ہے کہ "ما تحت ادیم السماء اصح من کتاب مسلم" (آسمان کے نیچے صحیح مسلم سے زیادہ صحیح کتاب (قرآنِ کریم کے بعد) کوئی نہیں ہے) (مترجم صحیح مسلم ج ا ص ۱۹ مصنفہ نواب وحید الزماں وہابی)

امام مسلم فرماتے ہیں میں نے اس کتاب کا تین لاکھ حدیثوں سے انتخاب کیا ہے اور اگر تمام زمین کے لوگ دو سو برس تک کتابیں لکھیں تو پھر بھی ان کا اعتماد آخر اسی کتاب پر رہے گا۔ (مترجم صحیح مسلم ج ا ص ۲۲۔ مقدمہ شرح مسلم للنووی ص ۱۳)

آیات واحادیث اور حوالہ جات کی تعداد

نمبر شمار	نام کتاب	حوالہ جات
1۔	قرآن پاک کی آیات کی تعداد	11
2۔	صحیح بخاری کی احادیث کی تعداد	13
3۔	مسلم شریف کی احادیث کی تعداد	130
4۔	دیگر کتب سے احادیث کی تعداد	30
5۔	اس کتاب میں کل احادیث کی تعداد	173
6۔	صحیح مسلم کے حوالہ جات کی تعداد	226
7۔	جامع ترمذی کے حوالہ جات کی تعداد	48
8۔	سنن نسائی کے حوالہ جات کی تعداد	30
9۔	سنن ابوداود کے حوالہ جات کی تعداد	29
10۔	سنن ابن ماجہ کے حوالہ جات کی تعداد	37
11۔	مؤطا امام مالک کے حوالہ جات کی تعداد	4
12۔	دیگر کتب احادیث کے حوالہ جات کی تعداد	367
13۔	سیرت وتاریخ اور شروحات کے حوالہ جات	61
14۔	کل حوالہ جات کی تعداد	802

اجمالی فہرست

تقاریز

1۔ تقریظ:

حضرت علامہ مولانا صدر المدرسین مفتی پیر مناظر اسلام ابو محمد جیلانی محمد جمیل قادری رضوی صاحب

بانی ومہتمم جامعہ بریلی شریف چانسلر اسلامک یونیورسٹی شیخوپورہ خلیفہ مجاز آستانہ عالیہ بریلی شریف انڈیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم امابعد فالصلوۃ والسلام علی سید المرسلین وامام الاولین والاخرین وَاَنزَلَ اللّٰهُ عَلَیکَ الکِتٰبَ وَالحِکمَةَ وَعَلَّمَکَ مَا لَم تَکُن تَعلَمُ وَکَانَ فَضلُ اللّٰهِ عَلَیکَ عَظِیمًا. اَلرَّحمٰنُ عَلَّمَ القُراٰنَ. وَعَلَّمَ اٰدَمَ الاَسمَآءَ کُلَّهَا.

وطلب العلم فریضة علی کل مسلم ومسلمه. واطلبوا العلم ولو بالصین. خیر کم من تعلم القرآن وعلمه. بلغوا عنی ولو آیه.

علوم ازلیہ وابدیہ لازوال غیر متناہیہ فقط ذات باری تعالیٰ کے ساتھ مختص ہے اولین وآخرین کے جمیع علوم باعطا اللہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہیں سرور انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے علوم کا منکر علمِ نافع سے محروم ہے کثیر علم حاصل کرنے کے باوجود منکرین رسالت صلی اللہ علیہ وسلم ہر خیر سے دور اور شرِ عظیم کے قریب ہیں۔

نافع علم ادب واحترام سے حاصل ہوتا ہے اشرف علی تھانوی علیہ ماعلیہ اور اس کے

جمیع متبعین علم غیب کے منکر ہی نہیں بلکہ بے ادبی میں وہابیہ کی مثل ہیں دیوبندیہ و

وہابیہ سوءادب میں نسبتِ مساوی رکھتے ہیں۔

اہلسنت و جماعت کے عقائد واعمال قرآن وحدیث کے مطابق ہیں مولانا زاہد

الاسلام زاہد عطاری رضوی نے عرق ریزی سے 'بخاری شریف اور عقائد اہلسنت'

مرتب فرمائی اور اب ''مسلم شریف اور عقائد اہلسنت'' مرتب فرمائی ہے ہر سنی

عالم وغیر عالم کو یہ کتاب مطالعہ کرنی چاہیئے تا کہ بدعقیدگی سے محفوظ ہو۔ سلیس

زبان میں تحریر موجود ہے خوبصورت جلد وٹائٹل اپنا حسن پیش کرتا ہے اللہ تعالیٰ

مؤلف کو اجرِ عظیم عطا فرمائے اور خلقِ خدا میں مقبول ومنظور فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الاعظیم صلی اللہ علیہ وسلم

مفتی محمد جمیل رضوی

رئیس جامعہ بریلی شریف شیخوپورہ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

2۔تقریز

مناظر اسلام، محقق اہلسنت، مصنف کتب کثیرہ جناب علامہ مولانا ابوحذیفہ

محمد کاشف اقبال مدنی رضوی صاحب مدظلہ العالی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہٗ ونصلی ونسلم علی رسولہ الکریم امابعد

حق مذہب صرف اور صرف اہلسنت و جماعت ہے باقی سب فرقے ناری ہیں امام الانبیاء محبوبِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے لے کر آج تک تمام اولیاء سمیت پوری امتِ مسلمہ مذہب حق اہل سنت پر کاربند ہے مگر ستیاناس ہو منحوس انگریز کا جس کے منحوس قدم برصغیر پاک و ہند میں لگتے ہی اس کے ایماء پر وہابی ٹولہ پیدا ہوا پھر اس کی شاخیں دیوبندیت، مودودیت، چکڑالویت، قادیانیت پیدا ہوئیں۔ان بدعتی ٹولوں نے دین اسلام کے خلاف محاذ قائم کرنے کی سعی مذموم کی اور پوری امتِ مسلمہ پر شرک و بدعت کے فتووں کی بوچھاڑ کردی۔حالانکہ ان باطل فرقوں کا وجود انگریز کا مرہونِ منت ہے اور مذہب اہل سنت قدیم ہے عقائد اہلسنت کو شرک و بدعت کہنے والے وہابی دیوبندی اپنے مذہب کی تاریخ کو ہی دیکھ لیتے اور ان کو شرم سے ڈوب مرنا چاہیئے تھا جبکہ عقائد اہلسنت کتاب و سنت کے بے شمار دلائل سے ثابت ہیں عزیزم مولانا زاہد الاسلام زاہد زید مجدہٗ

اس سے قبل ''بخاری شریف اور عقائد اہلسنت'' تصنیف فرما کر شائع کر چکے اور داد تحسین پا چکے ہیں اور اب ''مسلم شریف اور عقائد اہلسنت'' لکھی ہے ان کتابوں میں دلائل قاطعہ کی روشنی میں ثابت کیا کہ عقائد اہلسنت کتاب وسنت سے ماخوذ ہیں عزیز القدر موصوف کی ان کتابوں کو نظرِ انصاف سے پڑھنے والا یقیناً حق مذہب اہلسنت کو جان لے گا اور اس پر کار بند ہونے کو راہِ نجات جانے گا۔

عزیز القدر موصوف نے حوالہ جات میں بھی بڑی احتیاط اور محنت سے کام لیا ہے تاکہ حق کا متلاشی کسی بھی تذبذب میں مبتلا نہ ہو۔

مولیٰ تعالیٰ اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جلیلہ سے عزیز القدر زاہد السلام زاہد کی اس سعی محمود کو شرف قبولیت عطا فرمائے اور دنیا وآخرت میں سرفراز فرمائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ علیہ وسلم

کتبہ ابوحذیفہ محمد کاشف اقبال مدنی

خادم دارافتاء جامعہ غوثیہ رضویہ مظہر الاسلام

سمندری ضلع فیصل آباد ۲ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر

اللہ اللہ

3۔ تقریز

ترجمان اہلسنت، مناظر اسلام، مصنف کتب کثیرہ، حضرت علامہ، مولانا، پیر، مفتی

ابوالحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی صاحب

نحمدہٗ ونصلی نسلم علی رسولہ الکریم

پیش نظر کتاب ''مسلم شریف اور عقائد اہلسنت'' مولانا محمد زاہد الاسلام زاہد القادری العطاری طول عمرہٗ کی ایک تحقیقی کاوش ہے جس میں مسلک اہلسنت و جماعت کو بڑی محنت اور جستجو سے ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ ایک طرف علم حدیث کی خدمت بھی ہے اور دوسری طرف دور حاضر کے تقاضوں کے مطابق اہلسنت کے عقائد ونظریات کی ترویج واشاعت بھی ہے۔

مولانا زاہد الاسلام قادری اس سے قبل بخاری شریف کی احادیث مبارکہ سے اپنے مسلک حقہ کے اثبات میں بڑی خوبصورت کتاب بنام ''بخاری شریف اور عقائد اہلسنت'' تالیف فرما چکے ہیں۔ اللّٰھم زد فزد

کتاب ھذا میں دورِ حاضر کے اختلافی مسائل مثلاً تعظیم نبوی، نعرہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم توسل، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بے مثال بشریت، حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم ایصالِ ثواب وغیرہ جن میں آئے دن مخالفین محاذ آرائی کرتے ہیں مؤلف نے ان مسائل میں لائق تحسین کوشش کی ہے۔

اللہ تعالیٰ انہیں پوری قوم کی طرف سے جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس کتاب کے مطالعہ کے بعد کسی بھی انصاف پسند کے لیے مجالِ انکار نہیں رہے گا لیکن متعصب اور ہٹ دھرم لوگوں کو کون سمجھا سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ حق قبول کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور مؤلف کی محنت و جستجو اور جذبہ صادقہ میں مزید برکتیں عطا فرمائے آمین۔

ایں دعا از من و رز جملہ جہاں آمین باد

دعا گو:

ابو الحقائق غلام مرتضیٰ ساقی مجددی

22.6.214

استغاثہ بہ بارگاہِ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم

مشکل جو پڑی آپ ہی کے نام سے ٹلی
دونوں جہاں میں آپ ہی کا ہے سہارا یا نبی

دل لگتا نہیں نیکیوں میں سکوں نہیں نماز میں
المدد ہے نفس و شیطان نے مارا یا نبی

آنکھوں کا سرور گیا دل کا سکوں گیا
نہیں ہے آپ کے دیدار بن گزارہ یا نبی

زر پاس نہیں ہے پر پاس نہیں ہیں
آپ ہی مدینے بلالو نہیں کوئی چارہ یا نبی

خواہش ہے دین کی خدمت کچھ کروں
دلادو نفس و شیطان سے چھٹکارہ یا نبی

آپ چاہیں تو ملے عزت روز محشر
ورنہ عملوں کا تو نہیں کوئی یارا یا نبی

ہو نظر کرم کروں سنتوں کی خدمت
ورنہ یہ زاہد تو ہے نکارا یا نبی

ہم اپنی اس تالیف کا انتساب اپنے دادا مرشد شیخ الفضیلت، آفتابِ رضویت ضیاء الملت، مقتدائے اہلسنت، مرید وخلیفہ اعلیٰ حضرت، پیر طریقت، رہبر شریعت، شیخ العرب والعجم، میزبانِ مہمانِ مدینہ، "قطب مدینہ" حضرت علامہ مولانا

ضیاء الدین احمد مدنی قادری رضوی علیہ رحمۃ اللہ القوی

اور

نگرانِ مرکزی مجلس شوریٰ، عطار کے من کے شہزادے، حضرت مولانا حاجی

ابو الحامد **محمد عمران عطاری** سلمہ الباری

کے نام کرتے ہیں۔

زاہد الاسلام زاہد عفی عنہ

MOB:0314.4192012

اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ اللہ

برائے ایصال ثواب

ہم اپنی اس تالیف کا ثواب نبی رحمت شفیع امت حضور تاجدار مدینہ راحت قلب وسینہ باعث نزول سکینہ سیدنا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ جمیلہ سے

اپنے والدین کریمین

جن کی کوششوں اور دعاؤں سے بندہ عاجز کو اللہ تعالیٰ نے یہ چند الفاظ لکھنے کی ہمت عطا فرمائی

اور

مرحوم نگران مرکزی مجلس شوریٰ، ثنا خوانِ رسول مقبول بُلبل روضہ رسول، مداح صحابہ وآل بتول، گلزارِ عطار کے مشکبار پھول، مبلغ دعوتِ اسلامی، الحاج ابو عبید

قاری محمد مشتاق احمد عطاری علیہ رحمۃ اللہ الباری

مرحوم رکن مرکزی مجلس شوریٰ، مفتی دعوتِ اسلامی، الحاج، الحافظ، القاری

علامہ محمد فاروق عطاری المدنی علیہ رحمۃ اللہ الغنی

مرحوم رکن مرکزی مجلس شوریٰ حاجی **ابو جنید زم زم رضا عطاری** علیہ رحمۃ اللہ الباری

کو کرتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے اور تمام امت مسلمہ کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

زاہد الاسلام زاہد عفی عنہ

اسے ضرور پڑھے

سلسلہ عقائد اہل السنۃ من الصحاح الستہ (الجزء الاول) بنام (بخاری شریف اور عقائد اہلسنت) کی مقبولیت نے حوصلہ بڑھایا اور سلسلہ عقائد اہل السنۃ من الصحاح الستہ (الجزء الثانی) بنام (مسلم شریف اور عقائد اہلسنت) پر کام شروع کیا جو اب اللہ کے فضل وکرم سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔

سلسلہ عقائد اہل السنۃ من الصحاح الستہ شروع کرنے کی بنیادی دووجوہات ہیں

نمبر 1: عقائد کا بنیادی علم سیکھنا جیسا کہ شیخ طریقت امیر اہلسنت بانئ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ اپنے ایک مکتوب میں لکھتے ہیں 'میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! افسوس آج کل صرف و صرف دنیاوی علوم ہی کی طرف ہماری اکثریت کا رجحان ہے علم دین کی طرف بہت ہی کم میلان ہے حدیث پاک میں ہے: طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ. یعنی علم کا طَلَب کرنا ہر مسلمان (مرد وعورت) پر فرض ہے۔

(سنن ابن ماجہ ج 1 ص 146 حدیث 224)

اس حدیث پاک کے تحت میرے آقا اعلیٰ حضرت امام اہلسنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے جو کچھ فرمایا اس کا آسان لفظوں میں مختصراً خلاصہ عرض کرنے کی کوشش کرتا ہوں۔ سب میں اولین واہم ترین فرض یہ ہے کہ بنیادی عقائد کا علم حاصل کرے جس سے آدمی صحیح العقیدہ سنی بنتا ہے اور جن کے انکار و

مخالفت سے کافر یا گمراہ ہو جاتا ہے۔۔۔ (بہار شریعت ج اول ص 9 پیش لفظ مکتبۃ المدینہ کراچی)

اس سے معلوم ہوا کہ سب سے اہم ترین فرض بنیادی عقائد کا علم سیکھنا ہے باقی فرض علوم بعد میں ہیں۔

اور دوسری وجہ یہ ہے کہ اس دور میں ایک گروہ ایسا ہے جو بات بات پر بخاری، مسلم اور صحاح ستہ کی رٹ لگاتا ہے حالانکہ اہل علم جانتے ہیں کہ کسی بھی حدیث کا بخاری مسلم یا صحاح ستہ میں ہونا ضروری نہیں بلکہ حدیث کی کسی بھی کتاب میں ہو وہ حدیث ہی ہے لیکن ایک گروہ کی طرف سے جب ہر بات پر بخاری، مسلم اور صحاح ستہ کی رٹ لگائی جاتی ہے تو عوام اہلسنت سمجھتے ہیں کہ شاید بخاری، مسلم اور صحاح ستہ جو کہ سب سے زیادہ مشہور اور مستند احادیث کی کتب ہے ان میں عقائد اہلسنت کی کوئی حدیث نہیں ہے۔ جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے۔

بخاری شریف اور عقائد اہلسنت اور مسلم شریف اور عقائد اہلسنت میں ''عقیدہ توحید'' کو شامل نہیں کیا اس کی یہ وجہ ہے کہ عنقریب ان شاء اللہ توحید موضع پر ایک کتاب پیش کرنے کی سعادت حاصل کی جائے گی۔

بندہ کے نزدیک عقائد اہلسنت کی سب سے زیادہ احادیث بخاری شریف میں ہیں (جو بخاری شریف اور عقائد اہلسنت میں ملاحظہ کی جاسکتی ہیں) اس سلسلے کی دوسری کڑی مسلم شریف اور عقائد اہلسنت ہے جو آپ کے ہاتھوں میں ہے ان شاء اللہ

عنقریب سنن اربعہ اور عقائد اہلسنت پیش کرنے کی سعی کی جائے گی۔اس سے عوام اہلسنت کو صحاح ستہ کی روشنی میں اپنے عقائد سمجھنے میں آسانی ہوگی۔

چند ضروری باتیں!

۱۔احادیث کی مکمل تخریج کی گئی ہے۔یعنی ''مسلم 1\26 کتاب کا نام٬ باب کا نام٬ حدیث نمبر'' کی جگہ رقم لکھا۔

۲۔الفاظ کے اختلاف کے ساتھ جتنی بھی سندوں کے ساتھ حدیث مروی ہوتی ہے امام مسلم ان کو اکٹھا ایک جگہ نقل کر دیتے ہیں۔ہم نے الفاظ کسی ایک روایت کے لیے ہیں اور حوالہ تمام مقامات کا دے دیا ہے تاکہ اصل کتاب سے حدیث تلاش کرنے میں آسانی ہو۔مسلم کی جو حدیث پہلے حصے (بخاری شریف اور عقائد اہل سنت) میں آگئی وہ اس کتاب میں شامل نہیں کی جائے گی۔

۳۔اس کے ساتھ باقی صحاح ستہ اور موطا امام مالک سے بھی مکمل تخریج کر دی گئی ہے۔

۴۔آئمہ صحاح ستہ خاص کر امام مسلم بعض مقامات پر نیا باب شروع کرتے وقت اس کا نام نہیں لکھتے وہاں ہم نے باب کا نمبر لکھ دیا ہے۔آئمہ صحاح ستہ بعض جگہ پر صرف ''کتاب'' کا نام ہی لکھتے ہیں اس کے تحت باب نہیں بناتے ہم نے وہاں پر کچھ بھی نہیں لکھا۔

۵۔امام ترمذی بعض اوقات نیا باب بناتے ہیں اور اس کا نام نہیں رکھتے وہاں ہم نے اس سے قبل کے باب کا نام دے دیا ہے تاکہ اصل کتاب سے حدیث تلاش کرنے میں آسانی ہو۔

۶۔ایک حدیث مسلم میں ہے وہی حدیث 'الفاظ کے اختلاف' یا 'الفاظ کی کمی بیشی کے ساتھ دوسری کتب احادیث میں ہے ہم نے موضوع کے مواد کے لحاظ سے تخریج کی ہے۔

۷۔ہم احادیث کی ضروری وضاحت صرف موضوع کے متعلق ہی کریں گے۔

۸۔کچھ چیزیں عقائد سے متعلق نہیں ہیں لیکن معمولات اہلسنت سے ہیں ان کو بھی مسلم کے حوالے سے شامل کتاب کیا گیا ہے۔

۹۔یہ کتاب جہاں عوام کے لیے فائدہ مند ہوگی وہاں علماء، خطباء، واعظین، مصنفین اور مؤلفین کے لیے سودمند ثابت ہوگی۔(ان شاء اللہ عزوجل)

۱۰۔درج ذیل کتب احادیث سے حوالہ جات درج کئے گئے ہیں۔

نمبرشمار	نام کتاب	زبان	جلد	کُل احادیث	نام مکتبہ
1	بخاری شریف	عربی	2	7563	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
2	مسلم شریف	عربی	2	7563	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
3	سنن ابی داود	عربی	2	5274	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور

4۔ جامع ترمذی	عربی 2	3923	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
5۔ ابن ماجہ	عربی 1	4341	مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
6۔ سنن نسائی	عربی 2		مکتبہ رحمانیہ اُردو بازار لاہور
7۔ موطاامام مالک	عربی 1		قدیمی کتب خانہ آرام باغ کراچی
8۔ سنن نسائی	عربی، اردو 3	5774	فرید بک سٹال اردو بازار لاہور
9۔ موطاامام مالک	عربی، اردو 1	1891	شبیر برادرز اردو بازار لاہور

۱۱۔ موطاامام مالک اور نسائی عربی میں احادیث کے نمبر درج نہیں ہیں ہم نے جلد اور صفحہ نمبر عربی کتب سے اور احادیث کے نمبر مترجم کتب سے لئے ہیں۔

۱۲۔ اس کے علاوہ بعض مقامات پر شرح صحیح مسلم' شرح امام نووی' اور نواب وحید الزماں وہابی کی مترجم مسلم کے حوالہ جات بھی شامل کتاب ہیں۔

۱۳۔ اس قدر تخریج کے ساتھ آپ کو اس موضوع پر کوئی کتاب نہیں ملے گی۔ اس قدر تفصیل سے تخریج کرنے کی وجہ یہ ہے کہ اگر کوئی مآخذ کتب سے احادیث دیکھنا چاہئے تو بآسانی تلاش کر سکے۔

۱۴۔ آخر میں ہم جناب مولانا حافظ بشارت صدیقی صاحب فاضل تنظیم المدارس کا شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے حوالہ جات تلاش کرنے میں خصوصی تعاون کیا۔

۱۵۔ اس کتاب کی جو خوبیاں ہیں وہ اللہ جل شانہ' کی رحمت اور تمام انبیاء علیہم السلام

خصوصاً امام الانبیاء نبی رحمت نور مجسم شفیع امت صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم صحابہ کرام، اہلبیت عظام علیہم الرضوان اور اولیاء کاملین کا فیضان اور علمائے اہلسنت خصوصاً امام اہلسنت شاہ امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ اور امیر اہلسنت مولانا محمد الیاس عطار قادری زید مجدہ کا فیض اور والدہ محترمہ مرحومہ کی دعاؤں کا ثمر ہے اور جو خامی ہے اس میں بندہ کی کوتاہی ہے۔

۱۶۔ ہم نے اس کتاب کو ہر قسم کی غلطیوں سے محفوظ رکھنے کی حتی الامکان کوشش کی ہے۔ پھر بھی اہل علم جہاں کسی قسم کی غلطی پائیں اصلاح فرمادیں (جزاھم اللہ خیرًا)

۱۷۔ اس کتاب کا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ مسلم شریف میں موجود عقائد اہل سنت کی تمام احادیث نقل کردی ہیں بلکہ یہ تو ایک کوشش ہے ورنہ علماء جانتے ہیں مسلم شریف میں عقائد اہلسنت کی سینکڑوں احادیث ایسی ہیں جو اس کتاب میں درج نہیں کی گئیں۔

۱۸۔ "عقائد اہل السنۃ من الصحاح الستۃ" سلسلے کے پہلے حصے (بخاری شریف اور عقائد اہلسنت) کی مقبولیت کے بعد سلسلے کا دوسرا حصہ "مسلم شریف اور عقائد اہلسنت" ہے اور تیسرا حصہ "سنن اربعہ اور عقائد اہلسنت" ان شاء اللہ جلد منظر عام پر لایا جائے گا۔

زاہد الاسلام زاہد

اللہ تعالیٰ اسے دنیا آخرت میں عفو وعافیت اور بھلائی عطا فرمائے امین۔ 25.5.2014

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ

اَمَّابَعْدُ فَاَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

باب نمبر 1:

علمِ غیبِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حدیث نمبر 1:

آخری دور میں من گھڑت احادیث سنانے والے لوگ

اَبَا هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَکُوْنُ فِیْ اٰخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ یَاْتُوْنَکُمْ مِّنَ الْاَحَادِیْثِ بِمَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا اٰبَاؤُکُمْ فَاِیَّاکُمْ وَاِیَّاهُمْ لَا یُضِلُّوْنَکُمْ وَلَا یَفْتِنُوْنَکُمْ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آخری زمانہ میں دھوکے باز جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے وہ ایسی روایات بیان کریں گے جن کو نہ تم نے سنا ہوگا نہ تمہارے باپ دادا نے۔ جس قدر ممکن ہو تم اُن سے دور رہنا کہیں وہ تمہیں گمراہی اور فتنہ میں مبتلا نہ کر دیں۔

تخریج:

مسلم1\33مقدمه باب النهی عن الروایة عن الضفاء.....رقم15.16.

مسند امام احمد8250.8580. صحیح ابن حبان6766. المستدرک للحاکم351. مسند ابو یعلی6384.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے دور میں فتنہ باز لوگوں کی خبر بیان فرمائی ہے کہ وہ ایسی روایات بیان کریں گے جن کو تم اور تمہارے باپ دادا نے نہیں سنا ہوگا (یعنی من گھڑت روایات بیان کریں گے) اور ساتھ وصیت بھی فرمائی کہ ان سے دور رہنا ورنہ وہ لوگ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق اس دور میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہو گئے جو بات بات پر حدیث دانی کا دعوی کرتے ہیں۔اور عجیب عجیب باتیں بیان کرتے ہیں جن کو آج تک نہ پڑھا گیا ہے اور نہ سنا گیا ہے لہذا ایسے لوگوں سے بچنا ہے تاکہ گمراہی سے بچا جا سکے۔

حدیث نمبر2:

اگر جنتی دیکھنا ہو تو اسے دیکھ لو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا جَآءَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ اِذَا عَمِلْتُهٗ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ

اللّٰہَ لا تُشرِکُ بِہٖ شَیْئًا وَّ تُقِیْمُ الصَّلٰوۃَ الْمَکْتُوْبَۃَ وَ تُؤَدِّیْ الزَّکٰوۃَ الْمَفْرُوْضَۃَ وَتَصُوْمُ رَمَضَانَ قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَااَزِیْدُ عَلٰی ھٰذَا شَیْئًا اَبَدًا وَّلَااَنْقُصُ مِنْہُ فَلَمَّا وَلّٰی قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَّنْظُرَ اِلٰی رَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْجَنَّۃِ فَلْیَنْظُرْ اِلٰی ھٰذَا

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک دیہاتی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کرنے لگا یارسول صلی اللہ علیہ وسلم کسی ایسے عمل کی طرف میری رہنمائی کریں جسے اختیار کرنے کے بعد میں جنت میں داخل ہو جاؤں تو نبی اکرم نور مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو کسی کو اس کا شریک نہ بناؤ فرض نمازیں ادا کرو فرض زکوٰۃ ادا کرو رمضان کے روزے رکھو وہ شخص بولا اس ذات کی قسم جس کے دست قدرت میں میری جان ہے میں کبھی بھی ان احکام میں کمی یا اضافہ نہیں کروں گا جب وہ شخص چلا گیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص کسی جنتی کو دیکھنے سے خوش ہوتا ہے وہ اس شخص کو دیکھ لے۔

تخریج:

مسلم 1/56 کتاب الایمان باب بیان الایمان الذی یدخل..... رقم 107.

تشریح:

اس حدیث کی تشریح میں نواب وحید الزمان وہابی لکھتا ہے:

یہاں شک اور تذبذب کی کوئی ایسی بات نہیں جس کے لیے لفظ ''شاید'' بولا جائے مذکورہ شخص نے احکامات الٰہیہ اور تعلیماتِ اسلامیہ کی معرفت کے بعد جس اعتماد اور ایمان و یقین سے یہ الفاظ ادا کیے کہ ''میں کبھی اس میں اضافہ نہیں کروں گا اور نہ ہی کمی کوتاہی کا مرتکب ہوں گا''۔ جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''اگر اپنی بات میں سچا ثابت ہوا اور جو کہتا ہے کر دکھاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ثابت قدمی کے انعام میں جنت سے نوازیں گے'' اور اس بات کی تائید کتاب ہذہ کا مذکورہ حدیث کے بعد آنے والا باب بھی کرتا ہے: 'جس نے ایمان پر ثابت قدمی دکھائی اور شریعت کا پابند رہا اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت سے جنت میں داخل کریں گے۔'' اللہ عزوجل نے آپ کو آگاہ کر دیا ہوگا کہ یہ شخص ضرور جنت میں جائے گا کیونکہ یہ ان کاموں کو بجا لائے گا اور ہمیشہ کرے گا یہاں تک کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

(صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح نووی ج1 ص102 .101)

منکر علم غیب کی قلابازیاں:

اس حدیث مبارکہ سے علم غیب روز روشن کی طرح واضح ہو رہا ہے جب کہ نواب وحید الزمان نے علم غیب کی نفی کرنے کے لیے کئی قلابازیاں کھائی ہیں لیکن پھر بھی اپنے مذموم مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکا۔ بلکہ اپنے خود ساختہ شرک کی لپیٹ میں

آ گیا۔ جیسا کہ

(۱) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان لگایا کہ ''جس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا'' اگر اپنی بات میں سچا ثابت ہوا اور جو کہتا ہے کر دکھاتا تو اللہ تعالیٰ اس کی ثابت قدمی کے انعام میں جنت سے نوازیں گے''۔

قارئین کرام! بغور حدیث پاک کو ملاحظہ فرمائیں کہ نواب صاحب نے جن الفاظ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان قرار دیا ہے کیا حدیث پاک میں ایسا کوئی لفظ ہے؟ نہیں ہے تو معلوم ہوا کہ نواب صاحب نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہتان تراشی کی ہے

۲) اس سے آگے نواب صاحب لکھتے ہیں'' اور اس بات کی تائید کتاب ہذہ کا مذکورہ حدیث کے بعد آنے والا باب بھی کرتا ہے''۔

یوں امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کو شرک قرار دینے والے حدیث کو چھوڑ کر امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کی تقلید کرتے ہوئے اپنے خود ساختہ شرک کے مرتکب ہو گئے۔ کیونکہ ابواب حدیث پاک نہیں ہیں بلکہ وہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ کے بنائے ہوئے ہیں۔

۳) جب اتنی قلابازیاں کھانے کے بعد بھی کام بنتا ہوا نظر نہ آیا تو بجھے ہوئے دل سے یوں لکھ مارا'' اللہ عزوجل نے آپ کو آگاہ کر دیا ہوگا کہ یہ شخص ضرور جنت میں جائے گا کیونکہ یہ ان کاموں کو بجالائے گا اور ہمیشہ کرے گا یہاں تک کہ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا''

تو جناب ہم کب کہتے ہیں کہ اللہ کے بتائے بغیر آپ ﷺ کو علم غیب ہے اور یہ حدیث بتا رہی ہے کہ اللہ نے آپ ﷺ کو علم عطا فرمایا ہے کہ:
یہ شخص یہ کام باقاعدگی سے کرے گا اور ہمیشہ کرتا رہے گا اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا اور انجام جنت ہوگا جس کا آپ ﷺ برملا اظہار فرما رہے ہیں جیسا کہ امام نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں 'ظاہر یہ ہے کہ نبی پاک ﷺ کو علم تھا کہ یہ شخص ان احکام پر عمل کرے گا اور ان کو ہمیشہ کرے گا اور جنت میں داخل ہوگا' (شرح مسلم ج 1 ص 31 نور محمد اصح المطابع کراچی)

حدیث نمبر 3:

یہ شخص چادر چرانے کی وجہ سے جہنم میں ہے

حدَّثَنِی عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ خَیْبَرَ اَقْبَلَ نَفَرٌ مِّنْ صَحَابَةِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا فَلَانٌ شَهِیْدٌ حَتّٰی مَرُّوْا عَلٰی رَجُلٍ فَقَالُوْا فَلَانٌ شَهِیْدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَلَّا اِنِّیْ رَاَیْتُهٗ فِی النَّارِ فِیْ بُرْدَةٍ غَلَّهَا اَوْ عَبَآئَةٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَا ابْنَ الْخَطَّابِ اِذْهَبْ فَنَادِ فِی النَّاسِ اِنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ قَالَ خَرَجْتُ اَلَا اِنَّهٗ لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ اِلَّا الْمُؤْمِنُوْنَ.

ترجمہ:

حضرت عمر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ خیبر کے موقع پر بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے

شہداء کا ذکر شروع کیا اس دوران ایک شخص کا ذکر آیا صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنھم نے اس کے بارے میں بھی کہا کہ وہ شہید ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہرگز نہیں میں نے اسے جہنم میں دیکھا ہے کیونکہ اس نے مال غنیمت سے ایک چادر (دوسری روایت میں عباء کا ذکر ہے) چرائی تھی۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا اے ابن خطاب رضی اللہ عنہ! جاؤ لوگوں میں یہ اعلان کر دو: صرف اہل ایمان جنت میں داخل ہوں گے۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے لوگوں میں اعلان کر دیا جنت میں صرف اہل ایمان داخل ہوں گے۔

تخریج:

مسلم 1/99 کتاب الایمان باب غلظ تحریم الغلول.......رقم 309.

ترمذی 1/419 کتاب السّیر باب ماجآء فی الغلول رقم 1536.

سنن دارمی 2/187 کتاب السِیر باب ماجآء فی الغلول من الشدة رقم 2523.

مسند امام احمد 328. ابن حبان 4857. المستدرک للحاکم 2526. السنن الکبریٰ للبیھقی 17983.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف اس شخص کو جہنم میں ملاحظہ فرمایا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ بھی جانتے ہیں کہ وہ شخص جہنم میں کیوں گیا ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ارشاد فرمایا۔

حدیث نمبر 4:

معمولی دنیاوی نفع کی خاطر دین ضائع

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بَادِرُوْ بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّیْلِ الْمُظْلِمِ یُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَّ یُمْسِیْ كَافِرًا اَوْیُمْسِیْ مُؤْمِنًا وَ یُصْبِحُ كَافِرًا یَّبِیْعُ دِیْنَهٗ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْیَا.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ان فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال کرلو جو اندھیری رات کی طرح چھا جائیں گے ایک شخص صبح کو مومن ہوگا شام کو کافر یا شام کو مومن ہوگا صبح کو کافر اور معمولی سے دنیاوی نفع کی خاطر دین کو بیچ دے گا۔

تخریج:

مسلم1/101 کتاب الایمان باب الحث علی المبادرة بالاعمال ....رقم313.

ترمذی2/490 کتاب الفتن باب ماجاء ستکون فتن ....رقم2158.2157.2155.

ابو داود 2/234.235 کتاب الفتن باب النهی عن السعی فی الفتنه رقم4261.4258.

ابن ماجه صفحه 420 کتاب الفتن باب ما یکون من الفتن رقم3954.

ابن ماجه صفحه421 کتاب الفتن با ب الثبت فی الفتنه رقم3961.

سنن دارمی338. مسند امام احمد9063.9061. صحیح ابن حبان6704. المستدرک للحاکم 6234.6263. السنن الکبریٰ للبیهقی16577. المعجم الکبیر للطبرانی1724.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے دور کے واقعات بتائے ہیں اور لوگوں کے نزدیک ایمان کی حیثیت ارشاد فرمائی ہے کہ ایک ہی دن میں آدمی صبح کو مومن ہوگا اور شام کو کافر ہوگا یہ سب علم غیب کی باتیں ہیں جو بالکل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق پوری ہورہی ہیں۔

نواب وحید الزماں وہابی اس حدیث کی شرح میں لکھتا ہے:

یعنی دنیا کی طمع اس وقت ایسی غالب ہوگی کہ ایمان کی محبت دل میں نہ رہے گی ذرا سے دنیاوی فائدے کے لیے انسان ایمان کو چھوڑ دے گا اور کفر اختیار کرے گا یہ بات ہمارے زمانے میں بہت پھیل گئی ہے کہ ایمان کی قدر ومنزلت بالکل نہ رہی اور جس کو دیکھو دنیا کا طلب گار ہے۔ بہت لوگوں کو دیکھا جو پہلے مسلمان دیندار تھے پھر دنیا کے طمع سے بے ایمان ہو گئے اور کفر اختیار کیا کوئی نصرانی بن گیا کوئی دہریہ اللہ محفوظ رکھے۔ نووی نے کہا مراد یہ ہے کہ اس زمانے میں ایسے فتنے پے درپے ہوں گے کہ ایمان کا بچانا مشکل ہوگا ایک ہی دن میں ایسا انقلاب ہوگا کہ صبح کو آدمی مومن ہو تو شام کو کافر ہوگا تحفۃ الاخیار میں ہے اس حدیث میں ان فسادوں کی خبر ہے جو یزید اور سلطنت مروانیہ کے زمانے میں واقع ہوئے اس حدیث میں ارشاد ہے کہ فرصت کو آدمی غنیمت جانے اور پریشانی سے پہلے جو نیک عمل ہوسکیں سو کرلیوے۔ (صحیح مسلم شریف مع مختصر شرح نووی ج1 ص220)

حدیث نمبر 5:

عنقریب اسلام دو مسجدوں کی طرف لوٹ آئے گا

عَنِ ابنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيْبًا وَّ سَيَعُوْدُ غَرِيْبًا كَمَا بَدَأَ وَهُوَ يَأرِزُ بَيْنَ الْمَسْجِدَيْنِ كَمَا تَأرِزُ الْحَيَّةُ فِيْ جُحْرِهَا.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام آغاز میں اجنبی تھا اور آخر میں پہلے کی طرح اجنبی ہو جائے گا اور دو مسجدوں (مسجد حرام اور مسجد نبوی) کے درمیان اس طرح سمٹ جائے گا جیسے سانپ اپنے سوراخ میں سمٹ جاتا ہے۔

تخریج:

مسلم 1/111 کتاب الایمان باب بیان ان الاسلام بدا غریبا..... رقم373.

ترمذی 2/547 کتاب الایمان باب ما جاء ان الاسلام بدا غریبا... رقم2583.2584.

ابن ماجہ صفحہ423 کتاب الفتن باب بداء الاسلام غریبا رقم3986.3987.3988.

سنن دارمی2755. مسند امام احمد9042. مسند ابو یعلی6190. المعجم کبیر للطبرانی 6147.

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری دور کی خبر ارشاد فرمائی ہے کہ

اسلام آخری دور میں اجنبی ہو جائے گا یعنی ہر طرف سے اسلام پر طعن ہوگی اسلامی روایات اور اقدار کا مذاق اڑایا جائے گا۔

حدیث نمبر 6:

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لائیں گے/ امام تم سے ہوگا

عَنِ ابْنِ جُرَیْجٍ قَالَ اَخْبَرَنِیْ اَبُوْ الزُّبَیْرِ اَنَّہٗ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِاللّٰہِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَاتَزَالُ طَائِفَۃٌ مِّنْ اُمَّتِیْ یُقَاتِلُوْنَ عَلَی الْحَقِّ ظَاھِرِیْنَ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ قَالَ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَیَقُوْلُ اَمِیْرُھُمْ تَعَالَ صَلِّ لَنَا فَیَقُوْلُ لَا اِنَّ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ اُمَرَاءُ تَکْرِمَۃَ اللّٰہِ ھٰذِہِ الْاُمَّۃَ.

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا قیامت تک میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ حق پر ثابت قدم رہے گا اور اس کے لیے لڑتا رہے گا پھر عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام تشریف لائیں گے تو مسلمانوں کا امیر ان سے درخواست کرے گا آپ ہمیں نماز پڑھائیں تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام جواب دیں گے نہیں! تمہارا کوئی فرد ہی امامت کرے گا حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت کی فضیلت کے اظہار کے لیے ایسا کریں گے۔

تخریج:

مسلم 1/116 کتاب الایمان باب نزول عیسیٰ بن مریم حاکما۔۔۔رقم 397.396.395.
مسند امام احمد 20919. صحیح ابن حبان 6819. المستدرک للحاکم 2392. السنن الکبریٰ للبیھقی 17670. مسند ابو یعلیٰ 6417. المعجم الکبیر للطبرانی 1795.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم ﷺ نے قرب قیامت کی خبر ارشاد فرمائی ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نزول فرمائیں گے ان کی بارگاہ میں امامت کے لیے عرض کیا جائے گا لیکن وہ اس امت کی فضیلت کے اظہار کے لیے انہیں میں سے ہی امامت کے لیے کہیں گے۔ یہ سب علم غیب کی باتیں ہیں۔

حدیث نمبر 7:

سب سے زیادہ تعداد میری امت کی ہوگی

قَالَ اَنَسُ ابْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا اَوَّلُ شَفِیْعٌ فِیْ الْجَنَّةِ لَمْ یُصَدَّقْ نَبِیٌّ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ مَاصُدِّقْتُ وَاِنَّ مِنَ الْاَنْبِیَآءِ نَبِیًّا مَا یُصَدِّقُهُ مِنْ اُمَّتِہٖ اِلَّا رَجُلٌ وَّاحِدٌ .

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب

سے پہلے جنت کے لیے شفاعت میں کروں گا تمام انبیاء علیہم السلام میں سے کسی نبی پر اتنے لوگ ایمان نہیں لائے جتنے مجھ پر لائے ہیں حتیٰ کہ بعض انبیاء علیہم السلام کی تصدیق کرنے والا ایک شخص ہوگا۔

تخریج:

مسلم 1/144 کتاب الایمان باب اثبات الشفاعة و اخراج ... رقم 485.484.483.

ابن ماجه صفحه 577 کتاب الزهد باب ذکر الحوض رقم 4301.

سنن دارمی 49. مسند امام احمد 12442. المستدرک للحاکم 4625. مسند ابو یعلیٰ 3967.

المعجم الکبیر للطبرانی 12777.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نہ صرف نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اپنے اوپر ایمان لانے والوں کو جانتے ہیں بلکہ یہ بھی جانتے ہیں کہ باقی انبیاء علیہم السلام پر کتنے اور کون کون سے لوگ ایمان لائیں گے۔

حدیث نمبر 8:

حضرت رضوان علیہ السلام سے مکالمہ

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ آتِىْ بَابَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَاَسْتَفْتِحُ فَيَقُوْلُ الْخَازِنُ مَنْ اَنْتَ فَاَقُوْلُ مُحَمَّدٌ فَيَقُوْلُ بِكَ اُمِرْتُ لَا اَفْتَحُ لِاَحَدٍ قَبْلَكَ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں قیامت کے دن میں جنت کے دروازے پرآ کر اسے کھولنے کے لیے کہوں گا جنت کا نگران پوچھے گا' آپ کون ہیں؟ میں جواب دوں گا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وہ کہے گا مجھے یہی حکم ملا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کسی دوسرے کے لیے دروازہ نہ کھولوں۔

تخریج:

مسلم 1/144 کتاب الایمان باب اثبات الشفاعة واخراج المومنین....رقم486.

مسند امام احمد18612. السنن الکبری للبیهقی12056.12057. مسند ابو یعلی1656.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ قیامت کو سب سے پہلے جنت کا دروازہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہی کھلوائیں گے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لیے سب سے پہلے دروازہ کھولا جائے گا۔ جہاں یہ حدیث مبارک علم غیب پر دلالت کرتی ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام تمام انبیاء علیہم السلام سے زیادہ ہے۔

حدیث نمبر9:

صحابی رضی اللہ عنہ کا والد کہاں ہے؟

عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَیْنَ اَبِیْ قَالَ

فِیُ النَّارِ قَالَ فَلَمَّا قَفَّی الرَّجُلُ دَعَاهُ فَقَالَ اِنَّ اَبِیُ وَاَبَاکَ فِی النَّارِ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ایک شخص نے دریافت کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا والد کہاں ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جہنم میں۔ جب وہ شخص اٹھ کر جانے لگا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے بلا کر فرمایا تمہارا باپ اور میرا باپ (چچا) دونوں جہنم میں ہیں۔

تخریج:

مسلم 1/145 کتاب الایمان باب بیان ان من مات علی الکفر...رقم 500.

ابوداود 2/304 کتاب السنة باب فی ذراری المشرکین رقم 4717.

ابن ماجه صفحه 225 کتاب الجنائز با ماجاء فی زیارة قبور المشرکین رقم 1573.

مسند امام احمد 12213. صحیح ابن حبان 578. السنن الکبریٰ للبیهقی 13856. مسند ابو یعلیٰ 3516. المعجم الکبیر للطبرانی 549.548.

حدیث نمبر 10:

والدہ محترمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر پر حاضری کی اجازت

عَنُ اَبِیُ هُرَیُرَةَ قَالَ زَارَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیُهِ وَسَلَّمَ قَبُرَ اُمِّهٖ فَبَکٰی وَاَبُکٰی مَنُ حَوُلَهٗ فَقَالَ اسۡتَاذَنۡتُ رَبِّیُ فِیُ اَنُ اَسۡتَغۡفِرَ لَهَا فَلَمۡ یُؤۡذَنُ لِیُ وَاسۡتَاذَنۡتُهٗ فِیُ اَنُ اَزُوۡرَ قَبۡرَهَا فَاُذِنَ لِیُ فَزُوۡرُوا الۡقُبُوۡرَ فَاِنَّهَا تُذَکِّرُکُمۡ

الْمَوْتَ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبر کی زیارت کے دوران رو پڑے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ موجود لوگ بھی رونے لگے۔ تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے اپنے پروردگار عزوجل سے اجازت مانگی میں ان کے لیے دعائے مغفرت کروں تو اللہ عزوجل نے مجھے اجازت نہ دی پھر میں نے اجازت مانگی میں ان کی قبر کی زیارت کرلوں تو مجھے اجازت مل گئی۔ تم قبروں کی زیارت کیا کرو کیونکہ یہ تمہیں موت کی یاد دلائیں گی۔

تخریج:

مسلم1/370 کتاب الجنائز رقم2258.2259.

نسائی1/286 کتاب الجنائز باب زیارة قبر المشرک رقم2033.

ابن ماجه صفحه224 کتاب الجنائز با ماجاء فی زیارة قبور المشرکین رقم1572.

ترمذی1/329 کتاب الجنائز باب ما جاء فی الرخصة فی زیارت القبور رقم1018.

ابوداود2/106 کتاب الجنائز باب فی زیارة القبور رقم3234.

سنن دارمی1959. مسند امام احمد5486. صحیح ابن حبان5411. المستدرک للحاکم 7941 السنن الکبریٰ للبیهقی6988. مسند ابو یعلیٰ1211. المعجم الکبیر للطبرانی12923.

تشریح9.10:

اس حدیث مبارک سے صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عقیدہ معلوم ہوا کہ وہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم

سے یہ سوال کرکے کہ میرا باپ کہاں ہے بتا دیا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے کہ کون کہاں ہے اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے منع نہیں کیا کہ ایسے سوال مجھ سے نہ کیا کرو مجھے کیا علم بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس صحابی رضی اللہ عنہ کے سوال کا جواب دے کر اس عقیدے پر مہر لگا دی۔ کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے۔

وسوسہ:

حدیث نمبر 9: سے پتا چلتا ہے کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والد محترم رضی اللہ عنہ جہنم میں ہیں

جوابِ وسوسہ:

اس حدیث مبارک میں والد سے مراد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا ابو طالب ہے جیسا کہ قرآن پاک میں ہے جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے بیٹوں سے سوال کیا کہ تم کس کی عبادت کرو گے تو قرآن فرماتا ہے:

قَالُوْا نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ اِسْحٰقَ.

ترجمہ کنز الایمان: بولے ہم پوجیں گے اسے جو خدا ہے آپ کا اور آپ کے آباء ابراہیم و اسمعیل و اسحاق کا۔ (پارہ نمبر 1 سورۃ البقرہ آیت نمبر 133)

ہر مسلمان جانتا ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام کے والد حضرت اسحاق علیہ السلام اور حضرت اسمعیل علیہ السلام آپ کے چچا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام آپ کے دادا ہیں

لیکن قرآن پاک میں سب کے لیے اباء کا لفظ آیا ہے تو معلوم ہوا کہ دادا اور چچا کے لیے بھی اباء کا لفظ بول سکتے۔

قرآن وحدیث میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے مومن ہونے پر کثیر دلائل موجود ہیں جن میں سے کچھ کا ذکر ہم نے اپنی کتاب ''بخاری شریف اور عقائد اہلسنت باب نمبر 5 صفحہ نمبر 285 پر کیا ہے۔ اور کچھ کا ذکر یہاں کر رہے ہیں:

نورِ مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ساجدین میں منتقل ہوتا رہا:

اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے:

اَلَّذِیْ یَرٰئکَ حِیْنَ تَقُوْمُ. وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ.

ترجمہ: اللہ تعالیٰ آپ کو اب حالت قیام میں بھی ملاحظہ فرماتا ہے اور اس وقت بھی ملاحظہ فرمار ہا تھا جب آپ کا نور سجدہ کرنے والوں میں پشت ہا پشت منتقل ہو رہا تھا

(پارہ نمبر 19. سورۃ الشعراء آیت نمبر 218.219.)

اس آیت کی وضاحت میں صدر الافاضل خلیفہ اعلیٰ حضرت سید نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

بعض مفسرین نے فرمایا کہ اس آیت میں ساجدین سے مؤمنین مراد ہیں اور معنیٰ یہ ہیں کہ زمانہ حضرت آدم وحوا علیہما السلام سے لے کر حضرت عبداللہ وآمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما خاتون تک مؤمنین کی اصلاب وارحام میں آپ کے دورے کو ملاحظہ فرماتا ہے اس سے ثابت ہوا کہ آپ کے تمام اصول آباء واجداد حضرت آدم علیہ السلام تک سب

کے سب مومن ہیں (مدارک و جمل وغیرہ) (خزائن العرفان صفحہ 677 ضیاء القرآن پبلی کیشنز)

اس آیت کے تحت علامہ سیوطی فرماتے ہیں:

کہ امام رازی ۶۰۶ھ نے اسرار التنزیل میں اس آیت سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء اجداد کے اسلام پر استدلال کیا ہے فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نور ساجدین سے ساجدین کی طرف منتقل ہوتا رہا۔ لہذا اس آیت سے ثابت ہوا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلہ نسب میں تمام آباء امہات مومن ہیں (التعظیم والمنۃ ص ۵۰)ا

علامہ آلوسی لکھتے ہیں کہ ساجدین کی یہ تفسیر حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے منقول ہے جس سے آپ کے آباء کرام کا ایمان ثابت ہوتا ہے اور جو شخص آپ کے آباء کرام کو کافر کہے میرے خیال میں وہ کافر ہے (روح المعانی ج۱۹ص ۱۳۷، بحوالہ شرح صحیح مسلم ج اص ۸۳۱)

امام عبدالرحمٰن بن محمد ابن ابی حاتم متوفی ۳۲۷ھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اس آیت کی تفسیر میں فرمایا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ انبیاء علیہم السلام کی پشتوں میں منقلب ہوتے رہے حتیٰ کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے بطن سے پیدا ہوئے۔ (اس حدیث کا یہ مطلب نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء کرام انبیاء تھے بلکہ اس کا مطلب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء کرام میں انبیاء بھی تھے)۔

(تفسیر امام ابن ابی حاتم رقم ۱۶۰۲۹۔ دلائل النبوۃ ج اص ۷۱۔ الطبقات الکبریٰ ج اص ۲۲)

امام ابوالقاسم سلیمان بن احمد طبرانی اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں:

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما **و تقلبک فی الساجدین** کی تفسیر میں فرماتے ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ایک نبی کی پشت سے دوسرے نبی کی پشت میں منتقل ہوتا رہا حتی کہ میں نبی ہو گیا (یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء کرام میں نبی بھی تھے) المعجم الکبیر رقم الحدیث :12021 مسند البزار رقم الحدیث :2442 مجمع الزوائد رقم الحدیث 11247.

حافظ الھیثمی نے کہا اس حدیث کو امام طبرانی اور امام بزار نے اپنی سندوں کے ساتھ روایت کیا ہے اور ان کی سندوں کے تمام راوی حدیث صحیح کے راوی ہیں سوائے شعیب بن بشیر کے اور وہ بھی ثقہ ہے۔

تاریخ دمشق ج ۳ ص ۲۲۶۔ یہی روایت امام جلال الدین سیوطی نے اسی آیت کے تحت تفسیر در منثور ج ۵ ص ۲۸۲ پر نقل کی ہے اور دلائل النبوۃ میں امام ابونعیم نے باب فضیلۃ صلی اللہ علیہ وسلم بطیب مولدہ ج اص ۱۲ پر نقل کی ہے۔

امام فخر الدین محمد بن عمر رازی متوفی ۶۰۶ ھ لکھتے ہیں:

انبیاء علیہم السلام کے آباء کافر نہ تھے اس کے متعدد دلائل ہیں:

پہلی دلیل یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اَلَّذِیْ یَرٰئکَ حِیْنَ تَقُوْمُ. وَتَقَلُّبَکَ فِی السّٰجِدِیْنَ. پارہ 19 الشعرآء 218.219)

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کافر نہ تھے:

کہا گیا ہے کہ اس آیت کا معنیٰ یہ ہے کہ آپ کی روح ایک ساجد سے دوسرے ساجد کی طرف منتقل ہو رہی تھی سو اسی تقدیر پر یہ آیت اس پر دلالت کرتی ہے کہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آباء مسلمان تھے اور اس وقت یہ قطعی طور پر ثابت ہو گا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد کافر نہ تھے زیادہ سے زیادہ یہ کہا جا سکتا ہے کہ

و تقلبک فی الساجدین کی اور بھی تفسیریں ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

اس کے بعد مختلف تفاسیر بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں:

پس ہر چند اس آیت میں ان چاروں تفسیروں کا بھی احتمال ہے مگر ہم نے جس تفسیر کا ذکر کیا ہے اس کا بھی اس تفسیر میں احتمال ہے اور ہر تفسیر کے متعلق احادیث وارد ہیں اور ان تفسیروں کے درمیان کوئی تضاد اور منافات نہیں پس اس آیت کو تمام تفسیروں پر محمول کرنا واجب ہے اور جب صحیح ہے تو ثابت ہو گیا کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد بت پرستوں میں سے نہ تھے۔

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء مشرک نہ تھے اس پر دوسری دلیل یہ ہے کہ حدیث میں آپ کا ارشاد ہے کہ میں ہمیشہ پاکیزہ پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل ہوتا رہا ہوں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا انما المشرکون نجس (التوبہ ۲۸) مشرکین نجس کے سوا اور کچھ نہیں ہیں، یعنی پاک بالکل نہیں پس اس سے واضح ہو گیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے آباء اجداد میں سے کوئی بھی مشرک نہیں۔

(اسرار التنزیل وانوار التاویل ص ۲۶۸۔ ۲۶۷۔ بحوالہ تبیان القرآن ج ۸ ص ۴۷۷۔ ۴۸۱)

آپ کا نور معزز پشتوں اور پاکیزہ رحموں سے منتقل ہوا:

اسی آیت کے تحت امام جلال الدین سیوطی نقل کرتے ہیں: (تفسیر در منثور ج ۵ ص ۲۸۳)

امام ابن مردویہ نقل کرتے ہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر میرے ماں باپ فدا ہوں! جب حضرت

آدم علیہ السلام جنت میں تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسکرا کر فرمایا میں آدم علیہ السلام کی پشت میں تھا جب آدم علیہ السلام زمین کی طرف اترے تو اس وقت بھی میں ان کی پشت میں تھا جب حضرت نوح علیہ السلام کشتی میں سوار ہوئے تو میں ان کی پشت میں تھا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں ڈالا گیا تو میں ان کی پشت میں تھا میرے، والدین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی بدکاری پر جمع نہیں ہوئے اور اللہ جل جلالہ مجھے ہمیشہ معزز پشتوں سے پاکیزہ رحموں کی طرف منتقل کرتا رہا۔ اور جب بھی دو شاخیں ملیں ہیں میں سب سے خیر (اچھی) شاخ میں تھا اللہ نے نبوت کے ساتھ مجھ سے وعدہ لیا اور اسلام کے ساتھ مجھے ہدایت دی اور تورات اور انجیل میں میرا ذکر پھیلایا اور زمین کے مشرق ومغرب میں میری صفت کے ذریعے ہر چیز کو کھول دیا اور مجھے اپنی کتاب کا علم دیا اور آسمانوں میں میرے شرف کو زیادہ کیا اور اپنے ناموں میں سے میرا نام بنایا پس عرش والا محمود ہے اور میں محمد ہوں۔ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ وہ حوض کی وجہ سے مجھ سے محبت کریں گے' اللہ تعالیٰ نے مجھے کوثر عطا کیا' سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری سفارش قبول کی جائے گی پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے میری امت کے بہترین زمانے میں پیدا کیا' میری امت حمد کرنے والی ہے نیکی کا حکم دینے والی اور برائی سے منع کرنے والی ہے۔

ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایمان پر امام احمد رضا خان کے دلائل:

سیدی امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن نے (فتاوی رضویہ شریف جلد ۳۰) میں ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایمان پر رسالہ بنام "شمول الاسلام لاصول الرسول الکرام لکھا ہے اور دلائل کے انبار لگا دیئے جو کہ حق کے متلاشی کے لیے کافی ہیں ان میں سے ایک دلیل نقل کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہوں تفصیل کے لیے دیکھئے فتاوی رضویہ شریف جلد 30 ص 267 تا 305۔

قال المولیٰ سبحنہ وتعالیٰ " وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى ".

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے فرمایا "البتہ عنقریب تجھے تیرا رب اتنا دے گا کہ تُو راضی ہو جائے گا۔ (پارہ نمبر 30 سورہ والضحیٰ آیت نمبر 5)

اللہ اکبر! بارگاہ عزت میں مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت و وجاہت و محبوبیت کہ امت کے حق میں تو رب العزت جلا وعلا نے فرمایا ہی تھا۔

سَنُرْضِيكَ فِي أُمَّتِكَ وَلَا نَسُوئُكَ . (رواہ مسلم فی صحیحہ)

ترجمہ: قریب ہے کہ ہم تجھے تیری امت کے باب میں راضی کریں گے اور تیرا دل بُرا نہیں کریں گے (اسے مسلم نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ت)

(مسلم 1/145 کتاب الایمان باب دعاء النبی علیہ لامتہ ...... رقم 499.)

مگر اس عطاء و رضا کا مرتبہ یہاں تک پہنچا کہ صحیح حدیث میں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوطالب کی نسبت فرمایا:

وَجَدْتُهُ فِي غَمَرَاتٍ مِنَ النَّارِ فَأَخْرَجْتُهُ إِلَى ضَحْضَاحٍ.

(رواه البخاری و مسلم عن العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالی عنهما)

میں نے اسے سراپا آگ میں ڈوبا ہوا پایا تو کھینچ کر ٹخنوں تک کی آگ میں کر دیا۔

(اس کو امام بخاری اور امام مسلم نے حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہما سے روایت کیا۔ت)

مسلم 1/147 کتاب الایمان باب شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب.....رقم 511.

بخاری 2/510 کتاب الرقاق باب صفة الجنت و النار رقم 6564.

بخاری 1/683 کتاب فضائل الصحابه باب قصة ابی طالب ....رقم 3883.

بخاری 2/444 کتاب الادب باب کنیة المشرک رقم 6208.

مسند امام احمد 1763. صحیح ابن حبان 6271. مسند ابو یعلی 6694.

دوسری روایت صحیح میں فرمایا:

وَلَوْلَا اَنَا لَکَانَ فِی الدَّرْکِ الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ (رواه ایضاً رضی اللہ تعالی عنه)

اگر میں نہ ہوتا تو ابوطالب جہنم کے سب سے نچلے طبقے میں ہوتا۔

مسلم 1/147 کتاب الایمان باب شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب.....رقم 510.

بخاری 1/683 کتاب فضائل الصحابه باب قصة ابی طالب ....رقم 3883.

بخاری 2/444 کتاب الادب باب کنیة المشرک رقم 6208.

دوسری حدیث صحیح میں فرماتے ہیں صلی اللہ علیہ وسلم:

اَهْوَنُ اَهْلِ النَّارِ عَذَابًا. (رواه عن ابن عباس رضی اللہ تعالی عنهما)

دوزخیوں میں سب سے ہلکا عذاب ابوطالب پر ہے۔

(امام بخاری و مسلم نے یہ حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت کی۔ت)

مسلم 1/147 کتاب الایمان باب شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب.....رقم 515. مشکوة المصابیح بحواله البخاری۔کتاب الفتن باب صفة النار واهلها الفصل الاول..... ۵۰۲/۲

سنن دارمی 2848. مسند امام احمد 2636.

اور یہ ظاہر ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے جو قرب والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو ہے ابو طالب کو اس سے کیا نسبت ہے؟ پھر ان کا عذر بھی واضح کہ نہ انہیں دعوت پہنچی نہ انہوں نے زمانہ اسلام پایا' تو اگر معاذ اللہ وہ اہل جنت نہ ہوتے تو ضرور تھا کہ ان پر ابو طالب سے بھی کم عذاب ہوتا اور وہی سب سے ہلکے عذاب میں ہوتے یہ حدیث صحیح کے خلاف ہے تو واجب ہوا کہ والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل جنت ہیں وللہ الحمد' اس دلیل کی طرف بھی امام خاتم الحفاظ نے اشارہ فرمایا۔

اقول و باللہ التوفیق (میں کہتا ہوں توفیق اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے۔ت)

تقریرِ دلیل یہ ہے کہ صادق و مصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ اہل نار میں سب سے ہلکا عذاب ابو طالب پر ہے۔ اب ہم پوچھتے ہیں کہ ابو طالب پر یہ تخفیف کس وجہ سے ہے؟ آیا حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی یاری و غمخواری و پاسداری و خدمت گزاری کے باعث یا اس لیے کہ سید المحبوبین صلی اللہ علیہ وسلم کو ان سے محبت طبعی تھی، حضور کو ان کی رعایت منظور تھی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

عَمُّ الرَّجُلِ صِنوُ اَبِیْهِ ..... آدمی کا چچا اس کے باپ کی بجائے ہوتا ہے۔

ترمذی 2/696 کتاب المناقب باب مناقب العباس بن عبدالمطلب.... رقم 3734.

المعجم الکبیر للطبرانی 10698.

شِقِ اوّل باطل ہے' قال اللہ عزوجل

وَقَدِمْنَآ اِلٰی مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَجَعَلْنٰهُ هَبَآءً مَّنْثُوْرًا.

اور جو کچھ انہوں نے کام کیے تھے ہم نے قصد فرما کر انہیں باریک باریک غبار کے بکھرے ہوئے ذرے کردیا کہ روزن کی دھوپ میں نظر آتے ہیں (ت)

(پارہ نمبر 19 سورۃ الفرقان آیت نمبر 23)

صاف ارشاد ہوتا ہے کہ کافر کے سب عمل برباد محض ہیں، لاجرم شقِ ثانی ہی صحیح ہے اور یہی ان احادیث صحیحہ مذکورہ سے مستفاد ہے، ابو طالب کے عمل کی حقیقت تو یہاں تک تھی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے سراپا آگ میں غرق پایا، عمل نے نفع دیا ہوتا تو پہلے ہی کام آتا، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "کہ میں نے اسے ٹخنوں تک کی آگ میں کھینچ لیا، میں نہ ہوتا تو وہ جہنم کے طبقہ زیریں میں ہوتا"

مسلم 1/147 کتاب الایمان باب شفاعة النبی صلی اللہ علیہ وسلم لابی طالب..... رقم 510.

بخاری 2/500 کتاب الرقاق باب صفة الجنت والنار رقم 6564.

بخاری 1/683 کتاب فضائل الصحابہ باب قصة ابی طالب .... رقم 3883.

بخاری 2/444 کتاب الادب باب کنیة المشرک رقم 6208.

مسند امام احمد 1763.

لاجرم یہ تخفیف صرف محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا پاس خاطر اور حضور کا اکرام ظاہر و باہر ہے اور بالبداہۃ واضح کہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی خاطر اقدس پر ابو طالب کا عذاب ہرگز اتنا گراں نہیں ہوسکتا جس قدر معاذ اللہ والدین کریمین رضی اللہ تعالٰی عنہما کا معاملہ، نہ ان سے تخفیف میں حضور کی آنکھوں کی وہ ٹھنڈک جو حضرات والدین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے بارے میں، نہ ان کی رعایت میں حضور کا وہ اعزاز و اکرام جو حضرات والدین رضی اللہ تعالٰی عنہما کے

چھٹکارے میں، تو اگر عیاذاً باللہ وہ اہل جنت نہ ہوتے تو ہر طرح سے وہی اس رعایت وعنایت کے زیادہ مستحق تھے' بوجہ آخر فرض کیجئے کہ ابوطالب کے حق پرورش وخدمت ہی کا معاوضہ ہے تو پھر کونسی پرورش جزئیت کے برابر ہوسکتی ہے' کون سی خدمت حمل ووضع کا مقابلہ کرسکتی ہے؟ کیا کبھی کسی پرورش کنندہ یا خدمت گزار کا حق' حقِ والدین کے برابر ہوسکتا ہے۔ جسے رب العزت نے اپنے حقِ عظیم کے ساتھ شمار فرمایا:

اَنِ اشْکُرْلِیْ وَلِوَالِدَیْکَ. (پارہ نمبر 21 سورہ لقمان آیت نمبر 14)

حق مان میرا اور اپنے والدین کا۔

پھر ابوطالب نے جہاں برسوں خدمت کی' چلتے وقت رنج بھی وہ دیا جس کا جواب نہیں' ہر چند حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے کلمہ پڑھنے کو فرمایا' نہ پڑھنا تھا نہ پڑھا' جرم وہ کیا جس کی مغفرت نہیں۔ عمر بھر معجزات دیکھنا' احوال پر علم تام رکھنا' اور زیادہ حجۃ اللہ قائم ہونے کا موجب ہوا بخلاف ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انہیں دعوت دی گئی' نہ انکار کیا' تو ہر وجہ' ہر لحاظ' ہر حیثیت سے یقیناً انہیں کا پلہ بڑھا ہوا ہے' تو ابوطالب کا عذاب سب سے ہلکا ہونا یونہی متصور کہ ابوین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما اہل نار ہی سے نہ ہوں وھو المقصود والحمد اللہ العلی الودود (اور وہی مقصود ہے اور تمام تعریفیں بلندی ومحبت والے اللہ کے لیے ہیں۔ فتاویٰ رضویہ ج ۳۰ ص ۲۷۱ تا ۲۷۵)

دعائے مغفرت سے کیوں منع فرمایا:

حدیث نمبر 10 :۔ سے کچھ لوگ معاذ اللہ والدین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نفی کرتے ہیں حالانکہ یہ حدیث پاک تو والدین کریمین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ایمان پر دلالت کرتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے کفار کی قبروں پر کھڑے ہونے سے منع فرمایا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا وَّلَا تَقُمْ عَلٰی قَبْرِہٖ.

ترجمہ کنز الایمان: اور ان میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا اور نہ ان کی قبر پر کھڑے ہونا۔ (پارہ نمبر 10 سورۃ التوبہ آیت نمبر 74)

تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ مومنہ ہیں اگر وہ معاذ اللہ مومن نہ ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی قبر پر کھڑے ہونے کی اجازت نہ ملتی۔

باقی رہا یہ اعتراض کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لیے استغفار کی اجازت کیوں نہیں ملی تو اس کا جواب یہ ہے کہ غیر معصوم کے حق میں استغفار کرنا اس کے گنہگار ہونے کا وہم پیدا کرتا ہے یعنی اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے لیے استغفار کرتے تو کسی شخص کو وہم ہوسکتا تھا کہ شاید آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ نے کوئی گناہ کیا ہوگا جس کے لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم استغفار کررہے ہیں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے لیے استغفار کرنے سے روک دیا تاکہ کوئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ محترمہ کے بارے میں یہ وہم نہ کر سکے۔

اس حدیث پاک سے جو یہ مطلب لیا جاتا کہ معاذ اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ مشرک تھی اس لیے استغفار کی اجازت نہیں ملی تو اس کا جواب یہ ہے کہ مشرکین کے لیے

استغفار کرنے سے اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی منع فرما دیا تھا جیسا کہ فرمانِ باری تعالیٰ:

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ.

ترجمہ کنز الایمان: نبی اور ایمان والوں کو جائز نہیں کہ وہ مشرکوں کی بخشش چاہیں۔ (پارہ نمبر 11 سورۃ التوبہ آیت نمبر 113)

یہ آیت مبارک ہجرت سے پہلے نازل ہوئی تھی اور والدہ کی زیارت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صلح حدیبیہ یا فتح مکہ کے بعد کی ہے۔ تو معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے والدین کریمین مومن ہیں اور جنتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ صحیح اور عشق و محبت والا عقیدہ رکھنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ انشاء اللہ جل جلالہ ہم کچھ دلائل اپنی کتاب ''قرآن شریف اور عقائد اہلسنت'' میں نقل کریں گے۔

حدیث نمبر 11:

قیامت کو امت کے اعضائے وضو چمک رہے ہوں گے

عَنْ نَعِيْمِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّهٗ رَاٰى اَبَا هُرَيْرَةَ يَتَوَضَّاُ فَغَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ حَتّٰى كَادَ يَبْلُغُ الْمِنْكَبَيْنِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ حَتّٰى رَفَعَ اِلَى السَّاقَيْنِ ثُمَّ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّ اُمَّتِىْ يَاْتُوْنَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ اَثَرِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يُّطِيْلَ غُرَّتَهٗ فَلْيَفْعَلْ.

ترجمہ:

حضرت نعیم بیان کرتے ہیں انہوں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو وضو کرتے ہوئے دیکھا انہوں نے (پہلے) اپنا چہرہ دھویا، پھر بازو دھوئے، یوں لگتا تھا کہ وہ اپنے کندھے بھی دھولیں گے، پھر انہوں نے اپنے پاؤں جن میں پنڈلیاں بھی شامل تھیں اور پھر فرمایا: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے:

قیامت کے دن میری امت کے افراد اس حال میں (میدانِ حشر میں) آئیں گے کہ وضو کے اثر کی وجہ سے (ان کے اعضاء وضو) چمکدار اور روشن ہوں گے لہذا تم میں سے جو شخص بھی اس چمک اور روشنی میں اضافہ کرسکتا ہو وہ ضرور ایسا کرے۔

تخریج:

مسلم1/159 کتاب الطهارت باب استحباب اطالة الغرة.....رقم579.580.

مسند امام احمد1197. صحيح ابن حبان1078. مسند ابو يعلى2670.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ میری امت قیامت کے روز کس حال میں آئے گی اور ان کی پہچان کیا ہوگی۔

حدیث نمبر12:

قیامت کو موذنین کی گردنیں لمبی ہوں گی

عَنْ طَلْحَةَ بْنِ يَحْيٰى عَنْ عَمِّهٖ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ مُعَاوِيَةَ بْنِ اَبِىْ سُفْيَانَ فَجَائَهُ الْمُؤَذِّنُ يَدْعُوْهُ اَلَى الصَّلٰوةِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ الْمُؤَذِّنُوْنَ اَطْوَلُ النَّاسِ اَعْنَاقًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

ترجمہ:

حضرت طلحہ اپنے چچا کا یہ بیان نقل کرتے ہیں ایک مرتبہ میں حضرت معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالی عنہما کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ موذن نے آ کر انہیں نماز کے لیے بلایا تو حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے قیامت کے دن موذنین کی گردنیں سب سے زیادہ لمبی ہوں گی۔

تخریج:

مسلم 1/203 کتاب الصلوۃ باب فضل الاذان وھرب الشیطان...رقم 852.853.

ابن ماجہ صفحہ 155 کتاب الاذان والسنہ فیھاباب فضل الاذان وثواب الموذنین رقم 725.

مسند امام احمد 12752. صحیح ابن حبان 1670. مستدرک للحاکم 5244. السنن الکبریٰ للبیھقی 1879. مسند ابو یعلیٰ 7388. المعجم الکبیر للطبرانی 1080.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے علم غیب کی خبر ارشاد فرماتے ہوئے فرمایا کہ قیامت کے دن موذنین کی گرنیں لمبی ہوں گی مطلب ان کا مقام منفرد ہوگا۔

حدیث نمبر 13:

ایسے حکمران آئیں گے جو نمازوں کو دیر سے ادا کریں گے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَیْفَ اَنْتَ اِذَا کَانَتْ عَلَیْکَ اُمَرَاءُ یُؤَخِّرُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا اَوْ یُمِیْتُوْنَ الصَّلٰوۃَ عَنْ وَقْتِھَا قَالَ قُلْتُ فَمَا تَاْمُرُنِیْ قَالَ صَلِّ الصَّلٰوۃَ لِوَقْتِھَا فَاِنْ اَدْرَکْتَھَا مَعَھُمْ فَصَلِّ فَاِنَّھَا لَکَ نَافِلَۃٌ.

ترجمہ:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہوگی جب تم پر ایسے حکمران مسلط ہوں گے جو نمازوں کو دیر سے ادا کریں گے؟ حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس بارے میں مجھے کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم وقت پر نماز ادا کر لینا اور ان کے ساتھ نماز پڑھنی پڑھ جائے تو (ان کے ساتھ) دوبارہ وہی نماز پڑھ لینا' وہ دوسری نماز تمہارے لیے نفل بن جائے گی۔

تخریج:

مسلم 1/277 کتاب المساجد و مواضع باب کراھة تاخیر الصلوة....رقم1465.

مسلم 1/244 کتاب المساجد و مواضع باب الندب الی وضع الایدی....رقم1191.

ترمذی 1/141 کتاب الصلوة باب ماجاء فی تعجیل الصلوة...رقم167.

ابو داود 1/73 کتاب الصلوة باب اذا اخر الامام الصلوة عن الوقت رقم431.

ابن ماجه صفحه197 كتاب اقامة الصلوة والسنه فيها باب ماجاء فيها اخر الصلوة.. رقم1256.
السنن النسائی1/126 كتاب الامامة باب الصلوة مع ائمة الجوز رقم778.777.
السنن النسائی1/137 كتاب الامامة باب اعادة الصلوة بعد الصلوة رقم858.
مسند امام احمد3927. صحیح ابن حبان1875.1874. صحیح ابن خزیمه1636. السنن الكبرىٰ للبیهقی1769. مسند ابو یعلیٰ4946.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ کو علم ہے کہ آخر دور کے حکمران دیر سے نماز ادا کیا کریں گے۔ جو علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 14:

دل میں آنے والے خیال کو جان لیا

عَنْ اُبِیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ کُنْتُ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ یُصَلِّی فَقَرَاَ قِرَائَۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَاَ قِرَائَۃً سِوٰی قِرَائَۃِ صَاحِبِہٖ فَلَمَّا قَضَیْنَا الصَّلٰوۃَ دَخَلْنَا جَمِیْعًا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّ ھٰذَا قَرَاَ قِرَائَۃً اَنْکَرْتُھَا عَلَیْہِ ثُمَّ دَخَلَ آخَرُ فَقَرَاَ قِرَائَۃً سِوٰی قِرَائَۃِ صَاحِبِہٖ فَاَمَرَھُمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَرَاَا فَحَسَّنَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ شَانَھُمَا فَسَقَطَ فِی نَفْسِیْ مِنَ التَّکْذِیْبِ وَلَا اِذْ کُنْتُ فِی الْجَاهِلِیَّۃِ فَلَمَّا رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

مَا قَدْ غَشِيَنِي ضَرَبَ فِي صَدْرِي فَفِضْتُ عَرَقًا وَّ كَاَنَّمَا اَنْظُرُ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَرَقًا فَقَالَ لِي يَا اُبَيُّ اُرْسِلَ اِلَيَّ اَنِ اقْرَأِ الْقُرْاٰنَ عَلٰى حَرْفٍ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ يُّهَوِّنَ عَلٰى اُمَّتِي فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّانِيَةِ اَنْ اَقْرَأَهُ عَلٰى حَرْفَيْنِ فَرَدَدْتُ اِلَيْهِ اَنْ يُهَوِّنَ عَلٰى اُمَّتِي فَرَدَّ اِلَيَّ الثَّالِثَةِ اقْرَاْهُ عَلٰى سَبْعَةِ اَحْرُفٍ فَلَكَ بِكُلِّ رَدَّةٍ رَدَدْتُهَا مَسَالَةٌ تَسَالَنِيهَا فَقُلْتُ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاُمَّتِي وَاَخَّرْتُ الثَّالِثَةَ لِيَوْمٍ يَّرْغَبُ اِلَيَّ الْخَلْقُ كُلُّهُمْ حَتّٰى اِبْرَاهِيْمَ.

ترجمہ:

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں مسجد میں بیٹھا ہوا تھا ایک شخص وہاں آیا اور نماز پڑھنے لگا۔ اس نے اس طرح سے قرأت شروع کی جس سے میں واقف نہیں تھا۔ پھر ایک اور شخص آیا اس نے قرأت شروع کی جو پہلے سے مختلف تھی جب ہم لوگ نماز سے فارغ ہوئے تو ہم اکٹھے بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ میں نے عرض کیا ان صاحب نے اس طرح قرآت کی ہے جس سے میں واقف نہیں تھا اور دوسرے آئے تو انہوں نے پہلے سے مختلف کی ہے ۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دونوں کو قرأت کرنے کا حکم دیا۔ انہوں نے قرأت کی تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تحسین کی۔ میرے ذہن میں اس بات کی تکذیب کا خیال اس طرح پیدا ہوا جس طرح زمانہ جاہلیت میں بھی نہ تھا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میری

طرف دیکھا اور میرے سینے پر ہاتھ مارا میں پسینے میں ڈوب گیا اور یوں محسوس ہوا جیسے میں اللہ عزوجل کی طرف دیکھ رہا ہوں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر ایک قرآت نازل کی۔ تو میں نے اس کی بارگاہ میں دعا کی کہ میری امت کو آسانی عطا کی جائے۔ اللہ تعالیٰ نے دوسری قرآت نازل کی۔ میں نے دوبارہ یہی دعا کی کہ میری امت کو آسانی عطا کی جائے۔ تو اللہ تعالیٰ نے تیسری مرتبہ سات قسم کی قرآت نازل کی اور فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو بھی دعا مانگی اس کے عوض میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی چیز کا سوال کر سکتے ہیں تو میں نے عرض کی۔ اے اللہ جل جلالہ میری امت کو بخش دے۔ اے اللہ جل جلالہ میری امت کو بخش دے۔ اور تیسری دعا میں نے اس دن کے لیے محفوظ رکھ لی۔ جب ساری مخلوق حتیٰ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف آئیں گے۔

تخریج:

مسلم 1/326 کتاب فضائل القرآن باب بیان ان القرآن انزل ......رقم 1904.

تشریح:

جب حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کے دل میں تکذیب کا وسوسہ آیا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے دل کے وسوسے کو جان لیا اور تصرف فرماتے ہوئے سینے پر ہاتھ مار کر اس وسوسہ کو زائل فرما دیا۔

اور قیامت کے دن کے حال کو بیان فرمایا کہ اس دن ساری مخلوق یہاں تک کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف آئیں گے۔

اس حدیث میں علم غیب اور تصرف مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم کے واضح دلائل ہیں۔

حدیث نمبر 15:

زمین اپنے خزانے اگل دے گی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَقِیْءُ الْاَرْضُ اَفْلَاذَ كَبِدِهَا اَمْثَالَ الْاُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ فَیَجِیْءُ الْقَاتِلُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَتَلْتُ وَیَجِیْءُ الْقَاطِعُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِیْ وَیَجِیْءُ السَّارِقُ فَیَقُوْلُ فِیْ هٰذَا قُطِعَتْ یَدِیْ ثُمَّ یَدْعُوْنَهٗ فَلَا یَاْخُذُوْنَ مِنْهُ شَیْئًا

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زمین اپنے خزانے سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح اگل دے گی۔ اس وقت کوئی قاتل یہ کہے گا اسی کی وجہ سے میں نے قتل کیا تھا کوئی رشتہ داری کے حقوق کا خیال نہ رکھنے والا یہ کہے گا کہ میں نے اس کی وجہ سے رشتہ داری ختم کی تھی۔ چور یہ کہے گا اس کی وجہ سے میرا ہاتھ کاٹا گیا تھا۔ پھر انہیں اس مال کو وصول کرنے کے لیے کہا جائے

گا۔تو وہ کچھ بھی وصول نہیں کریں گے۔

تخریج:.

مسلم1/383 کتاب الزکوۃ باب بیان ان اسم الصدقه ....رقم2341.

ترمذی2/491 کتاب الفتن باب ماجاء فی اشراط الساعة رقم2169.

صحیح ابن حبان6697.مسند ابو یعلی6171.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے وقت کے حالات کی خبر ارشاد فرمادی کہ زمین اپنے خزانے اگل دے گی۔ چور، قاتل، رشتہ داری کو ختم کرنے والے کہیں گے کہ ہم نے یہ کام اسی مال کی خاطر کیے ہیں پھر ان سے مال وصول کرنے کے لیے کہا جائے گا لیکن وہ انکار کردیں گے۔

نواب وحیدالزماں وہابی لکھتا ہے:

اس سے یہ خبر ہے کہ قیامت کے قریب زمین اپنے خزانے اگل دے گی اور ہر شخص اس کی برائی بیان کرئے گا اور اس کی آفتوں کو بلاؤں کو یاد کرئے گا اور کوئی نہ لے گا۔ (صحیح مسلم مترجم ج3 ص42)

ان لوگوں کو عقل کے ناخن لینے چاہیئے جو کہتے ہیں کہ معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات نہیں جانتے بلکہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم تو ہزاروں سال بعد کی باتیں بھی تفصیل کے ساتھ ارشاد فرما رہے ہیں۔

حدیث نمبر 16:

عنقریب اللہ تعالیٰ بندے سے گفتگو فرمائے گا

عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَا مِنْکُمْ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا سَیُکَلِّمُهُ اللّٰهُ لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ تَرْجُمَانٌ فَیَنْظُرُ اَیْمَنَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَیَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَ یَنْظُرُ اَشْئَمَ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا مَا قَدَّمَ وَ یَنْظُرُ بَیْنَ یَدَیْهِ مِنْهُ فَلَا یَرٰی اِلَّا النَّارَ تِلْقَآءَ وَجْهِهٖ فَاتَّقُوْا النَّارَ وَلَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ......

ترجمہ:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب اللہ تعالیٰ تم میں سے ہر شخص کے ساتھ اس طرح کلام کرے گا کہ اللہ تعالیٰ اور اس شخص کے درمیان کوئی ترجمان نہیں ہوگا۔ جب وہ شخص اپنے دائیں طرف دیکھے گا تو صرف اپنے بھیجے ہوئے (اعمال) ہی نظر آئیں گے اور جب وہ شخص اپنے سامنے دیکھے گا تو اسے اپنے بھیجے ہوئے (اعمال) نظر آئیں گے۔

جب وہ اپنے بائیں طرف دیکھے گا تو اسے اپنے بھیجے ہوئے (اعمال) نظر آئیں گے (پھر) وہ اپنے سامنے صرف جہنم کو دیکھے گا جو اس کے مدمقابل ہوگی۔ لہذا تم آگ سے بچنے کی کوشش کرو اگرچہ کھجور کے ایک ٹکڑے کے ذریعے ہو۔

تخریج:

مسلم1/383 کتاب الزکوٰۃ باب الحث علی الصدقہ....رقم2348.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے قیامت کے روز اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کا منظر بیان فرمایا ہے جو علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر17:

دو گروہ ہوں گے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ تَمْرُقُ مَارِقَۃُ عِنْدَ فِرْقَۃٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَقْتُلُھَا اَوْلَی الطَّآئِفَتَیْنِ بِالْحَقِّ

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں کے درمیان افتراق وانتشار کے وقت ایک فرقہ ان سے الگ ہو جائے گا اور اس فرقے کے ساتھ دو گروہوں میں سے وہ گروہ جنگ کرے گا جو حق کے قریب ہوگا۔

تخریج:

مسلم1/400 کتاب الزکوٰۃ باب اعطاء المؤلفۃ ومن یخاف....رقم2458.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایک وقت امت میں انتشار وافتراق ہوگا۔ ایک فرقہ الگ ہوجائے گا۔ اس وقت دو گروہ ہوں گے۔ ان کے ساتھ وہ جنگ کرے گا جو حق کے زیادہ قریب ہوگا۔ یہ سب علم غیب کی باتیں ہیں۔

حدیث نمبر 18:

فرشتے دجال کا رخ شام کی طرف کردیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ الْمَسِیْحُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ هِمَّتُهُ الْمَدِیْنَةُ حَتّٰی یَنْزِلَ دُبُرَ اُحُدٍ ثُمَّ تَصْرِفُ الْمَلَائِکَةُ وَجْهَهٗ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِکَ یَهْلِکُ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دجال مشرقی سمت سے آئے گا۔ اس کا مقصد مدینہ منورہ میں داخل ہونا ہوگا جب وہ احد پہاڑ کے پیچھے پڑاؤ کرے گا تو فرشتے اس کا رخ شام کی طرف کردیں گے اور وہیں وہ ہلاکت کا شکار ہوگا۔

تخریج:

مسلم 1/511 کتاب الحج باب صیانة المدینه من دخول.......رقم 3351.

تشریح:

اس حدیث پاک میں فرمایا:

دجال مشرقی سمت سے آئے گا۔اس کا مقصد مدینہ منورہ داخل ہونا ہوگا۔احد پہاڑ کے پیچھے ٹھہرے گا۔فرشتے اس کا رخ شام کی طرف کر دیں گے۔وہ وہیں ہلاکت کا شکار ہوگا۔

یہ سب علم غیب کی باتیں ہیں جو بعد میں پیش آنے والی ہیں لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تقریباً آج سے ساڑھے چودہ سو سال پہلے بڑی تفصیل سے بیان فرمادی ہیں۔

حدیث نمبر 19:

مدینہ منورہ شریر لوگوں کو باہر نکال دے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ یَاْتِیْ عَلَی النَّاسِ زَمَانٌ یَّدْعُوْ الرَّجُلُ ابْنَ عَمِّهٖ وَقَرِیْبَهٗ هَلُمَّ اِلَی الرَّخَاءِ هَلُمَّ اِلَی الرَّخَاءِ وَالْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ لَّهُمْ لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا یَخْرُجُ مِنْهُمْ اَحَدٌ رَّغْبَةً عَنْهَا اِلَّا اَخْلَفَ اللّٰهُ فِیْهَا خَیْرًا مِّنْهُ اَلَا اِنَّ الْمَدِیْنَةَ کَالْکِیْرِ تُخْرِجُ الْخَبِیْثَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَنْفِیَ الْمَدِیْنَةُ شِرَارَهَا کَمَا یَنْفِی الْکِیْرُ خَبَثَ الْحَدِیْدِ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی اپنے چچازاد بھائیوں اور قریبی رشتہ داروں کو بلا کر کہے گا جہاں آسانی اور سہولت ہو اس جگہ چلو! عیش و عشرت کی طرف چلو! کاش کہ وہ اس بات کو جان لیتے کہ مدینہ ہی ان کے لیے بہتر ہے قسم اس ذات! کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! جو شخص مدینہ کو چھوڑ کر چلا گیا تو اللہ تعالیٰ اس کی جگہ اس سے بہتر شخص کو لائے گا۔ خبردار مدینہ بھٹی کی مانند ہے جو میل کچیل کو باہر نکال کر پھینک دیتا ہے اور قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ خبیث لوگوں کو نکال کر باہر نہیں کردے گا جیسے بھٹی لوہے کے میل کچیل کو باہر نکال دیتی ہے۔

تخریج:

مسلم 1/512 کتاب الحج باب المدینة تنفی خبیثها.....رقم 3352.3353.

مسند امام احمد 9226.8576. صحیح ابن حبان 3733.3734. مسند ابو یعلی 5868:

تشریح:

اس صفت کا اظہار کب ہوگا:

مدینہ میل کچیل کو نکال کر باہر پھینک دیتا ہے قاضی عیاض، علامہ نووی، علامہ

عینی اور دیگر شارحین حدیث نے لکھا ہے کہ یہ حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ (ظاہری) کے ساتھ خاص ہے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں مدینہ منورہ میں جو منافقین تھے اللہ تعالیٰ نے ان کو مدینہ سے باہر نکال دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد (ظاہری) کے بعد مدینہ منورہ کا یہ وصف نہیں ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال (ظاہری) کے بعد بہت سارے اخیار مدینہ منورہ سے چلے گئے۔ پہلے حضرت معاذ رضی اللہ عنہ، حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ اور سعد بن عمارہ رضی اللہ عنہ گئے۔ اور ان کے بعد حضرت علی رضی اللہ عنہ، حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ، حضرت زبیر رضی اللہ عنہ، حضرت عمار رضی اللہ عنہ اور دوسرے صحابہ رضی اللہ عنہما اور اخیار تابعین رضی اللہ عنہم مدینہ سے چلے گئے، لیکن اس سوال پر یہ جواب وارد ہوتا ہے کہ اس باب کی پہلی حدیث میں ہے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مدینہ اپنے میل کو باہر نہ نکال دے گا، اس کے جواب میں علامہ نووی، علامہ عینی اور علامہ دشتانی مالکی نے لکھا ہے کہ قرب قیامت دجال کے زمانہ میں مدینہ منورہ کا یہ وصف پھر ظاہر ہوگا ایک سوال یہ ہے کہ روافض اور دوسرے بے دین لوگ بھی مدینہ میں رہتے ہیں علامہ دشتانی نے اس کے جواب میں لکھا ہے کہ اگر یہ وصف عہد رسالت کے ساتھ خاص ہو تو پھر کوئی اشکال نہیں ہے اگر یہ وصف عام ہو تو اس حدیث کا محمل یہ ہے کہ بدعقیدہ لوگوں کی بدعقیدگیوں کو مدینہ میں فروغ نہیں ہوگا (اکمال اکمال المعلم ج ۳ ص ۴۷۰)

بعض علماء متاخرین نے اس کے جواب میں یہ لکھا ہے کہ مرنے کے بعد مدینہ منورہ سے بدعقیدہ لوگوں کو قبروں سے نکال کر دوسرے علاقہ میں ڈلوادیا جائے گا اور نیک لوگوں کو مدینہ منورہ منتقل کیا جائے گا۔ لیکن اس اشکال کا صحیح جواب یہ ہے کہ کفار منافقین اور بدعقیدہ لوگوں کا اخراج صرف عہد رسالت اور قرب قیامت کے ساتھ خاص ہے

مدینہ ہر کافر و منافق کو باہر نکال دے گا:

کیونکہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِيْنَةُ بِاَهْلِهَا ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللّٰهُ كُلَّ كَافِرٍ وَّ مُنَافِقٍ.

(دجال کے زمانہ میں) ''پھر مدینہ منورہ اپنے رہنے والوں کو تین جھٹکے دے گا اور اللہ تعالیٰ ہر کافر اور منافق کو نکال کر باہر کر دے گا''۔

بخاری جلد1 صفحہ342 کتابُ فَضَائِلِ مَدِيْنَةِ باب لا يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِيْنَةَ حديث نمبر 1882.

بخاری جلد2 صفحہ299 کتابُ فِتَنِ باب ذکر الدَّجَّال حدیث نمبر 7124.

صحيح ابن حبان 6803. السنن الكبرىٰ للنسائی 474.

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ دجال کے خروج سے پہلے مدینہ میں کفار اور منافقین رہ رہے ہوں گے اور خروج دجال کے بعد تین زلزلوں سے ان کا اخراج کیا جائے گا اور اس سے واضح ہو گیا کہ بدعقیدہ لوگوں کا مدینہ منورہ سے اخراج یا زمانہ

رسالت میں تھا اور یا قرب قیامت میں ہوگا اور اگر اب بدعقیدہ لوگ مدینہ منورہ میں رہائش پذیر ہوں تو یہ اس حدیث کے خلاف نہیں ہے، علامہ ابن حجر عسقلانی کی بھی یہی رائے ہے فتح الباری ج1 ص253 (شرح صحیح مسلم ج3 ص734)

حدیث نمبر 20:

کفار کے قتل ہونے کی جگہ کا علم

غزوہ بدر کے موقعہ پر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنوحجاج کے ایک سیاہ فام غلام کو پکڑ لیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اس سے ابوسفیان کے بارے میں پوچھا تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا اور اس نے بتایا اس لشکر میں ابوجہل، عتبہ، شیبہ، اور امیہ بن خلف ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اسے مارنے لگے اس نے کہا میں بتاتا ہوں۔ اس نے کہا مجھے ابوسفیان کے بارے میں علم نہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پھر اسے مارنے لگے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نماز ادا فرما رہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز ختم کردی:

قَالَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَتَضْرِبُوْهُ اِذَا صَدَقَکُمْ وَتَتْرُکُوْهُ اِذَا کَذَبَکُمْ قَالَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هٰذَا مَصْرَعُ فُلَانٍ قَالَ وَیَضَعُ یَدَهٗ عَلَی الْاَرْضِ هَاهُنَا هَاهُنَا قَالَ فَمَا مَاتَ اَحَدُهُمْ عَنْ مَّوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ.

ترجمہ:

فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ جب وہ تمہارے ساتھ سچ بولتا ہے تو تم اسے چھوڑ دیتے ہو (راوی بیان کرتے ہیں پھر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم میدان میں تشریف لے گئے) اور فرمایا یہ فلاں شخص کے قتل ہونے کی جگہ ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا دست مبارک زمین پر رکھ کر فرمایا کہ اس، اس جگہ (فلاں، فلاں شخص قتل ہوگا) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس جگہ دست اقدس رکھا تھا ان میں سے ہر ایک اسی جگہ پر مارا گیا۔

تخریج:

مسلم 2/111 کتاب الجهاد والسير باب غزوه بدر رقم 4621.

مسلم 2/391 کتاب الجنه والصفة .....باب عرض مقعد الميت .....رقم 7222.

نسائی 1/293 کتاب الجنائز باب ارواح المومنين رقم 2073.

ابو داود 2/17 کتاب الجهاد باب فی الاسير ينال منه رقم 2681.

مسند ابو یعلیٰ 140 .مسند امام احمد 13320 .صحیح ابن حبان 4722 .المستدرک للحاکم 5104

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دل کی باتوں کو جانتے ہیں اس لیے فرمایا کہ جب یہ غلام سچ بولتا ہے تو تم اسے مارتے ہو اور جب یہ شخص جھوٹ بولتا ہے تو تم اس کو چھوڑ دیتے ہو۔ یعنی ظاہری طور پر ایسا لگتا ہے کہ وہ شخص جھوٹ بول رہا ہے لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس کے دل کی بات کو جانتے ہیں کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

اس حدیث مبارک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشگی فرمادیا کہ فلاں کافر اس جگہ مرے گا فلاں اس جگہ مرے گا راوی حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ جس جگہ کا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہر کافر بالکل اسی جگہ مرا ہے۔ یہ حدیث مبارکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کی وسعت پر دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم عطا فرمایا ہے کہ کون کہاں مرے گا۔

یاد رکھیے! یہ حدیث مبارک اس آیت مبارک کے خلاف نہیں ہے:

وَمَاتَدْرِیْ نَفْسٌ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ. (پارہ نمبر 21سورہ لقمان آیت نمبر34)

کیونکہ اس آیت مبارکہ میں ذاتی علم کی نفی ہے اور حدیث مبارک میں عطائی علم کا ذکر ہے۔

حدیث نمبر 21:

مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کسریٰ کے محل کو فتح کرلے گی

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ کَتَبْتُ اِلٰی جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ مَعَ غُلَامِیْ نَافِعٍ اَنْ اَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ سَمِعْتَهٗ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فَکَتَبَ اِلَیَّ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمَ جُمُعَةٍ عَشِیَّةَ رُجِمَ الْاَسْلَمِیُّ یَقُوْلُ لَا یَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی تَقُوْمَ السَّاعَةُ اَوْیَکُوْنَ عَلَیْکُمْ اثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً کُلُّهُمْ مِّنْ قُرَیْشٍ وَّ سَمِعْتُهٗ

يَقُوْلُ عُصَيْبَةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ يَفْتَتِحُوْنَ الْبَيْتَ الْاَبْيَضَ بَيْتَ كِسْرٰى اَوْ آلِ كِسْرٰى وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِيْنَ فَاحْذَرُوْهُمْ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَأْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ وَسَمِعْتُهُ يَقُوْلُ اَنَا الْفَرَطُ عَلَى الْحَوْضِ.

ترجمہ:

عامر بن سعد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے اپنے غلام نافع کے ہاتھ حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کو ایک خط لکھا جس میں میں نے فرمائش کی کہ مجھے کوئی ایسی حدیث کے بارے میں بتائیں جو آپ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبانی ہو تو انہوں نے جواب میں لکھا: جس دن اسلمی کو سنگسار کیا گیا۔ اس دن جمعہ کی شام میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: یہ دین قیامت تک قائم رہے گا اور تمہارے بارہ خلفاء ہوں گے اور وہ سب قریش سے تعلق رکھتے ہوں گے۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: مسلمانوں کی ایک چھوٹی سی جماعت کسرٰی (یا شاید یہ فرمایا) آل کسرٰی کے محل کو فتح کرلے گی۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے سنا: قیامت سے پہلے کذاب ظاہر ہوں گے۔ تم ان سے بچنا اور میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب اللہ تعالیٰ تم میں سے کسی کو کوئی بھلائی عطا کرے تو وہ اپنی ذات اور اپنے اہل خانہ سے آغاز

کرے اور میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بھی ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے:
میں حوض کوثر پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔

تخریج:

مسلم2/128 کتاب الامارہ باب الناس تبع لقریش رقم4711.
مسند امام احمد10961. صحیح ابن حبان4760. صحیح ابن خزیمہ2758. المستدرک للحاکم 6589. السنن الکبریٰ للبیہقی18052. مسند ابو یعلی7463. المعجم الکبیر للطبرانی7266.

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں درج ذیل غیوب کو بیان فرمایا ہے:
یہ دین قیامت تک قائم رہے گا۔ بارہ خلفاء ہوں گے اور سب قریش سے ہوں گے۔ مسلمانوں کی چھوٹی سی جماعت کسریٰ یا آل کسریٰ کے محل کو فتح کرے گی۔ قیامت سے قبل کذاب ظاہر ہوں گے۔ اور فرمایا حوض پر تمہارا پیش رو ہوں گا۔

حدیث نمبر22:

امت میں زمانہ جاہلیت کے چار افعال باقی رہیں گے

اَنَّ اَبَا مَالِکِ الْاَشْعَرِیَّ حَدَّثَہٗ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَرْبَعٌ فِیْ اُمَّتِیْ مِنْ اَمْرِ الْجَاھِلِیَّۃِ لَا یَتْرُکُوْنَھُنَّ اَلْفَخْرُ فِی الْاَحْسَابِ وَالطَّعْنُ فِی الْاَنْسَابِ وَالْاِسْتِسْقَاءُ بِالنَّجُوْمِ وَالنِّیَاحَۃُ.......

ترجمہ:

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں کہ میری امت میں زمانہ جاہلیت کے چار کام رہیں گے جنہیں لوگ نہیں چھوڑیں گے۔ اپنے حسب پر فخر کرنا' (کسی کے) نسب پر طعن کرنا' ستاروں کی مدد سے بارش کا حصول چاہنا' اورنوحہ کرنا۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم1/359 کتاب الجنائز رقم2159.

ترمذی1/320 کتاب الجنائز باب ماجاء فی کراھیة النوحه رقم965.

مسند امام احمد455.456.526.

تشریح:

نقل کردہ حدیث پاک میں چار افعال کا ذکر ہے جب کہ بخاری کی حدیث میں ان تین کا ذکر ہے(۱)نسب میں طعن کرنا(۲)نوحہ کرنا(۳)ستاروں کی مدد سے بارش کے نزول کا یقین کرنا۔

بخاری 1/677 کتاب فضائل الصحابه باب ایام الجاهلیة رقم3850.

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آج سے تقریباً ساڑھے چودہ سو سال کا فرمان کس طرح واضح ہو رہا ہے کہ لوگ ان چاروں افعال کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ان لوگوں کو عقل کے ناخن لینے چاہیے جو کہتے ہیں کہ معاذ اللہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کل کی بات نہیں جانتے

جبکہ آپ ﷺ تو کئی سو سال بعد کی باتیں بیان فرما رہے ہیں۔

حدیث نمبر 23:

عنقریب فتنے ہوں گے

عَنْ زِيَادِ بْنِ عِلَاقَةَ قَالَ سَمِعْتُ عَرْفَجَةَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اِنَّهٗ سَتَكُوْنُ هَنَاتٌ وَّ هَنَاتٌ ....

ترجمہ:

حضرت عرفجہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب فتنے پیدا ہوں گے۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 2/137 کتاب الامارہ باب حکم من فرق امر المسلمین ....قم 4796.

نسائی 2/165 کتاب تحریم الدم باب قتل من فرق الجماعۃ....رقم 4034.4033.4032

ابو داود 2/312 کتاب السنہ باب فی قتل الخوارج رقم 4762.

مسند امام احمد 18321. صحیح ابن حبان 4577. المستدرک للحاکم 2665. السنن الکبریٰ للبیھقی 16466. المعجم الکبیر للطبرانی 488.

حدیث نمبر 24:

حکمران اچھے اور بُرے کام کریں گے

عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَتَكُوْنُ اُمَرَاءُ

فَتَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ عَرَفَ بَرِئَ وَمَنْ اَنْكَرَ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَّنْ رَضِيَ وَتَابَعَ قَالُوْا اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ قَالَ لَا مَا صَلَّوْا.

ترجمہ:

سیدہ ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عنقریب ایسے حکمران آئیں گے جو اچھے کام بھی کریں گے اور برے کام بھی کریں گے جو اچھے کام کرے گا وہ بری ہو جائے گا اور جو برے کام کا انکار کرے گا وہ سلامت رہے گا البتہ جس نے (ان کے برے کاموں) پر رضامندی ظاہر کی اور ان کی پیروی کی (وہ سلامت نہیں رہے گا) لوگوں نے عرض کیا ہم ایسے حکمرانوں کے خلاف جنگ نہ کریں؟ آپ علیہ وسلم صلی اللہ نے فرمایا: جب تک وہ نماز پڑھتے رہیں اس وقت تک نہیں۔

تخریج:

مسلم 2/137 کتاب الامارہ باب وجوب الانکار علی ...... رقم 4803.4802.4801.4800.

ترمذی 2/500 کتاب الفتن باب ماجاء فی النھی عن سب الریاح رقم 2225.

ابو داود 2/311 کتاب السنہ باب فی قتل الخوارج رقم 4760.

مسند امام احمد 26649. السنن الکبریٰ للبیہقی 6295. المعجم الکبیر للطبرانی 10973.

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آنے والے وقت کے بادشاہوں کی خبر ارشاد فرمائی کہ ''وہ اچھے کام بھی کریں گے اور برے کام بھی کریں گے'' جیسا کہ اس

پرفتن دور میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے۔ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو بات بات پر اعتراض کرتے ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک ایک چیز بیان فرما رہے ہیں۔

حدیث نمبر 25:

عنقریب تمہارے لیے بہت سے ممالک فتح ہوں گے

عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمْ اَرْضُوْنَ وَيَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ

ترجمہ:

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: عنقریب تمہارے لیے بہت سے ممالک فتح ہوں گے اور تمہارے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے کوئی بھی شخص تیر اندازی کی مشق سے غافل نہ ہو۔

تخریج:

مسلم 2/152 کتاب الامارہ باب فضل الرمی رقم 4948.4947.

مسند امام احمد 17469. صحیح ابن حبان 4697. السنن الکبریٰ للبیہقی 19512. مسند ابو یعلی 1742. المعجم الکبیر للطبرانی 85.

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی ظاہری حیات مبارک میں فرمایا بہت سے ممالک فتح کرو

گے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال مبارک کے بعد مسلمانوں نے بہت سے ممالک فتح کیے جو کہ علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 26:

دجال تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا

عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ مَا سَالَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَاَلْتُهٗ عَنْهُ فَقَالَ لِيْ اَيْ بُنَيَّ وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ اِنَّهٗ لَنْ يَّضُرَّكَ قَالَ قُلْتُ اِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ مَعَهٗ اَنْهَارَ الْمَآءِ وَجِبَالَ الْخُبْزِ قَالَ هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ.

ترجمہ:

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دجال کے بارے میں جتنے سوال میں نے کیے ہیں اتنے کسی اور نے نہیں کیے ایک مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے بیٹے! تم اس سے خوف زدہ کیوں ہو؟ وہ تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گا۔ حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا: لوگ بیان کرتے ہیں کہ اس کے ساتھ پانی کی نہریں اور روٹی کے پہاڑ ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی وجہ سے وہ اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہوگا۔

تخریج:

مسلم2/218 کتاب الادب باب جواز قوله لغیر ابنه.....رقم5624.5625.

مسند امام احمد4804. صحیح ابن حبان6778. المستدرک للحاکم8508. مسند ابو یعلیٰ725. المعجم الکبیر للطبرانی6445.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ دجال کب آئے گا اور یہ بھی معلوم ہے کہ حضرت مغیر بن شعبہ رضی اللہ عنہ کو دجال کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا

حدیث نمبر 27:

نئی بدعتیں پیدا کر لی

اَنَّهٗ سَمِعَ عَآئِشَةَ تَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ وَهُوَ بَيْنَ ظَهْرَانَىْ اَصحَابِهٖ اِنِّىْ عَلَى الْحَوْضِ اَنْتَظِرُ مَنْ يَّرِدُ عَلَيَّ مِنْكُمْ فَوَاللّٰهِ لَيُقْتَطَعَنَّ دُوْنِىْ رِجَالٌ فَلَاَقُوْلَنَّ اَىْ رَبِّ مِنِّىْ وَمِنْ اُمَّتِىْ فَيَقُوْلُ اِنَّكَ لَا تَدْرِىْ مَا عَمِلُوْا بَعْدَكَ مَا زَالُوْا يَرْجِعُوْنَ عَلٰى اَعْقَابِهِمْ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے سنا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے درمیان تشریف فرما تھے میں حوض پر موجود ہوں گا اور اس بات کا انتظار کروں گا کہ تم میں سے کون مجھ تک پہنچتا ہے؟ اللہ کی قسم! مجھ سے کچھ فاصلے پر کچھ لوگوں کو مجھ تک آنے سے روک دیا

جائے گا تو میں یہ کہوں گا۔اے میرے پروردگار! یہ مجھے ماننے والے اور میری امت سے تعلق رکھنے والے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا تم نہیں جانتے کہ تمہارے بعد انہوں نے کیا عمل کیا؟ یہ اپنی ایڑیوں کے بل (اسلام) سے پھر گئے تھے۔

تخریج:

مسلم2/256 کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبیناﷺ.....رقم5971.5972.5973.

مؤطا امام مالک صفحہ19 کتاب الطهارت باب جامع الوضوء رقم60.

ابن ماجه صفحہ349 کتاب مناسک الحج باب خطبة يوم النحر رقم3057.

مسند امام احمد15160 .صحيح ابن حبان6451 .المستدرک للحاکم7374 .المعجم الكبير للطبرانی1688 .مسند ابو یعلیٰ4192.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی اکرم ﷺ نے قیامت کے روز ہونے والا واقعہ بیان فرمایا ہے کہ قیامت کے روز اس اس طرح ہوگا۔

حدیث سے علم کی نفی ہوتی ہے یا اثبات:

کچھ لوگ اس حدیث مبارکہ سے حضور اکرم نور مجسم ﷺ کے مقدس علم کی نفی کرنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ ان لوگوں کو اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ خود پیارے آقا ﷺ ہی تو فرمارہے ہیں کہ قیامت کے روز یہ واقعہ پیش آئے گا اس حدیث پاک سے تو علم غیب کی تصدیق اور اثبات ہوتا ہے نہ کہ نفی۔

حضرت علامہ مولانا غلام رسول رضوی فرماتے ہیں:

مسلم نے باب الحوض (مسلم 2/256 کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا..... رقم 5970)

میں حدیث نقل کی ہے کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کو پانی دینے کا ارادہ فرمائیں گے تو فرشتے عرض کریں گے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم جانتے نہیں کہ یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے؟ یعنی جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے کہ یہ لوگ بعد میں منحرف ہو گئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں پانی نہ دیں اس حدیث سے یہ بات واضح طور پر سامنے آجاتی ہے کہ سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کا ان کو پانی دینا رحمت وشفقت پر مبنی ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عادت کریمہ ہے علاوہ ازیں قیامت کی بات آپ صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں فرمارہے ہیں کہ حوض پر اس طرح ہوگا پھر کیسے یہ تصور ممکن ہے کہ قیامت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم نہیں ہو گا۔ (تفہیم البخاری جلد 5 صفحہ 176 فیصل آباد)

نفیس تحقیق:

حضرت علامہ مولانا سید احمد سعید کاظمی اس حدیث کی روشنی میں ارشاد فرماتے ہیں رہا قیامت کا واقعہ جس میں مذکور ہے کہ جماعت مرتدین کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اصحابی اصحابی، فرما کر بلائیں گے اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں معلوم انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کیا' کیا اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن بھی بعض باتوں کا علم نہیں ہو گا۔ یہ عجیب قسم کا

شبہ ہے، جو حدیث مُثبت علم ہو اس کو نفی میں پیش کیا جا رہا ہے غور فرمائیے! یہ واقع قیامت کے دن ہو گا لیکن حضور صلی اللہ علیہ وسلم اس کو پہلے بیان فرما رہے ہیں علم نہ تھا تو بیان کیسے فرمایا۔ رہی یہ بات کہ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ کیوں کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں کیا کیا اس کا جواب یہ ہے کہ

مسلم شریف جلد ثانی مطبوعہ مطبع انصاری، دھلی صفحہ 249.

(مسلم 2/256 کتاب الفضائل باب اثبات حوض نبینا صلی اللہ علیہ وسلم وصفاتہ رقم 5970)

میں منکرین کی یہی پیش کردہ حدیث بایں الفاظ موجود ہے:

فیقال اما شعرت ما عملوا بعدک، حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا جائے گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا کام کیے۔

'**ما شعرت**'، جملہ منفیہ پر ہمزہ استفہام انکاری داخل ہوا لہٰذا حدیث مبارکہ سے مرتدین کے اعمال کا علم حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے ثابت ہوا چونکہ واقعہ ایک ہے صرف اس کی روایتوں میں تعدد ہے اس لیے جب ایک روایت میں ہمزہ استفہام مذکور ہو گیا تو ہر روایت میں اس کے معنٰی ملحوظ رہیں گے اور جس روایت میں وہ مذکور نہیں وہاں محذوف ماننا پڑے گا مثلاً '**انک لا تدری**' والی حدیث میں ہمزہ مذکور نہیں تو یہاں محذوف مانیں گے اور اصل عبارت یوں ہو گئی '**أانک لا تدری**'، کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں جانتے!۔۔۔۔۔۔ ورنہ حدیثوں میں تعارض ہو گا کیونکہ ہمزہ استفہام کا محذوف ہونا تو صحیح ہے جیسا کہ قرآن مجید کی متعدد آیتوں میں محذوف

ہے حضرت ابراہیم کا مقولہ 'ھذا ربی ' میں مفسرین نے 'أھذا ربی ' فرمایا ہے یعنی کیا یہ میرا رب ہے لیکن اس کا زائد ہونا صحیح نہیں ہے۔

اگر 'انک لا تدری ' والی روایت میں ہمزہ استفہام محذوف نہ مانیں تو 'اما شعرت ' والی روایت میں ہمزہ کو زائد ماننا پڑے گا جو کسی طرح صحیح نہیں ہوسکتا خصوصاً جبکہ سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے کمال علم کی نفی ہوتی ہو۔

پھر یہ کہ احادیث میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی امت کے تمام اچھے اور برے اعمال کا علم ہے ترمذی شریف میں حدیث وارد ہے۔ 'عرضت علی اعمال امتی حسنھا و قبیحھا' میری امت کے تمام اچھے اور برے اعمال مجھ پر پیش کیے گئے۔

اب غور فرمائیے کہ مرتدین بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہیں ان کا مرتد ہونا عمل قبیح ہے۔ 'اعاذنا اللہ تعالی منه' جب امت کے تمام اعمال حسنہ اور قبیحہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیش کیے گئے تو ان کا ارتداد جو عمل قبیح ہے وہ بھی ضرور پیش ہوا، پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے عملوں کا علم نہ ہونا کیوں کر صحیح ہوسکتا ہے معلوم ہوا کہ حدیث مذکور کے یہی معنیٰ صحیح ہیں کہ اے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں کہ انہوں نے کیا عمل کیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم تو ہے پھر بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم غلبہ رحمت کے حال میں ان کو اپنی طرف لے جارہے ہیں۔

یہ حقیقت ہے کہ جب کریم کو سخاوت کرنے کے لیے بٹھا دیا جائے تو اس وقت اس کے دریائے سخا میں ایسا جوش ہوتا ہے کہ دشمن کی دشمنی کی طرف اس کی کوئی توجہ نہیں رہتی اور وہ بے اختیار اپنے کرم کا دامن اس کی طرف پھلا دیتا ہے اور جب اسے توجہ دلائی جائے تو اس وقت متوجہ ہوتا ہے یہاں بالکل یہی معاملہ ہے۔

ساقی کوثر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حوض کوثر پر رونق افروز ہیں اپنے غلاموں کو چھلکتے ہوئے جام پلا رہے ہیں مرتدین کی جماعت ادھر سے گزرتی ہے، حضور کو ان کے عملوں کا پورا پورا علم ہے مگر اس وقت دریائے جود وسخا موجزن ہے اور شان رحمت کا ظہور اتم ہے اس لیے ان کی بداعمالیوں کی طرف خیال مبارک جاتا ہی نہیں اور اپنے لطف عمیم اور کرم جسیم کے غلبہ حال میں بے اختیار فرما دیتے ہیں اصحابی اصحابی لیکن جب توجہ دلائی جاتی ہے اور کہا جاتا ہے 'اما شعرت ما احدثوا بعدک' پیارے کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو معلوم نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد انہوں نے کیا کیا؟

پس فوراً توجہ مبارک ان کی بداعمالیوں کی طرف مبذول ہو جاتی ہے اور ارشاد فرماتے ہیں 'سحقاً سحقاً' انہیں دور لے جاؤ دور لے جاؤ۔

طالب حق کے لیے اس حدیث کا صحیح مطلب سمجھنے کے لیے یہ بیان کافی ہے۔

(مقالات کاظمی ج ۲ ص ۱۲۳۔۱۲۵، مکتبہ فریدیہ ساہیوال)

حدیث نمبر 28:

قاتل ومقتول کو وجہ معلوم نہیں ہوگی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَذْهَبُ الدُّنْیَا حَتّٰی یَاْتِیَ عَلَی النَّاسِ یَوْمٌ لَا یَدْرِی الْقَاتِلُ فِیْمَ قَتَلَ وَلَا الْمَقْتُوْلُ فِیْمَ قُتِلَ فَقِیْلَ کَیْفَ یَکُوْنُ ذٰلِکَ قَالَ الْهَرْجُ الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُوْلُ فِی النَّارِ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے۔ دنیا اس وقت تک ختم نہیں ہوگی جب تک لوگوں پر وہ دن نہ آجائے جب قاتل کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ اس نے قتل کیوں کیا ہے اور مقتول کو یہ پتہ نہیں ہوگا کہ اسے کیوں قتل کیا گیا ہے۔ عرض کی گئی ایسا کیوں ہوگا؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: خون ریزی کی کثرت کی وجہ سے قاتل اور مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔

تخریج:

مسلم 2/399 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب نمبر 1014 رقم 7304.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ ایک وقت آئے گا جب قتل کی کثرت ہوگی نہ

قاتل کو قتل کرنے کی وجہ معلوم ہوگی اور نہ ہی مقتول کو قتل ہونے کی وجہ معلوم ہوگی۔ اور فرمایا ایسا خون ریزی کی کثرت کی وجہ سے ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے نہ صرف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا میں لوگوں کے حالات کا علم عطا فرمایا ہے بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کے انجام کا بھی علم عطا فرمایا ہے تبھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قاتل و مقتول دونوں جہنمی ہوں گے۔

حدیث نمبر 29:

چار قسم کے لوگوں سے جنگ کرو گے اور فتح پاؤ گے

عَنْ نَافِعِ بْنِ عُتْبَةَ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ غَزْوَةٍ قَالَ فَاَتَى النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَوْمٌ مِّنْ قِبَلِ الْمَغْرِبِ عَلَيْهِمْ ثِيَابُ الصُّوْفِ فَوَافَقُوْهُ عِنْدَ اَكَمَةٍ فَاِنَّهُمْ لَقِيَامٌ وَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَاعِدٌ قَالَ فَقَالَتْ لِیْ نَفْسِیْ ائْتِهِمْ فَقُمْ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ لَا يَغْتَالُوْنَهٗ قَالَ ثُمَّ قُلْتُ لَعَلَّهٗ نَجِیٌّ مَعَهُمْ فَاَتَيْتُهُمْ فَقُمْتُ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَهٗ قَالَ فَحَفِظْتُ مِنْهُ اَرْبَعَ كَلِمَاتٍ اَعُدُّهُنَّ فِیْ يَدِیْ قَالَ تَغْزُوْنَ جَزِيْرَةَ الْعَرَبِ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ فَارِسَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الرُّوْمَ فَيَفْتَحُهَا اللّٰهُ ثُمَّ تَغْزُوْنَ الدَّجَّالَ فَيَفْتَحُهُ اللّٰهُ قَالَ فَقَالَ نَافِعٌ يَا جَابِرُ لَا نَرَى الدَّجَّالَ يَخْرُجُ حَتّٰى يُفْتَحَ الرُّوْمُ.

ترجمہ:

حضرت نافع بن عتبہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں شریک ہوئے مغرب کی جانب سے کچھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے انہوں نے اونی کپڑے پہنے ہوئے تھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات ان سے ایک ٹیلے کے پاس ہوئی وہ کھڑے تھے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما تھے میں نے سوچا مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور ان کے درمیان کھڑا ہونا چاہیے کہیں وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ نہ کر دیں پھر میں نے سوچا ہو سکتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے کوئی راز کی بات کر رہے ہوں بحر حال میں ان کے اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان جا کر کھڑا ہو گیا۔ میں نے اس موقعہ کی چار باتیں یاد رکھی ہیں جو میں انگلیوں پر گن سکتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم لوگ اہل عرب کے خلاف جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب کرے گا۔ پھر اہل فارس کے خلاف جہاد کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب کرے گا پھر تم اہل روم کے ساتھ جنگ کرو گے اللہ تعالی تمہیں فتح نصیب کرے گا۔ پھر تم دجال کے ساتھ جنگ کرو گے اللہ تعالیٰ تمہیں فتح نصیب کرے گا۔ پھر حضرت نافع رضی اللہ عنہ بولے: دجال کا خروج اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک روم فتح نہ ہو جائے۔

تخریج:

مسلم 2/397 کتاب الفتن واشراط الساعة باب نمبر 1014 رقم 7284.
مسند امام احمد 18994.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے چار چیزوں کی خبر ارشاد فرمائی ہے کہ تم عربوں سے جہاد کرو گے، پھر اہل فارس سے جہاد کرو گے، پھر اہل روم سے جہاد کرو گے اور پھر دجال کے خلاف جہاد کرو گے۔ اللہ تعالیٰ تمہیں ان سب کے مقابلے میں فتح عطا فرمائے گا۔ یعنی نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے کہ مسلمانوں کی کن کن سے جنگ ہوگی اور ان کے انجام کا بھی علم ہے اسی لیے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہیں فتح عطا فرمائے گا۔

حدیث نمبر 30:

حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنت میں دو خواتین دودھ پلائیں گی

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ مَا رَاَيْتُ اَحَدًا كَانَ اَرْحَمَ بِالْعِيَالِ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ كَانَ اِبْرَاهِيْمُ مُسْتَرْضِعًا لَّهٗ فِيْ عَوَالِي الْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَنْطَلِقُ وَنَحْنُ مَعَهٗ فَيَدْخُلُ الْبَيْتَ وَاِنَّهٗ لَيُدَّخَنُ وَكَانَ ظِئْرُهٗ قَيْنًا فَيَاْخُذُهٗ فَيُقَبِّلُهٗ ثُمَّ يَرْجِعُ قَالَ عَمْرٌو فَلَمَّا تُوُفِّيَ اِبْرَاهِيْمُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ ابْنِيْ وَاِنَّهٗ مَاتَ فِي الثَّدْيِ

وَاِنَّ لَهُ لَظِئْرَيْنِ تُكَمِّلَانِ رَضَاعَهُ فِي الْجَنَّةِ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے کسی شخص کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اپنے گھر والوں کے لیے رحم دل نہیں دیکھا (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادے مدینہ منورہ کے بالائی حصے میں اپنے رضائی ماں باپ کے ہاں رہ رہے تھے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں تشریف لے جایا کرتے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس گھر میں داخل ہوتے تو وہ گھر دھوئیں سے بھرا ہوا ہوتا کیونکہ اس خاتون کا شوہر لوہار تھا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس صاحبزادے کو پکڑتے اسے بوسے دیتے اور واپس تشریف لے آتے جب حضرت ابراہیم رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ابراہیم رضی اللہ عنہ میرا بیٹا ہے وہ دودھ پینے کی عمر میں فوت ہو گیا۔ جنت میں دو خواتین اس کی دودھ پینے کی عمر مکمل ہونے تک اس کو دودھ پلائیں گی۔

تخریج:

مسلم 2/261 کتاب الفضائل باب رحمة صلی اللہ علیہ وسلم الصبیان......رقم 6026.

مسند امام احمد 12123. صحیح ابن حبان 6950. مسند ابو یعلی 4192.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو علم ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے شہزادے

حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہ کو جنت میں خواتین دودھ پلائیں گی ان کی تعداد دو ہو گی اور دودھ پلانے کی عمر تک دودھ پلائیں گی۔

حديث نمبر 31:

اللہ تعالیٰ اور ایمان والے صرف ابو بکر رضی اللہ عنہ کو قبول کریں گے

عَنْ عَآئِشَةَ قَالَتْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ مَرَضِهِ اُدْعِیْ لِیْ اَبَا بَکْرٍ اَبَاکِ وَاَخَاکِ حَتّٰی اَکْتُبَ کِتَابًا فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ یَّتَمَنّٰی مُتَمَنٍّ وَیَقُوْلُ قَائِلٌ اَنَا اَوْلٰی وَیَاْبَی اللّٰهُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلَّا اَبَا بَکْرٍ

ترجمه:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری کے دوران مجھے ہدایت کی اپنے والد ابو بکر رضی اللہ عنہ اور اپنے بھائی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس بلواؤ تا کہ انہیں میں کوئی تحریر لکھ دوں کیونکہ مجھے یہ اندیشہ ہے کہ کوئی اور شخص (خلافت کا) آرزومند ہو سکتا ہے اور یہ کہہ سکتا ہے کہ میں (خلافت) کا زیادہ حق دار ہوں حالانکہ اللہ تعالیٰ اور اہل ایمان صرف ابو بکر رضی اللہ عنہ (کو خلیفہ کے طور) پر قبول کریں گے

تخریج:

مسلم 2/279 كتاب فضائل الصحابه باب من فضائل ابو بكر الصديق رقم 6180.

تشریح:

اس حدیث مبارکہ سے معلوم ہوا کہ خلافت کے حق دار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی تھے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ خلافت کے لیے اللہ تعالیٰ اور ایمان والے صرف صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہی کو قبول کریں گے۔

حدیث نمبر 32:

اے پہاڑ تم پر صرف نبی علیہ السلام صدیق رضی اللہ عنہ اور شہید ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَانَ عَلٰی جَبَلِ حِرَاءٍ فَتَحَرَّکَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْکُنْ حِرَاءُ فَمَا عَلَیْکَ اِلَّا نَبِیٌّ اَوْ صِدِّیْقٌ اَوْشَهِیْدٌ وَّ عَلَیْهِ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَکْرٍ وَّ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَعَلِیٌّ وَّطَلْحَةٌ وَالزُّبَیْرُ وَسَعْدُ بْنُ اَبِیْ وَقَّاصٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمْ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر موجود تھے۔اس میں حرکت پیدا ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے حرا! رک جا کیونکہ تیرے اوپر صرف نبی علیہ السلام یا صدیق رضی اللہ عنہ یا شہید رضی اللہ عنہ موجود ہیں۔(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں)اس وقت پہاڑ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ ' حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ ' حضرت زبیر رضی اللہ عنہ ' حضرت طلحہ رضی اللہ عنہما اور حضرت سعد بن ابی وقاص

رضی اللہ عنہ موجود تھے۔

تخریج:

مسلم 2/287 کتاب فضائل الصحابه باب من فضائل طلحة والزبير رقم 6247.6248.

ترمذی 2/689 کتاب المناقب باب فی منقب عثمان بن عفان رقم 3670.3672.

ابن ماجه صفحه 108 کتاب السنه باب فضائل العشرة رقم 134.

ابو داود 2/294 کتاب السنه باب فی الخلفاء رقم 4651.

مسند امام احمد 1630. صحیح ابن حبان 6983. السنن الکبریٰ للبیهقی 11714. المعجم الکبیر للطبرانی 356. دار قطنی 8.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی زندگی اور موت سے خوبی آگاہ ہیں اور سبب بھی جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 33:

میرے صحابہ رضی اللہ عنہم کے رخصت ہونے کے بعد فتنے آئیں گے

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کا بیان نقل کرتے ہیں کہ نماز مغرب ادا کرنے کے بعد ہم عشاء کے انتظار میں بیٹھے ہوئے تھے۔ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے فرمایا تم ابھی تک یہیں ہو ہم نے عرض کیا جی تا کہ ہم نماز عشاء بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں ادا کر لیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم نے اچھا کیا اور آسمان کی طرف رخ اٹھایا فَقَالَ النَّجُوْمُ اَمَنَةٌ لِلسَّمَآءِ فَاِذَا ذَهَبَتِ النُّجُوْمُ اَتَى السَّمَآءَ مَاتُوْعَدُ

وَاَنَا اَمَنَۃٌ لِاَصْحَابِیْ فَاِذَا ذَھَبْتُ اَتٰی اَصْحَابِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ وَاَصْحَابِیْ اَمَنَۃٌ لِاُمَّتِیْ فَاِذَا ذَھَبَ اَصْحَابِیْ اَتٰی اُمَّتِیْ مَا یُوْعَدُوْنَ.

ترجمہ:

فرمایا: ستارے آسمان کے لیے امان ہیں۔ جب ستارے آسمان سے رخصت ہو جائیں گے تو وہ چیز (قیامت) آجائے گی جس کا تم سے وعدہ کیا گیا ہے۔ اور میں اپنے اصحاب رضی اللہ عنہم کے لیے امان ہوں جب میں رخصت ہو جاؤں گا تو میرے اصحاب رضی اللہ عنہم کو صورت حال کا سامنا کرنا پڑے گا جس کا وعدہ کیا گیا ہے اور میرے اصحاب رضی اللہ عنہم میری امت کے لیے امان ہیں۔ جب وہ رخصت ہو جائیں گے تو میری امت میں وہ (فتنے) آئیں گے جن کا وعدہ کیا گیا ہے۔

تخریج:

مسلم2/312 کتاب فضائل الصحابہ باب بیان ان بقا النبی صلی اللہ علیہ وسلم..... رقم6466.

مسند امام احمد19584. صحیح ابن حبان7249. مسند ابو یعلیٰ7276.

تشریح:

نواب وحید الزماں وہابی اس حدیث کے تحت لکھتا ہے:

نووی نے کہا اصحاب کے جانے سے بدعتیں پیدا ہوں گی دین میں نئی باتیں نکلیں گی فتنے ہوں گے شیطان کا سینگ نمودار ہوگا نصاریٰ کا غلبہ ہوگا مدینہ اور مکہ کی بے

حرمتی ہو گیا اور یہ باتیں واقع ہوئیں اور یہ حدیث معجزہ ہے آپ کا (مترجم مسلم ج6 ص186

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال ظاہری کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو صورتحال کا سامنا ہوگا اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے وصال کے بعد امت میں فتنوں کا نزول ہوگا۔ یہ سب غیب کی باتیں ہیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے کئی سو سال پہلے فرما دی۔ جس کو علم غیب کے منکر بھی دبے الفاظ میں تسلیم کر گئے ہیں۔

حدیث نمبر 34:.

حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ آئیں گے

عَنْ اُسَیْرِ بْنِ جَابِرٍ اَنَّ اَهْلَ الْكُوفَةِ وَفَدُوْ اِلٰى عُمَرَ وَفِيهِمْ رَجُلٌ مِمَّنْ كَانَ يَسْخَرُ بِاُوَيْسٍ فَقَالَ عُمَرُ هَلْ هَاهُنَا اَحَدٌ مِّنْ الْقَرَنِيِّيْنَ فَجآءَ ذٰلِكَ الرَّجُلُ فَقَالَ عُمَرُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ قَالَ اِنَّ رَجُلًا يَاْتِيكُمْ مِّنْ الْيَمَنِ يُقَالُ لَهٗ اُوَيْسٌ لَا يَدْعُ بِالْيَمَنِ غَيْرَ اُمٍّ لَهٗ قَدْ كَانَ بِهٖ بَيَاضٌ فَدَعَا اللّٰهَ فَاَذْهَبَهٗ عَنْهُ اِلَّا مَوْضِعَ الدِّيْنَارِ اَوِ الدِّرْهَمِ فَمَنْ لَقِيَهٗ مِنْكُمْ فَلْيَسْتَغْفِرْ لَكُمْ.

فی مقام الاخری: لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ.

ترجمہ:

اسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ اہل کوفہ سے ایک وفد حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

کی بارگاہ میں حاضر ہوا وفد میں ایک ایسا شخص بھی تھا جو حضرت اویس رضی اللہ عنہ سے مذاق کیا کرتا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا یہاں کوئی قرن کا رہنے والا ہے تو وہ شخص پیش ہوا، تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا اس کا نام اویس رضی اللہ عنہ ہوگا یمن میں اس کی والدہ کے سوا کوئی نہیں ہوگا، اس کو برص کی بیماری ہوگی وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا تو اللہ تعالیٰ (برص کے نشانات) کو ختم کر دے گا اور صرف ایک دینار (یا شاید یہ فرمایا ایک درہم جتنا نشان رہ جائے تم میں سے جو شخص اس سے ملے اس سے اپنے لیے مغفرت کی دعا کروائے۔

اور دوسری روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے: اگر وہ (کسی کام کے لیے) اللہ جل جلالہ کے نام کی قسم اٹھالے تو اللہ تعالیٰ ضرور پورا کرے گا۔

تخریج:

مسلم 2/315 کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل اویس قرنی..... رقم 6490.6491.6492

تشریح:

اس حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائی ہیں:
تمہارے پاس یمن سے ایک شخص آئے گا۔ اس کا نام "اویس رضی اللہ عنہ" ہوگا۔ یمن میں صرف اس کی والدہ ہوگی۔ وہ برص کی بیماری کا شکار ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے

گا اللہ تعالیٰ اس کی دعا کو قبولیت کا شرف عطا فرمائے گا۔ اس کی بیماری ختم ہو جائے گی لیکن ایک درہم یا دینار کے برابر نشان باقی رہ جائے گا۔ اور اس کا مقام بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر وہ کسی بات پر قسم کھائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کی قسم کو پورا فرمادے گا۔ اور اس سے اپنے لیے دعا بخشش کروانا یہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کی بارگاہ خدا جل جلالہٗ میں مقبولیت کی دلیل ہے۔

اور اس حدیث سے نیک لوگوں سے دعا کروانے کی دلیل بھی ہے۔

حدیث نمبر 35:

عنقریب ایک سرزمین فتح کروگے

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِنَّکُمْ سَتَفْتَحُوْنَ مِصْرَ وَھِیَ اَرْضٌ یُّسَمّٰی فِیْھَا الْقِیْرَاطُ فَاِذَا فَتَحْتُمُوْھَا فَاَحْسِنُوْا اِلٰی اَھْلِھَا فَاِنَّ لَھُمْ ذِمَّۃً وَّرَحِمًا اَوْقَالَ ذِمَّۃً وَّصِھْرًا فَاِذَا رَاَیْتَ رَجُلَیْنِ یَخْتَصِمَانِ فِیْھَا فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَاخْرُجْ مِنْھَا قَالَ فَرَاَیْتُ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بْنِ شُرَحْبِیْلَ بْنِ حَسَنَۃَ وَاَخَاہُ رَبِیْعَۃَ یَخْتَصِمَانِ فِیْ مَوْضِعِ لَبِنَۃٍ فَخَرَجْتُ مِنْھَا.

ترجمہ:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:

عنقریب تم مصر فتح کرلو گے۔ وہ ایسی سرزمین ہے جہاں قیراط (کا پیمانہ) رائج ہے۔ جب تم اسے فتح کرلو تو وہاں کے رہنے والوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا کیونکہ وہ تمہارے رشتہ دار ہیں (اور ایک روایت میں ہے) وہ سسرالی رشتہ دار ہیں اور جب تم وہاں دیکھو کہ دو آدمی ایک اینٹ جتنی جگہ کے بارے میں جھگڑ رہے ہیں تو وہ جگہ چھوڑ کر چلے جانا حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔ میں نے عبدالرحمٰن بن شرجیل بن حسنہ کو اپنے بھائی ربیعہ کے ساتھ ایک اینٹ جتنی جگہ کے بارے میں جھگڑا کرتے دیکھا تو میں وہ (ملک) چھوڑ کر آ گیا۔

تخریج:

مسلم2/315 کتاب فضائل الصحابه باب وصية النبی صلی اللہ علیہ وسلم باهل مصر رقم6493.6494.
مسند امام احمد21560. صحیح ابن حبان6676. المستدرک للحاکم4032. السنن الکبریٰ للبیهقی18519.

تشریح:

علامہ نووی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

علماء نے کہا ہے کہ قیراط دینار یا درہم کا ایک جز ہے۔ اہل مصر اس لفظ کو بہت بولتے ہیں اور اس پیمانے کا بہ کثرت استعمال کرتے ہیں ذمہ سے مراد حق ہے اور رشتہ سے مراد یہ ہے کہ حضرت اسماعیل علیہ السلام کی والدہ حضرت ہاجرہ رضی اللہ عنہا مصر سے تھیں، اور سسرالی رشتہ سے مراد یہ ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صاحبزادے حضرت

ابراہیم رضی اللہ عنہ کی والدہ حضرت ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا بھی مصر کی تھیں، ان احادیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزات کا ظہور ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیش گوئی کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو شوکت اور قوت حاصل ہوگی، اور وہ بڑے بڑے ملکوں کو فتح کریں گے، اور مصر کو فتح کریں گے، اور جن دو آدمیوں نے ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑا کیا اس کی خبر دی، وللہ الحمد۔ (شرح صحیح مسلم ج6 ص1239)

حدیث نمبر 36:

ایک ظالم اور ایک کذاب ہوگا

جب حضرت زبیر رضی اللہ عنہ کو حجاج نے شہید کیا اور حضرت سیدتنا اسماء رضی اللہ عنہا کی گستاخی کی تو آپ نے فرمایا:

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنَا اَنَّ فِیْ ثَقِیْفٍ کَذَّابًا وَّ مُبِیْرًا فَاَمَّا الْکَذَّابُ فَرَاَیْنَاہُ وَاَمَّا الْمُبِیْرُ فَلَا اَخَالُکَ اِلَّا اِیَّاہُ قَالَ فَقَامَ عَنْھَا وَلَمْ یُرَاجِعْھَا.

ترجمہ:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بے شک بنو ثقیف میں ایک کذاب ہوگا اور ایک ظالم شخص ہوگا۔ کذاب (یعنی مسیلمہ کذاب) وہ تو ہم پہلے ہی دیکھ چکے ہیں اور ظالم وہ میرے خیال میں تم ہی ہو سکتے ہو۔ (راوی کہتے ہیں یہ سن کر) حجاج ان کے

پاس سے اٹھ کر چلا گیا اور اس نے انہیں کوئی جواب نہیں دیا۔

تخریج:

مسلم2/316 کتاب فضائل الصحابه باب ذکر کذاب ثقیف و مبیرها رقم6496.

ترمذی2/492 کتاب الفتن باب ماجاء فی ثقیف و مبیرا رقم2180.

المستدرک للحاکم6342. لمعجم الکبیر للطبرانی274.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک کذاب اور ایک ظالم کی خبر ارشاد فرمائی ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے آج کے لوگوں کی طرح نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب پر اعتراض نہیں کیا بلکہ حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم نے فرمان آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے مطابق کذاب تو دیکھ لیا ہے اور فرمایا میرے خیال میں حدیث کے مطابق ظالم تو ہے۔ یہ حدیث مبارکہ علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 37:

بارہ منافقوں کی خبر ارشاد فرمائی

حضرت عمار رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

حَدَّثَنِی حُذَیْفَةُ وَقَالَ غُنْدَرٌ اُرَاهُ قَالَ فِیْ اُمَّتِیْ اثْنَا عَشَرَ مُنَافِقًا (لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ) وَلَا یَجِدُوْنَ رِیْحَهَا (حَتّٰی یَلِجَ الْجَمَلُ فِیْ سَمِّ الْخِیَاطِ) ثَمَانِیَةٌ مِنْهُمْ تَکْفِیْکَهُمُ الدُّبَیْلَةُ سِرَاجٌ مِنَ النَّارِ یَظْهَرُ فِیْ اَکْتَافِهِمْ

حَتّٰی یَنۡجُمَ مِنۡ صُدُوۡرِہِمۡ.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے مجھے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس فرمان کے بارے میں بتایا ہے میری امت میں بارہ منافق ہوں گے۔ جواس وقت تک جنت میں داخل نہیں ہوں گے اوراس کی خوشبو بھی نہیں سونگھیں گے جب تک اونٹ سوئی کے ناکے میں سے نہ گزر جائے ان میں سے آٹھ وہ ہوں گے جنہیں صرف ایک پھوڑا نکلے گا یعنی ان کے کندھوں پر جہنم کا ایک چراغ روشن ہوگا۔ جوان کے سینوں کو پھاڑ کر نکل جائے گا۔

تخریج:

مسلم2/373 کتاب صفات المنافقین واحکامھم رقم7035.7036.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بارہ منافقوں کی خبرارشادفرمائی اور یہ کہ وہ جنت میں داخل نہیں ہوسکیں۔اوران کے کندھوں پر پھوڑا نکلے گا جوجہنم سے ہوگا اوران کے سینوں کو پھاڑ کرنکل جائے گا۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف لوگوں کے دلوں کے رازوں سے واقف ہیں کیونکہ منافقت کا تعلق دل سے ہے۔ بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان

کے انجام سے بھی باخبر ہیں۔

حدیث نمبر 38:

منافقوں کے ارادوں کی خبر

حَدَّثَنَا اَبُوْ الطُّفَيْلِ قَالَ كَانَ بَيْنَ رَجُلٍ مِّنْ اَهْلِ الْعَقَبَةِ وَ بَيْنَ حُذَيْفَةَ بَعْضُ مَا يَكُوْنُ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ اَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ كَمْ كَانَ اَصْحَابُ الْعَقَبَةِ قَالَ فَقَالَ لَهُ الْقَوْمُ اَخْبِرْهُ اِذْ سَاَلَكَ قَالَ كُنَّا نُخْبَرُ اَنَّهُمْ اَرْبَعَةَ عَشَرَ فَاِنْ كُنْتَ مِنْهُمْ فَقَدْ كَانَ الْقَوْمُ خَمْسَةَ عَشَرَ وَ اَشْهَدُ بِاللّٰهِ اَنَّ اثْنَىْ عَشَرَ مِنْهُمْ حَرْبٌ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ يَقُوْمُ الْاَشْهَادُ وَعَذَرَ ثَلَاثَةً قَالُوْا مَاسَمِعْنَا مُنَادِىَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلِمْنَا بِمَا اَرَادَ الْقَوْمُ وَقَدْ كَانَ فِىْ حَرَّةٍ فَمَشٰى فَقَالَ اِنَّ الْمَآءَ قَلِيْلٌ فَلَا يَسْبِقُنِىْ اِلَيْهِ اَحَدٌ فَوَجَدَ قَوْمًا قَدْ سَبَقُوْهُ فَلَعَنَهُمْ يَوْمَئِذٍ

ترجمہ:

ابو طفیل بیان کرتے ہیں اہل عقبہ سے تعلق رکھنے والے ایک شخص کا حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کے ساتھ جھگڑا ہو گیا جیسا کہ عام طور پر لوگوں کے درمیان ہو جاتا ہے۔ وہ شخص بولا میں تمہیں اللہ کی قسم! دے کر پوچھتا ہوں اصحاب عقبہ کی تعداد کتنی تھی؟ لوگوں نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے کہا: جب اس شخص نے آپ سے پوچھ ہی لیا

ہے تو آپ اسے بتادیں، تو حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے جواب ہمیں تو یہ بتایا گیا ہے کہ ان کی تعداد 14 تھی لیکن اگر تم بھی ان میں شامل ہو تو ان کی تعداد 15 ہو گی اور میں اللہ جل جلالہ کو گواہ کر کے یہ کہتا ہو کہ ان میں سے 12 لوگ دنیا میں اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جنگ کریں گے اور قیامت کے دن ان میں سے تین یہ عذر پیش کریں گے ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے منادی کی آواز نہیں سنی اور ہمیں ان لوگوں کے ارادے کا بھی پتہ نہیں چلا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت حرہ میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چلتے ہوئے فرمایا: پانی کم ہے مجھ سے پہلے کوئی شخص پانی استعمال نہ کرے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے پانی استعمال کر چکے ہیں تو اس دن آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر لعنت کی۔

تخریج:

مسلم2/373 کتاب صفات المنافقین واحکامھم رقم7037.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے منافقوں کے بارے میں علم عطا فرمایا اور یہ ان میں سے بارہ اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے جنگ کریں گے اور تین کہیں گے کہ انہوں نے منادی کی آواز نہیں سنی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سب کا تفصیل کے ساتھ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کو بتادیا ہے

جیسا کہ نواب وحید الزماں وہابی نے بھی تسلیم کیا ہے اور اس حدیث کی تشریح میں لکھتا ہے:

اہل عقبہ منافقوں کی ایک جماعت تھی جنھوں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے غزوہ تبوک سے لوٹتے وقت آپس میں اتفاق کیا تھا کہ رات کے وقت کی جگہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اچانک حملہ کر دیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سواری سے اٹھا کر گھاٹی کے نیچے پھینک کر مار ڈالیں اور ہمارا کسی کو حال معلوم نہ ہو جب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم اس گھاٹی پر پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو منافقوں کے مکر سے آگاہ کر دیا اسی وقت آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو حکم دیا کہ سب میں پکار دیوے کہ عقبہ کی راہ سے کوئی نہ آوے اور بطن وادی جو بڑا وسیع اور آسان طریق ہے وہاں سے جاویں سب لوگوں نے حسب ارشاد آپ کے بطن وادی کا راستہ لیا اور آپ نے عمار اور حذیفہ اور حمزہ بن عمرو اسلمی کے ساتھ عقبہ کی راہ لی عمار آپ کے آگے چلتا اور حذیفہ پیچھے پیچھے، منافقوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کی تعمیل نہ کی اور عقبہ کے راستے سے بارادہ اچانک آپ تک پہنچ گئے رسول اللہ کو ان کے پہنچنے کی خبر ہو گئی حذیفہ کو ارشاد فرمایا ان کی سواریوں کے چہروں کو مارے حذیفہ نے ہاتھ میں لکڑی لی اور ان کی سواریوں کے چہروں کو مارتے تھے اور فرماتے تھے دور ہو جاؤ دور ہو جاؤ اللہ کے دشمنوں منافقوں نے جان لیا کہ ہمارا مکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر کھل گیا واپس ہو کر بطن وادی

میں دوسرے صحابہ سے جا ملے آپ نے ان منافقوں کے نام اوران کے باپوں کے نام اس وقت حذیفہ کو بتلا دیئے تھے حذیفہ چونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز دار تھے ان سب کو پہچانتے تھے لیکن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز افشاء نہ کرتے تھے۔ اگر تو بھی ان میں سے ہے تو وہ پندرہ ہیں اشارتًا اس کو سمجھا دیا کہ تو بھی انہیں میں سے ہے لیکن صراحتًا نہ کہا کہ اس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے راز کا افشاء ہے۔

(صحیح مسلم شریف مترجم ج6 ص378)

حدیث نمبر 39:

عرش الٰہی جھوم اٹھا

عَنْ جَابِرٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اهْتَزَّ عَرْشُ الرَّحْمٰنِ لِمَوْتِ سَعْدِ بْنِ مُعَاذٍ.

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش الٰہی جھوم اٹھا۔

تخریج:

مسلم2/299 کتاب فضائل الصحابہ باب سعد بن معاذ رقم6345.6346.6347.

ابن ماجہ صفحہ110 کتاب السنہ باب فضل سعد بن معاذ رقم158.

ترمذی 2/704 کتاب المناقب باب مناقب سعد بن معاذ رقم3816.

مسند امام احمد13479. صحیح ابن حبان7029. المستدرک للحاکم4924. مسند ابو یعلیٰ 2953. المعجم الکبیر للطبرانی3488.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس نگاہوں سے عرش الٰہی بھی پوشیدہ نہیں ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے زمین پر تشریف فرما ہو کر عرش الٰہی کا جھومنا ملاحظہ فرما لیا۔

حدیث نمبر 40:

آندھی منافق کی موت کے لیے چلی ہے

عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ. فَلَمَّا كَانَ قُرْبَ الْمَدِيْنَةِ هَاجَتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ تَكَادُ اَنْ تَدْفِنَ الرَّاكِبَ فَزَعَمَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ بُعِثَتْ هٰذِهِ الرِّيْحُ لِمَوْتِ مُنَافِقٍ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا مُنَافِقٌ عَظِيْمٌ مِّنَ الْمُنَافِقِيْنَ قَدْ مَاتَ.

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک سفر سے واپس تشریف لا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کے قریب پہنچے تو اتنی تیز آندھی چلی کہ سوار شخص بھی (ریت میں) دفن ہونے کے قریب پہنچ جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے

فرمایا: اس آندھی کو کسی منافق کی موت کے لیے بھیجا گیا ہے جب آپ مدینہ منورہ پہنچے (تو پتا چلا) کہ منافقین کا ایک سرغنہ مر گیا ہے۔

تخریج:

مسلم 2/373 کتاب المنافقین و احکامھم رقم 7041.

مسند ابو یعلیٰ 2307.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ جانتے ہیں کہ آندھی کس لیے آئی ہے اور لوگوں کی زندگی اور موت کے اوقات سے واقف ہیں۔ اس حدیث مبارک سے شان مصطفیٰ ﷺ اس طرح عیاں ہے کہ نواب وحید الزماں وہابی نے بھی تسلیم کیا ہے اور لکھا ہے ''یہ آپ کا معجزہ ہے'' (صحیح مسلم مترجم ج 6 ص 379)
یعنی نبی پاک ﷺ کو لوگوں کی موت کے اوقات کا علم ہے۔

حدیث نمبر 41:

اگر دس یہودی مسلمان ہو جائیں تو تمام یہودی مسلمان ہو جائیں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ تَابَعَنِیْ عَشَرَةٌ مِّنَ الْیَهُوْدِ لَمْ یَبْقَ عَلٰی ظَهْرِهَا یَهُوْدِیٌّ اِلَّا اَسْلَمَ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر دس یہودی میری پیروی کر لیتے تو روئے زمین پر موجود ہر یہودی مسلمان ہو جاتا۔

تخریج:

مسلم 2/375 کتاب صفة القيامة والجنة والنار رقم 7058:

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اگر دس یہودی مسلمان ہو جائیں تو تمام روئے زمین کے یہودی مسلمان ہو جائیں گے جو کہ علم غیب ہے۔

حدیث نمبر 42:

آسمان وزمین کی پیدائش سے پہلے تقدیر لکھ دی

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِيْرَ الْخَلَائِقِ قَبْلَ اَنْ يَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ قَالَ وَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے زمین وآسمان کو پیدا کرنے سے پچاس ہزار سال پہلے مخلوق کی تقدیر لکھ دی تھی۔ اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔

تخریج:

مسلم2/339 کتاب القدر باب حجاج آدم و موسٰی.... رقم6748.6749.

ترمذی2/484 کتاب القدر ماجاء فی الرضاء بالقضاء رقم2116.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نہ صرف بعد میں ہونے والے واقعات کا علم رکھتے ہیں۔ بلکہ زمین و آسمان کی پیدائش سے قبل کے واقعات کا بھی علم ہے جیسا کہ اس حدیث پاک میں تقدیر کے بارے میں خبر ارشاد فرمائی اور عرش کا بتایا کہ اس وقت پانی پر تھا۔

حدیث نمبر43:

میں نے زمین کے مشارق ومغارب کو دیکھ لیا

عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ زَوٰى لِیَ الْاَرْضَ فَرَاَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا وَاِنَّ اُمَّتِیْ سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَازُوِیَ لِیْ مِنْهَا وَاُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الْاَحْمَرَ وَالْاَبْيَضَ ....

ترجمہ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بے شک اللہ تعالیٰ نے میرے لیے تمام روئے زمین کو سمیٹ دیا ہے تو میں نے مشرق کے

تمام حصوں اور مغرب کے تمام حصوں کو دیکھ لیا میرے لیے جتنی زمین سمیٹی گئی میری امت کی حکومت وہاں تک ہوگی۔ مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گے۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 2/394 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب نمبر 1014 رقم 7259.7258.

ترمذی 2/487 کتاب الفتن باب ماجاء فی سوال النبی ﷺ.... رقم 2135.

ابن ماجه صفحه 419 کتاب الفتن باب ما یکون الفتن رقم 3952.

ابو داود 2/233 کتاب الفتن ذکر الفتن و دلائلها رقم 4251.

مسند امام احمد 17156. صحیح ابن حبان 6714. صحیح ابن خزیمه 1217. المستدرک للحاکم 8390. السنن الکبریٰ للبیهقی 18398. مسند ابو یعلی 734.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی کریم ﷺ نے تمام کائنات کو ملاحظہ فرمایا آپ ﷺ کی مقدس نگاہوں سے کائنات کی کوئی چیز بھی پوشیدہ نہیں ہے اور فرمایا جہاں تک میں نے کائنات کو ملاحظہ فرمایا وہاں تک میری امت کی حکومت ہوگی یعنی آپ ﷺ کی امت کی حکومت پوری کائنات میں پھیلے گی کیونکہ آپ ﷺ نے پوری کائنات کو ملاحظہ فرمایا ہے۔

اور فرمایا سرخ و سفید کے خزانے عطا فرئے یعنی آقا ﷺ مجبورِ محض نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو کائنات کے خزانے عطا فرمائے۔

حدیث نمبر 44:

تین علامتوں کے بعد کسی کا ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا یَنْفَعُ نَفْسًا اِیْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِیْ اِیْمَانِهَا خَیْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَابَّةُ الْاَرْضِ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: تین علامات ایسی ہیں جب وہ ظاہر ہو جائیں گی تو جو شخص ان کے ظہور سے پہلے ایمان نہیں لایا تھا' یا ایمان لانے کے بعد اس نے نیکی نہیں کی تھی' اس شخص کو اس وقت ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا (وہ علامات یہ ہیں):

سورج کا مغرب کی طرف سے نکلنا' دجال کا خروج' دابۃ الارض کا ظہور۔

تخریج:

مسلم 1/116 کتاب الایمان باب بیان الزمن الذی...... رقم 398.

ترمذی 2/605 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ الانعام رقم 3031.

مسند امام احمد 6531. صحیح ابن حبان 6838. المستدرک للحاکم 3879. مسند ابو یعلی 1353. السنن الکبریٰ للبیهقی 18397. المعجم الکبیر للطبرانی 8022.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قرب قیامت کی تین علامتیں بیان فرمائی

(۱) سورج مغرب سے طلوع ہوگا (۲) دجال کا خروج ہوگا (۳) دابۃ الارض کا ظہور ہوگا۔

اور یہ کہ اس وقت کا ایمان لانا کسی کو فائدہ نہیں دے گا۔ یہ سب غیب کی خبریں جو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے سینکڑوں سال پہلے بیان فرمادی ہیں۔

یادرہے ان تین علامتوں میں سے کوئی بھی ابھی تک ظاہر نہیں ہوئی۔

حدیث نمبر 45:

اگر یہ جماعت ہلاک ہوگئی تو کوئی تیری عبادت کرنے والا نہیں رہے گا

حَدَّثَنِیْ عَبْدُ اللّٰہِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ حَدَّثَنِیْ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قَالَ لَمَّا کَانَ یَوْمُ بَدْرٍ نَظَرَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمُشْرِکِیْنَ وَھُمْ اَلْفٌ وَّ اَصْحَابُہٗ ثَلَاثُ مِائَۃٍ وَّ تِسْعَۃَ عَشَرَ رَجُلًا فَاسْتَقْبَلَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الْقِبْلَۃَ ثُمَّ مَدَّیَدَیْہِ فَجَعَلَ یَھْتِفُ بِرَبِّہِ اللّٰھُمَّ اَنْجِزْلِیْ مَا وَعَدْتَنِیْ اللّٰھُمَّ آتِ وَعَدْتَنِی اللّٰھُمَّ اِنْ تُھْلِکْ ھٰذِہِ الْعِصَابَۃَ مِنْ اَھْلِ الْاِسْلَامِ لَا تَعْبُدُ فِی الْاَرْضِ ....

ترجمہ:

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے مجھے بتایا: غزوہ بدر کے دن جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ملاحظہ کیا کہ مشرکین کی تعداد

ایک ہزار ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تین سو انیس مجاہد ہیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے قبلہ کی طرف منہ کیا اور اپنے دونوں ہاتھوں کو پھیلایا اور اپنے پروردگار جل جلالہ کی بارگاہ میں یہ فریاد کرنے لگے۔ اے اللہ جل جلالہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کر۔ اے اللہ جل جلالہ! تو نے میرے ساتھ جو وعدہ کیا ہے وہ عطا کر۔ اے اللہ جل جلالہ اہل اسلام کی یہ چھوٹی سی جماعت اگر ہلاک ہوگئی تو روئے زمین پر تیری عبادت کرنے والا کوئی نہ ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم2/102 کتاب الجهاد و السیر باب الامداد بالملٰئکة فی غزوة بدر..... رقم4588.

ترمذی2.606 کتاب تفسیر القرآن باب و من سورة الانفال رقم3038.

مسند امام احمد27661. صحیح ابن حبان6797. مسند ابو یعلیٰ4607.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم جانتے ہیں کہ اگر غزوہ بدر کے دن مسلمان کامیاب نہ ہوئے تو قیامت تک روئے زمین پر اللہ جل جلالہ کا نام لینے والا کوئی نہیں رہے گا۔

غزوہ بدر میں مسلمانوں کی مشہور تعداد 313 ہے لیکن اس حدیث مبارک میں 319 بیان ہوئی ہے (واللہ ورسولہ اعلم)

ایک دفعہ "تلاش حق" کے مؤلف ارشاد اللہ مان سے عقائد کے بارے میں مختصر سی

گفتگو ہوئی جو ہم نے اپنی کتاب ''آشکار حق'' جو کہ تلاش حق کا دندان شکن جواب ہوگا نقل کی ہے۔ اس کا کچھ حصہ اس حدیث کے حوالے سے ہے جو یہاں نقل کرتے ہیں (مکمل کے لیے ''آشکار حق'' ملاحظہ فرمائیں)

وہابی: کنز الایمان میں لکھا ہے کہ جنگ بدر کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کی اے اللہ اگر آج کے روز مسلمانوں کو شکست ہوگئی تو قیامت تک دنیا پر تیرا نام لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔

زاہد: یہ بات صحیح ہے یا غلط؟

وہابی: یہ تمہارے کنز الایمان میں لکھا ہے۔

زاہد: میں نے سوال کیا ہے کہ جو لکھا وہ تمہارے نزدیک صحیح لکھا ہے یا غلط لکھا ہے؟

(اس بات کی تکرار دو تین مرتبہ ہوئی)

وہابی: سلام کرنے کے انداز میں ہاتھ بڑھاتے ہوئے ٹھیک ہے ہمیں کام کرنے دیں

زاہد: آپ کا تحقیق اور گفتگو کرنے کا شوق اتنی جلدی رفع ہوگیا۔

قارئین: سوچتے ہوں گے کہ اس نے جواب کیوں نہیں دیا ہم بتاتے ہیں کہ اس نے جواب کیوں نہیں دیا اگر وہ کہے کہ غلط ہے تو مسلم شریف میں موجود حدیث پاک کا انکار کرے اور اس کو معلوم تھا کہ انکار کرنے سے بھی کام نہیں بنے گا۔

کیونکہ پکڑا جائے گا۔ اگر کہتا کہ صحیح ہے تو پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم غیب کو ماننا پڑتا جو وہابیوں کے من گھڑت عقائد کے خلاف ہوتا اس لیے اس نے بھاگنے ہی میں عافیت سمجھی۔ (اللہ تعالیٰ ان کے شر سے امت کو محفوظ فرمائے آمین)۔

حدیث نمبر 46:

لوگ پہاڑوں میں پناہ لیں گے رعرب بہت کم ہوں گے

اَخْبَرَتْنِیْ اُمُّ شَرِیْکٍ اَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَیَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِی الْجِبَالِ قَالَتْ اُمُّ شَرِیْکٍ یَّا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَاَیْنَ الْعَرَبُ یَوْمَئِذٍ قَالَ هُمْ قَلِیْلٌ.

ترجمہ:

سیدہ ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگ دجال سے بھاگ کر پہاڑوں میں چلے جائیں گے سیدہ ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! اس وقت عرب کہاں ہوں گے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ تھوڑے سے ہوں گے۔

تخریج:

مسلم 2/411 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب فی بقیة من احادیث الدجال رقم 7393.

ترمذی 2/711 کتاب المناقب باب فی فضل العرب رقم 3897.

مسند امام احمد 27661. ابن حبان 6797. مسند ابو یعلی 4607: المعجم الکبیر للطبرانی 249

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر ارشاد فرمائی کہ جب دجال کا خروج ہوگا لوگ اس سے بچنے کے لیے پہاڑوں کی پناہ لیں گے اور اس وقت عرب بہت کم تعداد میں ہوں گے۔ یہ سب علم غیب کی باتیں ہیں اور اہل عقل کے لیے کافی ہیں

حدیث نمبر 47:

دجال کی پیروی کرنے والے کون؟

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ يَتْبَعُ الدَّجَّالُ مِنْ يَهُوْدِ اَصْبَهَانَ سَبْعُوْنَ اَلْفًا عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اصفہان کے ستر ہزار یہودی دجال کی پیروی کریں گے اور انہوں نے چادریں اوڑھی ہوئی ہوں گی۔

تخریج:

مسلم 2/411 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب فی بقية من احاديث الدجال رقم 7392.

مسند امام احمد 9155. صحیح ابن حبان 6792. المستدرک للحاکم 8609. مسند ابو یعلی 34. المعجم الکبیر للطبرانی 338.

تشریح :

اس حدیث پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا ہے کہ دجال کی پیروی کرنے والے یہودی ہوں گے۔ ان کی تعداد ستر ہزار ہوگی۔ ان کا تعلق اصفہان سے ہو گا۔ انہوں نے چادریں اوڑھی ہوں گی۔ یہ سب علم غیب کی باتیں جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے سینکڑوں سال پہلے بیان فرمادی ہیں۔

کچھ لوگ اس حدیث پاک سے مراد ''دعوتِ اسلامی'' والوں کو لیتے ہیں۔ حالانکہ ذرہ سی عقل رکھنے والا جانتا ہے کہ یہودیوں کا تعلق اصفہان سے ہوگا اور ان کا تعلق کراچی پاکستان سے ہے۔ وہ یہودی ہوں گے یہ مسلمان ہیں۔ اُن کی تعداد ستر ہزار ہوگی اِن کی تعداد ستر لاکھ سے بھی زیادہ ہے۔ وہ سبز چادریں اوڑھیں گے جب کہ دعوتِ اسلامی والے سفید اور نسواری چادریں اوڑھتے ہیں معلوم ہوا کہ اس حدیث مبارک سے مراد دعوتِ اسلامی والے نہیں ہیں بلکہ حاسد لوگ اپنے حسد کی وجہ سے حدیث کا غلط مطلب بیان کرتے ہیں اور حسد کی آگ میں جلتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے تمام عاشقانِ رسول کو محفوظ رکھے۔

حدیث نمبر 48:

تمہارے پاس اہل یمن آرہے ہیں

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم جَآءَ اَهْلُ

الْيَمَنِ هُمْ اَرَقُّ اَفْئِدَةً اَلْاِيْمَانُ يَمَانٍ وَّالْفِقْهُ يَمَانٍ وَّالْحِكْمَةُ يَمَانِيَّةٌ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے پاس اہل یمن آرہے ہیں ان کے دل سب سے زیادہ نرم ہیں ایمان ''یمنی'' ہے (دین کی) سمجھ بوجھ ''یمنی ہے اور حکمت ''یمنی'' ہے۔

تخریج:

مسلم 1/79 کتاب الایمان باب تفاضل اهل الایمان فیه.....رقم 184.183.182.

ترمذی 2/712 کتاب المناقب باب فی فضل یمن رقم 3902.

تشریح:

اس حدیث پاک میں پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے اہل یمن کے آنے سے پہلے ان کی خبر ارشاد فرمادی اور ان کے دلوں کے حال بھی بیان فرمادیئے کہ ان کے دل بہت زیادہ نرم ہیں اور فرمایا ایمان، دین کی سمجھ بوجھ اور حکمت یمنی ہے یعنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے ایمان اور حکمت کی تعریف فرمائی ہے ان سب کا تعلق دل سے ہے تو معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو دل کے رازوں کا علم عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر 49:

غفار، اسلم قبیلے دوسرے قبیلوں سے زیادہ بہتر ہیں

قَالَ قَالَ اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَغِفَارُ وَاَسْلَمُ وَمُزَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ جُهَيْنَةَ اَوْقَالَ جُهَيْنَةُ وَمَنْ كَانَ مِنْ مُّزَيْنَةَ خَيْرٌ عِنْدَاللّٰهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مِنْ اَسَدٍ وَّطَيِّىٍٔ وَّ غَطَفَانَ

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں: اس ذات کی قسم! جس کے دست قدرت میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے غفار' اسلم' مزینہ' اور جہینہ کے لوگ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں بنواسد' بنو طے' اور بنو غطفان سے زیادہ بہتر ہوں گے۔

تخریج:

مسلم 2/311 کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل غفار و اسلم...رقم 6444.6443.6442.

ترمذی 2/713 کتاب المناقب باب مناقب فی ثقفیف و بنی حنیفة رقم 3917.

مسند امام احمد 7150. صحیح ابن حبان 7291. سنن دارمی 2523. المستدرک للحاکم 6980.

مسند ابو یعلیٰ 6054. المعجم الکبیر للطبرانی 5247.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نہ صرف آقا صلی اللہ علیہ وسلم اس دنیا میں لوگوں کے حالات سے باخبر ہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ کے نزدیک لوگوں کے مقام و مرتبہ کا بھی علم رکھتے ہیں۔

حدیث نمبر 50:

سب سے پہلے میری قبر شق ہوگی

حَدَّثَنِی اَبُوْھُرَیْرَۃَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَ اَوَّلُ مَنْ یَّنْشَقُّ عَنْہُ الْقَبْرُ وَاَوَّلُ شَافِعٍ وَّاَوَّلُ مُشَفَّعٍ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قیامت کے دن میں اولاد آدم کا سردار ہوں گا اور سب سے پہلے میری قبر کوشق کیا جائے گا اور سب سے پہلے میں شفاعت کروں گا اور سب سے پہلے میری شفاعت قبول کی جائے گی

تخریج:

مسلم2/252 کتاب الفضائل باب تفضیل نبینا صلی اللہ علیہ وسلم علی جمیع الخلائق رقم5940.

ابو داود2/297 کتاب السنہ باب فی الخیر بین الانبیاء رقم4670.

ابن ماجہ صفحہ456 کتاب الزھد باب ذکر الشفاعۃ رقم4308.

ترمذی 2/616 کتاب تفسیر القرآن باب ومن سورۃ بنی اسرائیل رقم3112.

مسند امام احمد2546. ابن حبان6478. دارمی48. المستدرک للحاکم82. مسند ابو یعلی2328.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ قیامت کے دن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اولاد آدم کے سردار ہوں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک سب سے پہلے شق کی جائے گی۔ سب

سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم شفاعت کریں گے اور سب سے پہلے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

یہ سب چیزیں آنے والے وقت میں ہوں گی لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایک خبر ارشاد فرما رہے ہیں جو کہ اہل عقل کے لیے کافی ہیں اور جن کی عقلوں پر پردے پڑے ہوں اور جن کے دلوں میں بغض رسول ہو ان کے لیے بڑے سے بڑے دفتر بھی کافی نہیں ہیں۔

حدیث نمبر 51:

اچھے اور برے اعمال پیش کیے جاتے ہیں

عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ عُرِضَتْ عَلَیَّ اَعْمَالُ اُمَّتِی حَسَنُہَا وَسَیِّئُہَا فَوَجَدْتُ فِیْ مَحَاسِنِ اَعْمَالِہَا الْاَذٰی یُمَاطُ عَنِ الطَّرِیْقِ وَوَجَدْتُ فِیْ مَسَاوِی اَعْمَالِہَا النُّخَاعَۃَ تَکُوْنُ فِی الْمَسْجِدِ وَلَا تُدْفَنُ

ترجمہ:

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے سامنے میری امت کے تمام اچھے اور برے اعمال پیش کیے گئے تو ان میں سے اچھا عمل راستے میں ایذاء دینے والی چیز کو ہٹانا اور برا عمل مسجد میں اس طرح تھوکنا تھا کہ اس تھوک کو دفن نہ کیا گیا ہو۔

تخریج:

مسلم 1/250 کتاب المساجد و مواضع الصلوۃ باب النھی عن البصاق فی .... رقم 1233
مسند امام احمد 12081. سنن دارمی 1395. صحیح ابن حبان 1640. صحیح ابن خزیمہ 1226.
السنن الکبرٰی للبیھقی 3405. مسند ابو یعلٰی 3087. المعجم الکبیر للطبرانی 8092.

تشریح:

اس حدیث پاک کے تحت علامہ غلام رسول سعیدی صاحب لکھتے ہیں:
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر امت کے تمام اعمال پیش کیے جاتے ہیں بعض روایات میں تصریح ہے کہ وصال کے بعد بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعمال پیش کیے جاتے ہیں اور یہ کہ نیک اعمال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم خوش ہوتے ہیں اور اللہ تعالٰی کی حمد کرتے ہیں اور برے اعمال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین ہوتے ہیں اور اللہ تعالٰی سے مغفرت کی دعا کرتے ہیں بہر حال اس روایت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کی وسعت پر قوی دلیل ہے۔

باب نمبر 2: علاماتِ قیامت

ضروری وضاحت:

قیامت اور علامات قیامت کا علم بھی ایک قسم کا علم غیب ہی ہے لیکن ہم نے ایک الگ باب بنا دیا ہے تا کہ ان کے اعتراض کا جواب بھی مل جائے جو کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ عزوجل) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم نہیں ہے۔

حدیث نمبر 1:

ریشم سے زیادہ نرم ہوا چلے گی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ رِیْحًا مِنَ الْیَمَنِ اَلْیَنَ مِنَ الْحَرِیْرِ فَلَاتَدَعُ اَحَدًا فِیْ قَلْبِهٖ قَالَ اَبُوْ عَلْقَمَةَ مِثْقَالُ حَبَّةٍ وَقَالَ عَبْدُ الْعَزِیْزِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِّنْ اِیْمَانٍ اِلَّا قَبَضَتْهُ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت کے قریب) اللہ تعالیٰ یمن کی طرف سے ایک ہوا بھیجے گا' جو ریشم سے زیادہ نرم ہو گی اس وقت جس شخص کے دل میں ایک دانے (ایک اور روایت کے مطابق) ایک ذرے کے برابر بھی ایمان ہوگا' وہ ہوا اس کی (روح) قبض کر لے گی۔

تخریج:

مسلم1/100 کتاب الایمان باب فی الریح التی تکون.....رقم312.

مسلم2/153 کتاب الامارۃ باب قولہ ﷺ لا تزال طائفۃ من.....رقم4957.

مسند امام احمد3735. صحیح ابن حبان 6853. مسند ابو یعلیٰ5240. المعجم الکبیر للطبرانی 10097. المستدرک للحاکم8406.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی کریم ﷺ نے قیامت کی علامت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ قبل قیامت ایک ہوا آئے گی، یمن کی طرف سے آئے گی، ریشم سے نرم ہوگی، جس کے دل میں ذرہ بھی ایمان ہوگا اس کی روح قبض کرلی جائے گی۔ یہ سب غیب کی خبریں ہیں جو آقا ﷺ نے واقع ہونے پہلے بیان فرمادی۔

حدیث نمبر2:

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اللہ عزوجل کا نام لیا جاتا رہے گا

عَنْ اَنسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى لَا يُقَالَ فِي الْاَرْضِ اللّٰهُ اللّٰهُ.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک زمین میں اللہ جل جلالہ اللہ جل جلالہ کہا جاتا رہے گا۔

تخریج:

مسلم1/111 کتاب الایمان باب ذهاب الایمان آخر الزمان رقم375.376.

ترمذی2/491 کتاب الفتن باب ما جآء فی اشراط الساعة رقم2167.

مسند امام احمد12682. صحیح ابن حبان6848.6849. المستدرک

للحاکم8513.8514.8515. مسند ابو یعلیٰ3526.

تشریح:

نواب وحید الزمان وہابی لکھتا ہے:

پھر جب کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ رہے گا اس وقت قیامت قائم ہوگی۔ نووی نے کہا مراد اس سے یہ ہے کہ قیامت اسی وقت قائم ہوگی جب سب لوگ بدترین رہ جاویں گے جیسے دوسری روایت میں ہے اور یمن کی طرف سے ایک ہوا آوے گی قیامت کے قریب تو سب مومن مر جاویں گے اس ہوا سے یہ بات کہ زمین میں کوئی اللہ کا نام لینے والا نہ رہے پہلے مجھ کو قیاس سے بعید معلوم ہوتی تھی۔

پر اس زمانے میں تصدیق ہوگئی اور حدیث پر کامل یقین ہوگیا ہمارے زمانے میں اللہ کے منکر بہت پھیلتے جاتے ہیں اور کوئی اللہ کا نام لیوے تو اس پر ہنستے ہیں پھر قیامت کے قریب کم بخت اسی طرح کے منکرین یعنی دہری یا نیچری رہ جاویں گے اور اللہ کے ماننے والے سب اٹھ جاویں گے (صحیح مسلم شریف مترجم ج1 ص225)۔

قارئین کرام! بات بات پر حدیث کا دعویٰ کرنے والے اور اہل حدیث نام رکھنے

والوں کی حالت پر غور کریں کہ حدیث کو قیاس سے پرکھ رہے ہیں اور اگر قیاس پر پوری نہ اترے تو شاید انکار کر دیں گے۔

یہ حدیث مبارک بھی علم غیب کی واضح دلیل ہے۔ جس کو غیر بھی اپنی آنکھوں سے دیکھ کر ماننے پر مجبور ہیں۔

حدیث نمبر3:

اس وقت لوگ پل صراط پر ہوں گے

عَنْ عَآئِشَهَ قَالَتْ سَالْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَوْلِهٖ عَزَّوَجَلَّ (يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ) فَاَيْنَ يَكُوْنُ النَّاسُ يَوْمَئِذٍ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ عَلَى الصِّرَاطِ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ جل جلالہ کے اس فرمان کے بارے میں دریافت کیا۔ "جب زمین کو دوسری زمین میں تبدیل کر دیا جائے گا اور آسمانوں کو" اس وقت لوگ کہاں ہوں گے؟ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا (پل) صراط پر۔

تخریج:

مسلم1/375 کتاب صفة القيامت والجنة والنار باب نمبر رقم7056.

ابن ماجه صفحه453 کتاب الزهد باب ذکر البعث رقم4279.

ترمذی2/613 کتاب تفسیر القرآن باب و من سورة ابراهیم رقم3084.

سنن دارمی347\2 کتاب الرقاق بابقولهٖ تعالیٰ(یوم تبدَّلُ الارض)رقم2843

مسند امام احمد24115. صحیح ابن حبان7320. المستدرک للحاکم3349. مسند ابو یعلی 7549. المعجم الکبیر للطبرانی5908.

تشریح:

معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کے دن کے واقعات کا بھی علم ہے اسی لیے فرمایا کہ قیامت کے دن لوگ پل صراط پر ہوں گے۔

حدیث نمبر 4:

جنت کی راحت اور جہنم کا عذاب

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُؤْتٰی بِاَنْعَمِ اَھْلِ الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ النَّارِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَیُصْبَغُ فِی النَّارِ صَبْغَۃً ثُمَّ یُقَالُ یَا ابْنِ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ خَیْرًا قَطُّ ھَلْ مَرَّبِکَ نَعِیْمٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ وَیُؤْتٰی بِاَشَدِّ النَّاسِ بُؤْسًا فِی الدُّنْیَا مِنْ اَھْلِ الْجَنۃِ فَیُصْبَغُ صَبْغَۃً فِی الْجَنَّۃِ فَیُقَالُ لَہٗ یَا ابْنِ اٰدَمَ ھَلْ رَاَیْتَ بُؤْسًا قَطُّ ھَلْ مَرَّ بِکَ شِدَّۃٌ قَطُّ فَیَقُوْلُ لَا وَاللّٰہِ یَا رَبِّ مَا مَرَّ بِیْ بُؤْسٌ قَطُّ وَلَا رَاَیْتُ شِدَّۃً قَطُّ

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے:
قیامت کے دن، اہل جہنم میں سے اس شخص کو لایا جائے گا جسے دنیا میں سب سے زیادہ نعمتیں ملی تھیں پھر اسے جہنم میں غوطہ دینے کے بعد دریافت کیا جائے گا۔ اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہے؟ کیا تمہیں کبھی کوئی نعمت ملی ہے؟ وہ جواب دے گا اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار! نہیں۔ پھر اہل جنت میں سے اس شخص کو لایا جائے گا۔ جو دنیا میں سب سے زیادہ تکلیف کا شکار رہا۔ اسے جنت کا چکر لگوا کر اس سے دریافت کیا جائے گا اے ابن آدم! کیا تم نے کبھی کوئی پریشانی دیکھی ہے؟ کیا تمہارا کبھی کسی سختی سے واسطہ پڑا ہے؟ وہ جواب دے گا اللہ کی قسم! اے میرے پروردگار!! میں نے کبھی کوئی پریشانی نہیں دیکھی میرا کبھی کسی سختی سے واسطہ نہیں پڑا۔

تخریج:

مسلم 2/378 کتاب صفة القیامة والجنة والنار باب فی کفار رقم 7088.

مسند امام احمد 13134. مسند ابو یعلی 3521.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ دنیا کی پوری زندگی کی راحت کی جہنم کے ایک پل کے عذاب کے سامنے کوئی اہمیت نہیں ہے اور اسی طرح جنت کی ایک پل کی آسائش دنیا کی تمام زندگی کی سختی اور تکلیف کو بھلا دے گی۔

یہ سارا واقعہ قیامت کے دن ہوگا لیکن نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے آج سے سینکڑوں سال ارشاد فرمادیا ہے۔ جو علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 5:

جنتی اپنے سے اوپر والے لوگوں کو دیکھیں گے

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِنَّ اَهْلَ الْجَنَّةِ لَیَتَرَائَوْنَ اَهْلَ الْغُرَفِ مِنْ فَوْقِهِمْ کَمَا تَتَرَائَوْنَ الْکَوْکَبَ الدُّرِّیَّاالْغَابِرَ مِنَ الْاُفُقِ مِنَ الْمَشْرِقِ اَوِالْمَغْرِبِ لِتُفَاضِلَ مَا بَیْنَهُمْ قَالُوْا یَارَسُوْ لَ اللّٰهِ تِلْکَ مَنَازِلُ الْاَنْبِیَاءِ لَا یَبْلُغُهَا غَیْرُهُمْ قَالَ بَلٰی وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ رِجَالٌ اٰمَنُوْابِاللّٰهِ وَصَدَّقُوا الْمُرْسَلِیْنَ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل جنت اپنے سے اوپر والے گھروں کو اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ مشرقی یا مغربی افق میں چمکنے والے ستارے کو دیکھتے ہو جس کی وجہ یہ ہے کہ ان کے درمیان درجات کے اعتبار سے فرق ہوگا لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ! یہ انبیاء علیہم السلام کے مخصوص مقام ہوں گے جن تک ان کے علاوہ کوئی اور نہیں پہنچ سکتا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہاں ! جس کے دست قدرت میں میری جان ہے یہ وہ لوگ

ہوں جو اللہ جَلَّ جَلَالُہٗ پر ایمان لائے اور رسولوں علیہم السلام کی تصدیق کی۔

تخریج:

مسلم 2/382 کتاب الجنة و الصفة و نعیمها و اهلها باب نمبر 1007 رقم 7144.

ابن ماجه صفحه 105 کتاب السنه باب فضل ابی بکر الصدیق رقم 96.

مسند امام احمد 11485. ابن حبان 7393. مسند ابو یعلیٰ 1178. المعجم الکبیر للطبرانی 2065

حدیث نمبر 6:

قیامت کو جہنم کو لایا جائے گا

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُؤْتٰی بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ لَهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ زِمَامٍ مَعَ كُلِّ زِمَامٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ يَجُرُّوْنَهَا

ترجمہ:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اس (قیامت کے) دن جہنم کو لایا جائے گا۔ اس کی ستر ہزار لگامیں ہوں گی اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے جو اسے کھینچ رہے ہوں گے۔

تخریج:

مسلم 2/384 کتاب الجنة و الصفة.... باب جهنم اعاذنا الله عنها رقم 7164.

ترمذی 2/538 کتاب صفة جهنم باب ماجاء فی صفة النار رقم 2527.

المستدرک للحاکم 8558. المعجم الکبیر للطبرانی 10428.

تشریح:

ان احادیث میں نبی پاک ﷺ نے جنت میں لوگوں کے درجات اور یہ کہ کس کس کا کونسا درجہ ہوگا۔ اور فرمایا جہنم کو لایا جائے گا' اس کی ستر ہزار لگا میں ہوں گی 'اور ہر لگام کے ساتھ ستر ہزار فرشتے ہوں گے۔

حدیث نمبر 7:

کعبہ کے پناہ گزینوں پر حملہ کرنے والوں کا انجام

اَخبَرنِی عَبدُ اللّٰہِ بنِ صَفوَانَ عَن اُمِّ المُؤمِنِینَ اَنَّ رَسُولَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ وَسَلَّمَ قَالَ سَیَعُوذُبِھٰذَاالبَیتِ یَعنِی الکَعبَۃَ قَومٌ لَیسَت لَھُم مَنعَۃٌ وَّلا عَدَدٌ وَّلا عُدَّۃٌ یُبعَثُ اِلَیھِم جَیشٌ حَتّٰی اِذَا کَانُوابِبَیدَاءَ مِنَ الاَرضِ خُسِفَ بِھِم قَالَ یُوسُفُ وَاَھلُ الشَّامِ یَومَئِذٍ یَسِیرُونَ اِلٰی مَکَّۃَ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن صفوان رضی اللہ عنہ سیدہ ام المومنین رضی اللہ تعالی عنہا کے حوالے سے نبی کریم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں اس بیت اللہ (خانہ کعبہ) کی پناہ میں کچھ لوگ آئیں گے۔ جن کے پاس کوئی سامان نہیں ہوگا۔ نہ عددی قوت ہوگی اور نہ ہی سامانِ حرب ہوگا انہیں پکڑنے کے لیے ایک لشکر بھیجا جائے گا۔ جسے ہموار زمین میں دھنسا دیا جائے گا (راوی کہتے ہیں) یہ ان دنوں کی بات ہے جب اہل شام مکہ

کے لیے روانہ ہوئے تھے۔

تخریج:

مسلم2/393 کتاب اشراط الساعة باب نمبر1014 رقم.7242.7241.7240 .7244.7243
مسند امام احمد8482. مسند ابو یعلی6387، المعجم الکبیر للطبرانی734.

تشریح:

اس حدیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائیں ہیں:
کچھ لوگ (جب کہ ایک روایت قریشی لوگوں کا ذکر ہے) بیت اللہ کی پناہ میں آئیں گے۔ ان کے پاس کوئی سامان نہیں ہوگا۔ نہ عددی قوت ہوگی اور نہ ہی سامانِ حرب ہوگا۔ انہیں پکڑنے کے لیے ایک لشکر آئے گا۔ انہیں زمین میں دھنسا دیا جائے گا (جب کہ دوسری روایت میں ہے صرف وہ شخص بچے گا جو دوسروں کو خبر دے گا)۔

حدیث نمبر8:

تین ایسے فتنے جو کچھ نہیں چھوڑیں گے

قَالَ حُذَیْفَةُ بْنُ الْیَمَانِ وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ النَّاسِ بِکُلِّ فِتْنَةٍ هِیَ کَائِنَةٌ فِیْمَا بَیْنِیْ وَ بَیْنَ السَّاعَةِ وَمَابِیْ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَسَرَّ اِلَیَّ فِیْ ذٰلِکَ شَیْئًا لَّمْ یُحَدِّثْهُ غَیْرِیْ وَلٰکِنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ وَهُوَ یُحَدِّثُ مَجْلِسًا اَنَا فِیْهِ عَنِ الْفِتَنِ

فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ مِنْهَا صِغَارٌ وَّمِنْهَا كِبَارٌ قَالَ حُذَيْفَةُ فَذَهَبَ اُولٰٓئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِىْ.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں اللہ کی قسم! میں اب سے لے کر قیامت تک آنے والے ہر فتنے کے بارے میں سب لوگوں سے زیادہ واقفیت رکھتا ہوں اور وہ بھی اسی وجہ سے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارے میں بطور خاص مجھے وہ باتیں بتائی ہیں جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے علاوہ کسی اور کو نہیں بتائی ہیں۔ ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ایک محفل میں فتنوں کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے میں بھی اس میں موجود تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں کو گنواتے ہوئے فرمایا کہ ان میں تین ایسے فتنے ہوں گے جو کچھ نہیں چھوڑیں گے اور ان میں سے بعض فتنے گرمی کے موسم کی ہوا (لو) کی طرح ہوں گے ان میں سے بعض چھوٹے ہوں گے اور بعض بڑے ہوں گے اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے اس مجلس کے شرکاء میرے علاوہ تمام حضرات انتقال کر چکے ہیں۔

تخریج:

مسلم 2/395 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب نمبر 1014 رقم 7262.

تشریح:

اس حدیث پاک میں ان لوگوں کے لیے مقام غور ہے جو علم مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں ہر فتنے کے بارے میں لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں کیونکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بطور خاص مجھے وہ باتیں بتائی ہیں جو کسی اور کو نہیں بتائی۔

صحابی رضی اللہ عنہ رسول رازدانِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم تو کہتے ہیں کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بتانے سے میں ہر فتنے کے بارے میں لوگوں سے زیادہ جانتا ہوں لیکن افسوس کہ اس دور کے کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ان کو فلاں کا علم نہیں فلاں کا علم نہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ لوگ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی طرح ایمان نہیں رکھتے۔ اور یاد رکھیے اللہ جل جلالہ کے ہاں مقبول وہی ہے جو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ایمان کی طرح ایمان رکھتا ہے۔

اور اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ فتنے تو بہت زیادہ ہوں گے لیکن تین فتنے ایسے ہوں گے جو اپنے پیچھے کچھ نہیں چھوڑیں گے اور وہ گرمی کی لُو کی طرح ہوں گے۔ اللہ تعالٰی ہم سب کو ان فتنوں سے محفوظ فرمائے آمین۔

حدیث نمبر 9:

کونسی چیز مدینہ منورہ سے نکلنے پر مجبور کرے گی

عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّهُ قَالَ اَخْبَرَنِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا هُوَ كَائِنٌ اِلٰى اَنْ تَقُوْمَ السَّاعَةُ فَمَا مِنْهُ شَىْءٌ اِلَّا قَدْ سَاَلْتُهُ اِلَّا اِنِّىْ لَمْ اَسْاَلْهُ مَا يُخْرِجُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ مِنَ الْمَدِيْنَةِ .

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں قیامِ قیامت تک جو کچھ ہوگا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اس کے بارے میں بتادیا تھا اور ان میں سے ہر چیز کے بارے میں' میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' البتہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم یہ دریافت نہیں کیا کہ کون سی چیز اہل مدینہ کو مدینہ منورہ سے نکلنے پر مجبور کرے گی۔

تخریج:

مسلم2/395 کتاب الفتن واشراطة الساعة باب نمبر1014 رقم7265.7266.

تشریح:

اس حدیث پاک سے صحابی رسول رضی اللہ عنہ اور راز دار مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا عقیدہ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو کائنات کی ہر چیز کا علم عطا فرمایا ہے تبھی صحابی رضی اللہ عنہ رسول فرماتے ہیں کہ میں نے قیامت کی صبح تک جو کچھ ہونا ہے ہر چیز کے بارے میں دریافت کرلیا اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے ہر سوال کا جواب ارشاد فرماتے ہیں کسی بات سے منع نہیں فرماتے بلکہ اپنے صحابی رضی اللہ عنہ

کے عقیدے پر مہر لگا دی۔

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں البتہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ نہیں پوچھ سکا کہ اہل مدینہ کو مدینہ منورہ سے نکلنے پر کونسی بات مجبور کرے گی یعنی اگر میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرتا تو ضرور آپ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے بتا دیتے۔

حدیث نمبر 10:

آج کے دن خونریزی ہوگی یا نہیں

قَالَ جُنُدَبٌ جِئتُ يَوۡمَ الۡجَرعَةِ فِاِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ فَقُلۡتُ لَتُهۡرَاقَنَّ الۡيَوۡمَ هَاهُنَادِمَاءٌ فَقَالَ ذَاکَ الرَّجُلُ کَلَّا وَاللّٰهِ قُلۡتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ کَلَّا وَاللّٰهِ قُلۡتُ بَلٰى وَاللّٰهِ قَالَ کَلَّا وَاللّٰهِ اِنَّهُ لَحَدِيۡثُ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ حَدَّثَنِيۡهِ قُلۡتُ بِئۡسَ الۡجَلِيۡسُ لِيۡ اَنۡتَ مُنۡذُ الۡيَوۡمِ تَسۡمَعُنِيۡ اُخَالِفُکَ وَ قَدۡ سَمِعۡتَهُ مِنۡ رَسُوۡلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ فَلَا تَنۡهَانِيۡ ثُمَّ قُلۡتُ مَا هٰذَاالۡغَضَبُ فَاَقۡبَلۡتُ عَلَيۡهِ وَاَسۡاَلُهُ فَاِذَا الرَّجُلُ حُذَيۡفَةَ

ترجمہ:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: واقعہ جرعہ (جرعہ کوفہ میں ایک مقام ہے جہاں کوفہ والے سعید بن عاص سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے) کے دن میں آیا وہاں ایک شخص بیٹھا ہوا تھا میں نے کہا: آج یہاں بہت خونریزی ہوگی وہ شخص

بولا۔ اللہ کی قسم! ہرگز نہیں ہوگی میں نے کہا اللہ کی قسم! ہوگی وہ بولا اللہ کی قسم! ہرگز نہیں ہوگی۔ میں بولا اللہ کی قسم! ہوگی وہ بولا اللہ کی قسم نہیں ہوگی۔ اس کی دلیل وہ حدیث ہے جو نبی کریم ﷺ نے مجھ سے بیان کی ہے میں نے کہا: آج کے دن میرے ساتھ بیٹھنے والوں میں سے تم سب سے بُرے آدمی ہو تم نے دیکھا کہ میں تمہاری مخالفت کرر ہا ہوں اور تم نے نبی اکرم ﷺ سے اس بارے میں حدیث بھی سنی ہوئی ہے اور تم نے پھر بھی مجھے منع نہیں کیا پھر میں نے سوچا: یوں ناراضگی کا اظہار کرنے سے کیا ہوگا پھر میں ان صاحب کے پاس آیا اور ان سے (اس حدیث کے بارے میں) دریافت کیا وہ صاحب حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

تخریج:

مسلم2/395 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب نمبر 1014 رقم7172.

تشریح:

حضرت جندب رضی اللہ عنہ جرعہ کے دن ظاہری صورت حال دیکھ کر قسم کھا رہے ہیں کہ خون ریزی ہوگی لیکن حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بھی آنکھوں سے ساری صورت حال دیکھ رہے ہیں اس کے باوجود اپنی آنکھوں کے دیکھے پر یقین نہیں کرتے بلکہ قسم کھا رہے ہیں کہ لڑائی نہیں ہوگی اور ظاہری طور پر حالات ایسے نظر آرہے ہیں کہ حضرت جندب رضی اللہ عنہ بار بار قسم کھا رہے ہیں کہ خون ریزی ہوگی اور حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ

حدیث پاک کی رو سے بار بار قسم کھا کر انکار کر رہے ہیں۔
یہ حدیث پاک علم غیب کی واضح دلیل ہے۔

حدیث نمبر 11:

علاماتِ دجال

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ صَحِبْتُ ابْنَ صَائِدٍ اِلٰی مَکَّۃَ فَقَالَ لِیْ اَمَا قَدْ لَقِیْتُ مِنَ النَّاسِ یَزْعُمُوْنَ اَنِّی الدَّجَّالُ اَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّہٗ لَا یُوْلَدُ لَہٗ قَالَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدَ لِیْ اَوَلَیْسَ سَمِعْتَ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ لَا یَدْ خُلُ الْمَدِیْنَۃَ وَلَا مَکَّۃَ قُلْتُ بَلٰی قَالَ فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِیْنَۃِ وَھٰذَا اَنَا اُرِیْدُ مَکَّۃَ قَالَ ثُمَّ قَالَ لِیْ فِیْ اٰخِرِ قَوْلِہٖ اَمَا وَاللّٰہِ اِنِّیْ لَاَعْلَمُ مَوْلِدَہٗ وَمَکَانَہٗ وَاَیْنَ ھُوَ قَالَ فَلَبَّسَنِیْ.

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے ابن صائد کے ہمراہ مکہ تک سفر کیا اس نے مجھ سے کہا: میں ایسے بہت سے لوگوں سے ملا ہوں۔ جو یہ سمجھتے ہیں کہ میں دجال ہوں۔ کیا آپ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال کی اولاد نہیں ہوگی۔ میں نے جواب دیا ہاں! وہ بولا میری تو اولاد ہے

کیا آپ نے نبی کریم ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے نہیں سنا کہ دجال مدینہ اور مکہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔ میں نے جواب دیا ہاں! وہ بولا میری پیدائش مدینہ منورہ میں ہوئی ہے اور اب میں مکہ جارہا ہوں پھر اس نے سب سے آخر میں یہ کہا: اللہ کی قسم! مجھے علم ہے کہ دجال کی پیدائش کہاں ہوگی اور اس کا علاقہ کون سا ہوگا اور وہ کہاں ہوگا (حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یہ بات سن کر) میں پھر الجھن کا شکار ہوگیا۔

تخریج:

مسلم2/403 کتاب الفتن واشراط الساعة باب ذکر ابن صائد رقم7350.7349.7348.
ترمذی2/497 کتاب الفتن باب ماجاء فی ذکر ابن صائد رقم2206.
مسندامام احمد4371. ابن حبان6784. مسندابو یعلیٰ5172. المعجم الکبیر للطبرانی 13146.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں دجال کی علامات بیان کی گئی ہیں ''اس کی اولاد نہیں ہوگی' وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہوسکے گا۔

حدیث نمبر12:

تم جانتے ہو ہم کیوں مسکرائے ہیں

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کُنَا عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَضَحِکَ فَقَالَ ھَلْ تَدْرُوْنَ مِمَّااَضْحَکُ قَالَ قُلْنَا اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ

قَالَ مِنْ مُّخَاطَبَةِ الْعَبْدِ رَبَّهُ يَقُوْلُ يَا رَبِّ اَلَمْ تُجِرْنِيْ مِنَ الظُّلْمِ قَالَ يَقُوْلُ بَلٰى قَالَ فَيَقُوْلُ فَاِنِّيْ لَا اُجِيْزُ عَلٰى نَفْسِيْ اِلَّا شَاهِدًا مِّنِّيْ قَالَ فَيَقُوْلُ كَفٰى بِنَفْسِكَ الْيَوْمَ عَلَيْكَ شَهِيْدًا وَّ بِالْكِرَامِ الْكَاتِبِيْنَ شُهُوْدًا قَالَ فَيُخْتَمُ عَلٰى فِيْهِ فَيُقَالُ لِاَرْكَانِهِ انْطِقِيْ قَالَ فَتَنْطِقُ بِاَعْمَالِهِ قَالَ ثُمَّ يُخَلّٰى بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَلَامِ قَالَ فَيَقُوْلُ بُعْدًا لَّكُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْكُنَّ كُنْتُ اُنَاضِلُ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرائے اور دریافت کیا تم جانتے ہو کہ میں کیوں مسکرایا ہوں؟ ہم نے عرض اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم بہتر جانتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مجھے بندے کی اپنے پروردگار کے ساتھ گفتگو پر ہنسی آئی ہے بندہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! کیا تو نے مجھے ظلم سے نجات عطا نہیں کی' اللہ تعالیٰ فرمائے گا ہاں' بندہ عرض کرے گا۔ میں اپنے خلاف کسی کی گواہی نہیں مانوں گا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ آج تمہارے خلاف گواہی کے لیے تمہارا اپنا وجود ہی کافی ہے اور کراما کاتبین کی گواہی کافی ہے پھر اس بندے کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی اور اس کے اعضاء سے کہا جائے گا اب تم بولو! تو وہ اس کے اعمال کے بارے میں بتائیں گے پھر اس بندے اور (ان اعضاء کے کلام) کو آپس میں بات چیت کی اجازت دی جائے

گی تو وہ کہے گا دور ہو جاؤ، دفع ہو جاؤ، میں تو تمہارے ہی بارے میں بحث کر رہا تھا

تخریج:

مسلم2/415 کتاب الزهد و الرقائق باب نمبر 1022 رقم7439.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے روز اللہ جل جلالہ اور بندے کے درمیان ہونے والی گفتگو بیان فرما رہے ہیں۔ اس حدیث مبارک سے ان لوگوں کو سبق حاصل کرنا چاہیے جو کہتے ہیں کہ (معاذ اللہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قیامت کا علم نہیں ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم تو قیامت کے بعد کیا ہوگا وہ بھی بیان فرما رہے ہیں۔

حدیث نمبر 13:

قیامت جمعہ کے دن قائم ہوگی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ خَیْرُ یَوْمٍ طَلَعَتْ فِیْهِ الشَّمْسُ یَوْمَ الْجُمُعَةِ فِیْهِ خُلِقَ اٰدَمُ وَفِیْهِ اُدْخِلَ الْجَنَّةَ وَ فِیْهِ اُخْرِجَ مِنْهَا وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ اِلَّا فِیْ الْجُمُعَةِ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں سب سے بہترین دن جس میں سورج طلوع ہوتا ہے جمعہ کا دن ہے۔ اسی دن حضرت آدم علیہ السلام

پیدا کیا گیا۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا۔ اسی دن انہیں وہاں سے نکالا گیا۔ اور قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔

تخریج:

مسلم1/336 کتاب الجمعه باب فضل یوم الجمعه رقم1977.

ترمذی1/222 کتاب الجمعه باب ماجآء فی فضل یوم الجمعه رقم471.

ابن ماجه صفحه183 کتاب اقامة الصلوة والسنه فیها باب فی فضل الجمعه رقم1084.

ابوداود1/157 کتاب الصلوة باب تفریع ابواب الجمعه رقم1046.

مسند امام احمد1\512

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے درج ذیل خبریں ارشاد فرمائی ہیں: حضرت آدم علیہ السلام کو جمعہ کے دن پیدا کیا گیا۔ اسی دن انہیں جنت میں داخل کیا گیا اور اسی دن نکالا گیا۔ اور فرمایا قیامت بھی جمعہ کے دن قائم ہوگی۔ معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم دوسری چیزوں کے ساتھ ساتھ قیامت کا بھی علم عطا فرمایا ہے۔

حدیث نمبر14:

قیامت سے قبل روئے زمین کا بہترین لشکر نکلے گا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ

حَتّٰی تنْزِلَ الرُّوْمُ بِالْاَعْمَاقِ اَوْ بِدَابِقٍ فَیَخْرُجُ اِلَیْهِمْ جَیْشٌ مِّنَ الْمَدِیْنَۃِ مِنْ خِیَارِ اَهْلِ الْاَرْضِ یَوْمَئِذٍ فَاِذَا تَصَافُّوْا قَالَتِ الرُّوْمُ خَلُّوْا بَیْنَنَا وَ بَیْنَ الَّذِیْنَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلُهُمْ فَیَقُوْلُ الْمُسْلِمُوْنَ لَا وَاللّٰهِ لَا نُخَلِّی بَیْنَكُمْ وَبَیْنَ اِخْوَانِنَا فَیُقَاتِلُوْنَهُمْ فَیَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَّا یَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَیْهِمْ اَبَدًا وَّ یُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ اَفْضَلُ الشُّهَدَآءِ عِنْدَ اللّٰهِ وَ یَفْتَتِحُ الثُّلُثُ لَا یُفْتَنُوْنَ اَبَدًا فَیَفْتَتِحُوْنَ قُسْطُنْطِیْنِیَّۃَ فَبَیْنَمَا هُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْغَنَائِمَ قَدْ عَلَّقُوْ سُیُوْفَهُمْ بِالزَّیْتُوْنِ اِذْ صَاحَ فِیْهِمُ الشَّیْطٰنُ اِنَّ الْمَسِیْحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِیْ اَهْلِیْكُمْ فَیَخْرُجُوْنَ وَ ذٰلِكَ بَاطِلٌ فَاِذَا جَاءُوا الشَّامَ خَرَجَ فَبَیْنَا هُمْ یُعِدُّوْنَ لِلْقِتَالِ یُسَوُّوْنَ الصُّفُوْفَ اِذْ اُقِیْمَتِ الصَّلٰوۃُ فَیَنْزِلُ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ فَاَمَّهُمْ فَاِذَا رَاٰهُ عَدُوَّ اللّٰهِ ذَابَ كَمَا یَذُوْبُ الْمِلْحُ فِی الْمَآءِ فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتّٰی یَهْلِكَ وَلٰكِنْ یَّقْتُلُهُ اللّٰهُ بِیَدِهٖ فَیُرِیْهِمْ دَمَهٗ فِیْ حَرْبَتِهٖ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک رومی اعماق یا دابق نہ پہنچ جائیں پھر ان سے (لڑنے کے لیے) مدینہ سے ایک لشکر روانہ ہوگا وہ اس وقت روئے زمین پر سب سے زیادہ نیک لوگ ہوں گے جب دونوں لشکر صف آراء ہوں گے تو رومی (مسلمانوں

سے) کہیں گے کہ تم ہمارے اوران لوگوں کے درمیان نہ آؤ جنھوں نے ہمارے کچھ لوگوں کو قیدی بنالیا ہے۔ مسلمان کہیں گے نہیں خدا کی قسم! ہم تم کو اپنے بھائیوں سے لڑنے کے لیے نہیں چھوڑیں گے پھر وہ ان سے لڑیں گے، تو ان میں سے ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے، اللہ تعالیٰ اُن کی توبہ کبھی قبول نہیں فرمائے گا۔ اور ایک تہائی ان میں سے قتل کیے جائیں گے اور وہ اللہ کے نزدیک افضل الشھداء ہوں گے بقیہ تہائی فتح پالیں گے وہ کبھی آزمائش میں مبتلا نہیں ہوں گے وہ قسطنطنیہ کو فتح کرلیں گے جس وقت وہ مالِ غنیمت کو تقسیم کریں گے اور اپنی تلواریں زیتون کے درخت کے ساتھ لٹکائیں گے تو اچانک شیطان چیخ مار کر کہے گا تمہارے بال بچوں کے پاس مسیح دجال پہنچ گیا ہے مسلمان وہاں سے نکل پڑیں گے حالانکہ یہ خبر غلط ہوگی جب یہ ملک شام پہنچیں گے تب دجال نکلے گا جس وقت وہ لڑائی کی تیاری کے لیے صفیں درست کریں گے اور نماز قائم کی جائے گی تو عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے اور جب اللہ کا دشمن (دجال) ان کو دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام ان کو چھوڑ دیتے تب بھی وہ پگھل کر ہلاک ہوجاتا لیکن اللہ تعالیٰ اس کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے قتل کرائے گا اور ان کے نیزے پر اس کا خون (لوگوں) کو دکھلائے گا۔

تخریج:

مسلم2/396 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب نمبر1014 رقم7228.
صحیح ابن حبان6813. المستدرک للحاکم8486.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بڑی وضاحت کے ساتھ ایک ایک چیز بیان فرمادی ہے:

جیسے روم کا ایک لشکر عماق یا دابق تک پہنچ جائے گا۔ ان کے مقابلے کے لیے مدینہ منورہ سے ایک لشکر نکلے گا۔ جو روئے زمین کا سب سے بہتر لشکر ہوگا۔ حتیٰ کہ ان کے درمیان ہونے والی گفتگو بھی بیان فرمائی۔ ایک تہائی مسلمان بھاگ جائیں گے اور ایک تہائی شہید ہوں گے اور باقی ایک تہائی فتح یاب ہوں گے۔ ان کی کبھی آزمائش نہیں ہوگی۔ وہ مال غنیمت تقسیم کرنے کے لیے اپنی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکائیں گے۔ شیطان چیخ کر کہے گا کہ دجال تمہارے گھروں تک پہنچ گیا۔ اس کی یہ خبر غلط ہوگی۔ جب مسلمان شام پہنچیں گے تو دجال کا خروج ہوگا۔ اس سے جنگ کے لیے صفیں درست کر رہے ہوں گے کہ نماز کا وقت ہو جائے گا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا نزول ہوگا وہ مسلمانوں کو نماز پڑھائیں گے۔ جب دجال حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو دیکھے گا تو نمک کی طرح پگھلنے لگے گا آپ اس کو قتل کر دیں گے اور لوگوں کو اپنے نیزے پر اس کا خون دکھائیں گے۔ فرمایا اگر

حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس کو قتل نہ بھی کریں تو وہ پھر بھی آپ کو دیکھ کر پگھلنے لگے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک چیز تفصیل سے بیان فرما دی اس کے باوجود بھی اگر کوئی یہ احادیث پڑھ کر یا سن کر علم غیب کا انکار کرے تو بالکل اسی طرح جس طرح کفار معجزات دیکھ انکار کر دیا کرتے تھے۔

حدیث نمبر 15:

قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اہل روم کی تعداد کم ہوگی

قَالَ الْمُسْتَوْرِدُالقُرَشِيُّ عِندَ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ تَقُوْمُ السَّاعَةُ وَالرُّوْمُ اَكْثَرُ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ عَمْرٌو اَبْصِرْ مَا تَقُوْلُ قَالَ اَقُوْلُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ....

ترجمہ:

حضرت مشورد قریشی رضی اللہ عنہ نے حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں یہ بات بیان کی کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ قیامت اس وقت قائم ہوگی جب اہل روم کی تعداد سب سے زیادہ ہوگی حضرت عمرو رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ ذرا غور کریں کہ آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ وہ بولے میں وہی بات کہہ رہا ہوں جو میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔---------

تخریج:

مسلم2/396کتاب الفتن واشراط الساعة باب نمبر1014 رقم7279.7280.

مسند امام احمد18051. المعجم الکبیر للطبرانی736.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ قیامت سے قبل روم کی تعداد سب سے زیادہ ہوجائے گی۔اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ لوگوں کی زندگی اور موت سے واقف ہیں یعنی آپ ﷺ کو معلوم ہے کہ کون لوگ زیادہ زندہ رہیں گے اور کون لوگ زیادہ تعداد میں وفات پا جائیں گے۔

حدیث نمبر 16:

قیامت سے قبل میراث اور مالِ غنیمت کو ترک کر دیا جائے گا

عَنْ یُسِیرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ هَاجَتْ رِیْحٌ حَمْرَآءُ بِالْکُوْفَةِ فَجَاءَ رَجُلٌ لَّیْسَ لَهُ هِجِّیْرٰی اَلَّا یَا عَبْدَاللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ جَآءَتِ السَّاعَةُ قَالَ فَقَعَدَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ اِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُوْمُ حَتّٰی لَا یُقْسَمُ مِیْرَاثٌ وَّلَا یُفْرَحُ بِغَنِیْمَةٍ ثُمَّ قَالَ بِیَدِهٖ هٰکَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّامِ فَقَالَ عَدُوٌّ یَجْمَعُوْنَ لِاَهْلِ الْاِسْلَامِ وَیَجْمَعُ لَهُمْ اَهْلُ الْاِسْلَامِ قُلْتُ الرُّوْمُ تَعْنِیْ قَالَ وَیَکُوْنُ عِنْدَ ذَاکُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِیْدَةٌ فَیَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِّلْمَوْتِ

لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ الَّيْلُ فَيَفِیْءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يَحْجِزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ فَيَفِیْءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُوْنَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ اِلَّا غَالِبَةً فَيَقْتَتِلُوْنَ حَتّٰى يُمْسُوْا فَيَفِیْءُ هٰؤُلَآءِ وَهٰؤُلَآءِ كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ نَهَدَ اِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ اَهْلِ الْاِسْلَامِ فَيَجْعَلُ اللّٰهُ الدَّبْرَةَ عَلَيْهِمْ فَيَقْتُلُوْنَ مَقْتَلَةً اِمَّا قَالَ لَا يُرٰى مِثْلُهَا وَاِمَّا قَالَ لَمْ يُرَ مِثْلُهَا حَتّٰى اِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتّٰى يَخِرَّ مَيْتًا فَيَتَعَادُّ بَنُو الْاَبِ كَانُوْا مِائَةً فَلَا يَجِدُوْنَهٗ بَقِیَ مِنْهُمْ اِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ فَبِاَیِّ غَنِيْمَةٍ يُفْرَحُ اَوْ اَیُّ مِيْرَاثٍ يُقَاسَمُ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اِذْ سَمِعُوْا بِبَاْسٍ هُوَ اَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ فَجَآءَهُمُ الصَّرِيْخُ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِیْ ذَرَارِيِّهِمْ فَيَرْفُضُوْنَ مَا فِیْ اَيْدِيْهِمْ وَيُقْبِلُوْنَ فَيَبْعَثُوْنَ عَشَرَ فَوَارِسَ طَلِيْعَةً قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ لَاَعْرِفُ اَسْمَآءَهُمْ وَاَسْمَآءَ اٰبَآئِهِمْ وَاَلْوَانَ خُيُوْلِهِمْ هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ اَوْمِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلٰى ظَهْرِ الْاَرْضِ يَوْمَئِذٍ.

ترجمہ:

یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی ایک شخص جس کا تکیہ کلام یہ تھا سنو اے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ! قیامت آگئی ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹیک لگائے بیٹھے تھے سنبھل کر بیٹھ گئے اور فرمایا:

اس وقت تک قیامت نہیں آئے گی جب تک میراث کی تقسیم اور مالِ غنیمت کی خوشی کو ترک نہ کر دیا جائے پھر ملکِ شام کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے فرمایا:

(وہاں) اہل اسلام کے دشمن جمع ہوں گے اور ان کے مقابلے کے لیے مسلمان جمع ہوں گے میں نے کہا آپ کی مراد رومی ہیں فرمایا: اس جنگ کی شدت کی وجہ سے بہت سے لوگ بھاگ کر پلٹ آئیں گے پھر مسلمان ایک ایسا لشکر بھیجیں گے کہ خواہ وہ مر جائیں مگر کامیابی کے بغیر واپس نہ لوٹیں، پھر مسلمان خوب جنگ کریں گے حتیٰ کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا، تو یہ سب لوگ کامیاب ہوئے بغیر واپس لوٹ آئیں گے ان کی شرط ویسے ہی رہ جائے گی پھر مسلمانوں کا ایک لشکر اس شرط پر جنگ کے لیے جائے گا یا تو مر جائیں گے یا غالب آئیں گے شام ہونے تک وہ جنگ کرتے رہیں گے اور پھر یہ سب غالب ہوئے بغیر واپس آجائیں گے اور ان کی شرط ویسے ہی رہ جائے گی چوتھے دن باقی ماندہ اہل اسلام ان کے مقابلے کے لیے آئیں گے تو اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست سے دوچار کرے گا وہ ایسی جنگ ہوگی اس کی مثال نہیں ملے گی یہاں تک کہ وہاں سے

پرندے بھی گزریں تو وہ بھی گر کر مر جائیں گے اور آگے نہ جا سکیں گے اگر کسی شخص کے سو بچے ہوں گے تو ان میں سے ایک بچے گا ایسی صورت حال میں مالِ غنیمت سے کیا خوشی حاصل ہوگی اور کیا میراث تقسیم ہوگی؟ اسی دوران انہیں بڑی مصیبت درپیش ہوگی انہیں ایک آواز سنائی دے گی کہ تمہاری غیر موجودگی میں دجال تمہارے بچوں تک پہنچ چکا ہے وہ اپنے ہاتھ میں موجود ہر چیز پھینکیں گے اور اس طرح چل پڑیں گے کہ ہراول دستے میں دس گھڑ سوار ہوں گے نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں میں ان کے ناموں' ان کے آباؤ اجداد کے ناموں اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں سے بھی واقف ہوں وہ اس دن روئے زمین کے بہترین سوار ہوں گے۔

تخریج:

مسلم 2/397 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب نمبر 1014 رقم 7283.7282.7281.
مسندامام احمد 4146. صحیح ابن حبان 6786. المستدرک للحاکم 8471. مسندابو یعلی' 5253.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں درج ذیل غیب کی خبریں ارشاد فرمائی گئیں ہیں:
قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک مالِ غنیمت اور میراث کی تقسیم کو ترک نہ کیا جائے۔ دشمن یعنی اہل روم ملک شام میں اکٹھا ہوگا۔ جنگ کی شدت سے کئی لوگ بھاگ جائیں گے۔ پھر مسلمانوں کا ایسا لشکر آئے گا جو موت یا کامیابی میں کسی ایک چیز کا طلب گار ہوگا۔ تین دن تک بغیر فتح کے شام کو واپس لوٹیں گے۔

چوتھے دن اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو فتح عطا فرمائے گا۔ ایسی جنگ ہوگی کہ گزرنے والے پرندے بھی گر کر مر جائیں گے۔ اگر کسی شخص کے سو بچے ہوں گے تو ایک بچے گا۔ مالِ غنیمت کی تقسیم ہو رہی ہوگی کہ آواز آئے گی دجال تمہارے بچوں تک پہنچ گیا۔ مسلمان مال پھینک کر دجال کی سرکوبی کے لیے دس دس گھڑسواروں کے دستوں کی شکل میں نکلیں گے۔ فرمایا ان کے نام' باپوں کے نام اور گھوڑوں کے رنگوں سے بھی واقف ہوں۔ اور روئے زمین کے سب سے بہترین سوار ہوں گے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے مقام و مرتبہ کو بھی جانتے ہیں۔

حدیث نمبر 17:

قیامت سے قبل کی دس نشانیاں

عَنْ حُذَیْفَةَ بْنِ اَسِیْدِ الْغِفَارِیِّ قَالَ اطَّلَعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَلَیْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاکَرُ فَقَالَ مَاتَذَاکَرُوْنَ قَالُوْا نَذْکُرُ السَّاعَةَ قَالَ اِنَّھَا لَنْ تَقُوْمَ حَتّٰی تَرَوْنَ قَبْلَھَا عَشْرَ آیَاتٍ فَذَکَرَ الدُّخَانَ وَالدَّجَّالَ وَالدَّابَّةَ وَ طُلُوْعَ الشَّمْسِ مِنْ مَّغْرِبِھَا وَ نُزُوْلَ عِیْسَی ابْنِ مَرْیَمَ وَیَاْجُوْجَ مَاْجُوْجَ وَثَلَاثَةَ خُسُوْفٍ خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِیْرَةِ الْعَرَبِ وَاٰخِرُ ذٰلِکَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الیَمَنِ تَطْرُدُ النَّاسَ اِلٰی مَحْشَرِھِمْ.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ بن اُسید غفاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے ہم اس وقت گفتگو کررہے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا تم کس موضوع پر گفتگو کررہے ہو؟ ہم نے عرض کی ہم قیامت کا ذکر کررہے ہیں۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک تم اس سے پہلے دس نشانیاں نہ دیکھ لو' دھواں' دجال' دابۃ الارض' مغرب سے سورج کا نکلنا' حضرت عیسٰی علیہ السلام کا نزول' یاجوج ماجوج کا نکلنا' اور تین مرتبہ زمین میں (لوگوں کا) دھنس جانا' ایک مرتبہ مشرق میں دھنسنا ہوگا' ایک مرتبہ مغرب میں دھنسنا ہوگا' اور ایک مرتبہ جزیرہ عرب میں' اور آخری نشانی یہ ہے کہ یمن سے ایک آگ نکلے گی جو لوگوں ہانک کر میدانِ محشر میں لے جائے گی۔

تخریج:

مسلم 2/397 کتاب الفتن و اشراط الساعة باب نمبر رقم 7285.7286.7287.

ترمذی 2/488 کتاب الفتن باب ماجاء فی الخسف رقم 2142.

ابن ماجه صفحه 429 کتاب الفتن باب اشراط الساعة رقم 4041.

ابو داود 2/243 کتاب الملاحم باب امارات الساعة رقم 4312.4312.

مسند امام احمد 16186. صحیح ابن حبان 6759. المستدرک للحاکم 8317. المعجم الکبیر للطبرانی 3028. مسند حمیدی 827.

تشریح:

اس حدیث مبارک میں نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی دس علامتیں بیان فرمائیں

یعنی قیامت سے پہلے دس بڑے واقعات ہوں گے جو کہ علم غیب کی واضح دلیل ہے

حدیث نمبر 18:

قیامت سے قبل مدینہ کی آبادی فلاں مقام تک پہنچ جائے گی

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَبْلُغُ الْمَسَاکِنُ اِهَابَ اَوْیَهَابَ

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (قیامت سے قبل مدینہ منورہ کی آبادی یعنی) رہائش گاہیں ''اہاب'' (راوی کو شک ہے یا شاید) ''یہاب'' تک نہ پہنچ جائیں۔

تخریج:

مسلم 2/398 کتاب الفتن وزشراط الساعة باب نمبر 1014 رقم 7290.

حدیث نمبر 19:

بنو اسحٰق سے تعلق رکھنے والے ستر ہزار افراد حملہ کریں گے

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ سَمِعْتُمْ بِمَدِیْنَةٍ جَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِّنْهَا فِی الْبَحْرِ قَالُوْا نَعَمْ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ

قَالَ لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَغْزُوْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفًا مِّنْ بَنِیْ اِسْحٰقَ فَاِذَا جَائُوْهَا نَزَلُوْا فَلَمْ یُقَاتِلُوْا بِسِلَاحٍ وَّ لَمْ یَرْمُوْا بِسَهْمٍ قَالُوْا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ اَحَدُ جَانِبَیْهَا قَالَ ثَوْرٌ لَا اَعْلَمُهٗ اِلَّا قَالَ الَّذِیْ فِی الْبَحْرِ ثُمَّ یَقُوْلُ الثَّانِیَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیَسْقُطُ جَانِبُهَا الْاٰخَرُ ثُمَّ یَقُوْلُ الثَّالِثَةَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ فَیُفَرَّجُ لَهُمْ فَیَدْخُلُوْهَا فَیَغْنَمُوْا فَبَیْنَمَاهُمْ یَقْتَسِمُوْنَ الْمَغَانِمَ اِذْ جَآءَهُمُ الصَّرِیْخُ فَقَالَ اِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَیَتْرُکُوْنَ کُلَّ شَیْءٍ وَّ یَرْجِعُوْنَ.

ترجمہ:

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم نے ایک شہر (قسطنطنیہ) کے متعلق سنا ہے کہ اس کی ایک جانب خشکی میں ہے اور ایک جانب سمندر میں ہے' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کہا ہاں یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس وقت تک قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک اس میں ستر ہزار بنو اسحٰق (عرب) جہاد نہ کریں' جب وہ وہاں پہنچ کر اتریں گے تو وہ ہتھیاروں سے جنگ کریں گے اور نہ ہی تیر اندازی کریں گے۔ بلکہ وہ کہیں گے ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' تو اس شہر کی ایک جانب گر جائے گی ثور کہتے ہیں میرے گمان میں اس سے مراد دریا کا کنارہ ہے پھر وہ دوسری بار کہیں گے ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' تو اس کی دوسری

جانب گر جائے گی، پھر وہ تیسری بار کہیں گے ''لا الہ الا اللہ واللہ اکبر'' پھر ان کے لیے کشادہ کردی جائے گی اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مالِ غنیمت حاصل کریں گے جس وقت وہ مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے تو ایک چیخ سنائی دے گی کہ دجال نکل آیا تو مسلمان ہر چیز کو چھوڑ کر لوٹ آئیں گے۔

تخریج:

مسلم 2/401 کتاب الفتن واشراط الساعة باب نمبر 1014 رقم 7333.7334.

تشریح:

اس حدیث پاک میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے قیامت کی نشانی بیان کی کہ بنو اسحٰق کے ستر ہزار افراد جہاد کریں گے۔ وہ جہاد میں تیر یا تلواروں سے حملہ نہیں کریں گے بلکہ تین بار کلمہ پڑھیں گے۔ ہر بار کلمہ پڑھنے میں اس کا ایک کنارہ گر جائے گا اور تیسری بار میں اندر داخل ہونے جتنی جگہ بن جائے گی۔ مالِ غنیمت تقسیم کرنے لگیں گے کہ آواز آئے گی دجال کا خروج ہو گیا سب چھوڑ کر واپس چلے جائیں گے۔

باب نمبر 3: علاماتِ فتنہ عظیم

حدیث نمبر 1:

سیاہ فام شخص جس کا کندھا عورت کے پستان کی مانند ہوگا

اَنَّ اَبا سَعِیْدِ الْخُدْرِیَّ قَالَ بَیْنَما نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ یَقْسِمُ قَسْمًا اَتَاہُ ذُوالْخُوَیْصِرَۃِ وَھُوَرَجُلٌ مِنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اعْدِلْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیْلَکَ وَمَنْ یَّعْدِلُ اِذا لَمْ اَعْدِلْ قَدْ خِبْتُ وَخَسِرْتُ اِنْ لَّمْ اَعْدِلْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ یا رَسُوْلَ اللّٰہِ ائْذَنْ لِیْ فِیْہِ اَضْرِبْ عُنُقَہٗ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ دَعْہُ فَاِنَّ لَہٗ اَصْحَابًا یَّحْقِرُ اَحَدُکُمْ صَلٰوتَہٗ مَعَ صَلٰوتِھِمْ وَصَیَامَہٗ مَعْ صِیَامِھِمْ یَقْرَئُوْنَ الْقُرْاٰنَ لَا یُجَاوِزُ تَرَاقِیَھُمْ یَمْرُقُوْنَ مِنَ الْاِسْلَامِ کَمَا یَمْرُقُ السَّھْمُ مِنَ الرَّمِیَّۃِ یُنْظَرُ اِلٰی نَصْلِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی رِصَافِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی نَضِیِّہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ وَھُوَ الْقِدْحُ ثُمَّ یُنْظَرُ اِلٰی قُذَذِہٖ فَلَا یُوْجَدُ فِیْہِ شَیْءٌ سَبَقَ الْفَرْثُ وَالدَّمَ اٰیَتُھُمْ رَجُلٌ اَسْوَدُ اِحْدٰی عَضُدَیْہِ مِثْلُ ثَدْیِ الْمَرْاَۃِ اَوْمِثْلُ الْبَضْعَۃِ تَدَرْدَرُ یَخْرُجُوْنَ عَلٰی حِیْنَ فُرْقَۃٍ مِّنَ النَّاسِ ....

ترجمہ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس موجود تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت مالِ غنیمت تقسیم کررہے تھے "ذوالخویصرہ" وہاں آیا۔ وہ بنوتمیم کا ایک فرد تھا۔ وہ بولا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عدل کیجئے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تمہارا ستیاناس ہو اگر میں عدل نہیں کروں گا تو پھر کون عدل کرے گا۔ اگر میں نے عدل نہ کیا ہوتا تو نقصان اور خسارے کا شکار ہو جاتا۔

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اس کی اجازت دیجئے کہ میں اسے قتل کردوں، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اسے چھوڑ دو کیونکہ اس کے ایسے ساتھی بھی ہیں کہ ان کی نمازوں کے سامنے اپنی نمازوں کو حقیر سمجھو گے ان کے روزوں کے سامنے اپنے روزوں کو حقیر سمجھو گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن ان کے حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے اسی طرح نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے (تیرانداز) جب اس کے پھل کو دیکھتا ہے تو اسے کوئی چیز نظر نہیں آتی تو پھر وہ اس کے "پر" کو دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔ پھر وہ اسی کی جڑ کو دیکھتا ہے وہاں بھی کچھ نظر نہیں آتا۔

ان کی نشانی یہ ہے کہ ایک سیاہ فام شخص ہوگا جس کا ایک کندھا عورت کے پستان کی مانند ہوگا یا گوشت کے ہلتے ہوئے ٹکڑے کی طرح ہوگا جو اس وقت ظاہر ہوں

گے جب لوگوں کے درمیان اختلاف پیدا ہو چکا ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 1/399 کتاب الزکٰوۃ باب اعطاءِ المؤلفۃ.......رقم 2456.

ابو داود 2/313 کتاب السنہ باب قتل الخوارج رقم 4770.

تشریح:

اس حدیث پاک سے بدبخت لوگوں کی چند علامتیں معلوم ہوئیں:
تعظیم رسول نہیں کرتے۔ مومن اس کے سامنے اپنی نماز اور روزوں کو حقیر جانیں گے۔ قرآن پڑھیں گے لیکن حلق سے نیچے نہیں اترے گا۔ وہ اسلام سے نکل جائیں گے جیسے تیر نشانے سے نکل جاتا ہے یعنی کبھی واپس نہیں لوٹیں گے۔
سیاہ فام شخص ہوگا جس کا کندھا عورت کے پستان کی مانند ہوگا۔ اس وقت ظاہر ہوں گے جب لوگوں میں اختلاف پیدا ہوں گے۔
اس حدیث مبارک سے جہاں بدمذہب کی علامتیں معلوم ہوئیں ہیں وہاں یہ حدیث مبارک علم غیب پر بھی دلالت کرتی ہے۔

باب نمبر 4:   بے مثل بشریت

حدیث نمبر 1:

ثواب کے اصول آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے نہیں ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ حُدِّثْتُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًانِصْفُ الصَّلٰوۃِ قَالَ فَاَتَیْتُہٗ فَوَجَدْتُہٗ یُصَلِّی جَالِسًافَوَضَعْتُ یَدِی عَلٰی رَاْسِہٖ فَقَالَ مَا لَکَ یَا عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عَمْرٍو قُلْتُ حُدِّثْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّکَ قُلْتَ صَلٰوۃُ الرَّجُلِ قَاعِدًا عَلٰی نِصْفِ الصَّلٰوۃِ وَاَنْتَ تُصَلِّیْ قَاعِدًا قَالَ اَجَلْ وَلٰکِنِّیْ لَسْتُ کَاَحَدٍ مِّنْکُمْ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں مجھے یہ بات بتائی گئی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو (کھڑے ہو کر نماز پڑھنے والے کی نسبت) آدھا ثواب ملتا ہے۔ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو میں نے بیٹھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ میں نے اپنا ہاتھ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سر اقدس پر رکھا' تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا اے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ! کیا

بات ہے؟ میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! مجھے یہ بتایا گیا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کو نصف ثواب ملتا ہے جب کہ آپ ﷺ خود بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: (یہ بات) ٹھیک ہے لیکن میں تمہاری طرح نہیں ہوں (یعنی اجر وثواب کے عام اصولوں کا اطلاق میری ذات پر نہیں ہوتا)۔

تخریج:

مسلم1/303 كتاب صلوة المسافرين وقصرهاباب جواز النافلة قائماً......رقم1716.1715.

ابو داود1/368 كتاب الصلوة باب فی صلوة القاعد رقم942.

نسائی1/245 كتاب قيام الليل وتطوع النهار باب فضل صلوة القائم .... رقم1658.

سنن دارمی1016. مسند امام احمد6803. صحيح ابن حبان2511. صحيح ابن خزيمه1236.

المستدرک للحاکم1185. السنن الکبریٰ للبیهقی13166.

تشریح:

حقیقت یہی ہے کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام تمام مخلوق اور سارے انسانوں سے اپنی ذات اور صفات میں ممتاز ہوتے ہیں۔ ماننے والوں نے انہیں ہمیشہ بے مثل انسان سمجھا اور مانا جبکہ ہر زمانے کے کفار انہیں اپنے جیسا بشر کہتے اور اور بتاتے جیسا کہ قرآنِ کریم نے متعدد مقامات پر بتایا ہے۔ نبی کریم ﷺ اپنی ذات اور صفات کے لحاظ سے جملہ انبیاء کرام سے بھی ممتاز ہیں پروردگار عالم نے جس کو ایمانی فراست اور نورِ بصیرت سے نوازا ہو اس پر یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی کے اقوال:

سرمایہ ملت کے ایک نگہبان یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس حقیقت کو یوں بیان فرمایا ہے:

''جاننا چاہیئے کہ خلقِ محمدی دوسرے انسانی افراد کی طرح نہیں ہے بلکہ افرادِ عالم میں سے کسی بھی فرد کے ساتھ مناسبت نہیں رکھتی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عنصری پیدائش کے باوجود اللہ تعالیٰ کے نور سے پیدا ہوئے جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود ارشاد فرمایا ہے کہ 'میں خدا کے نور سے پیدا کیا گیا ہوں' دوسرے افراد کو یہ دولت میسر نہیں ہے (مکتوبات ج3 ص100)

جو انبیائے کرام علیہم السلام کی اس حقیقت کے ادراک سے محروم رہے اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پوری کائنات سے ممتاز اور بے مثل ہونے کو نہ جان سکے ان کے متعلق حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حقیقت سے ناآشنا لوگوں نے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بشر کہا اور باقی انسانوں جیسا تصور کیا جس کے باعث منکر ہو گئے جبکہ خوش قسمت حضرات نے رسالت کے رنگ میں دیکھا رحمتِ عالمیان صلی اللہ علیہ وسلم جانا اور تمام انسانوں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ممتاز سمجھا تو ایمان جیسی متاع عزیز سے مشرف ہو گئے اور ان کا شمار نجات پانے والوں میں ہو گیا'' (مکتوبات ج3 ص63)

یہاں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقت جاننے اور نہ جاننے والے دو گروہوں کا ذکر کیا ہے اور ان کے نتیجے سے آگاہ کیا ہے۔

جس کو بھی جو بھی کمال ملا ہے وہ صدقہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم اور وسیلہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے۔ لہذا مثل رسول ہونا امر محال ہے۔

حدیث نمبر 2:

میری آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا

........فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَتَنَامُ قَبْلَ اَنْ يُوْتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ اِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَلَا يَنَامُ قَلْبِيْ.

ترجمہ:

........سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں ایک مرتبہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا' یارسول اللہ! کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم وتر پڑھنے سے پہلے ہی سو جاتے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جواب دیا: اے عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا! میری آنکھیں سو رہی ہوتی ہیں لیکن دل نہیں سوتا ہے۔

تخریج:

مسلم 1/305 کتاب صلوۃ المسافرین و قصرھا باب صلوۃ اللیل و عدد رکعاتِ ..... رقم 1722.

نسائی 1/298 کتاب قیام اللیل کیف الوتر بثلاث رقم 1696۔

تشریح:

باقی لوگ غافل ہو کر سو جاتے ہیں لیکن نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھیں سوتی ہیں دل نہیں سوتا تو معلوم ہوا کہ دوسرے لوگ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی مثل نہیں ہو سکتے۔

حدیث نمبر 3:

چہرہ اور ہاتھوں کی برکت سے پانی جاری ہو گیا

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں غزوہ تبوک کے موقع پر جب ہم تبوک کے چشمے پر پہنچے تو اس کا پانی ایک لکیر کی صورت میں بہہ رہا تھا یعنی بہت ہی کم تھا اور لوگوں نے اپنی ہتھیلیوں کے ذریعے سے تھوڑا تھوڑا پانی اکٹھا کر کے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا:

وَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْهِ يَدَيْهِ وَوَجْهَهٗ ثُمَّ اَعَادَهٗ فِيْهَا فَجَرَتِ الْعَيْنُ بِمَاءٍ مُنْهَمِرٍ اَوْ قَالَ غَزِيْرٍ شَكَّ اَبُوْ عَلِيٍّ اَيُّهُمَا قَالَ حَتّٰى فَاسْتَقَا النَّاسُ ثُمَّ قَالَ يُوْشِكُ يَا مُعَاذُ اِنْ طَالَتْ بِكَ حَيَاةٌ اَنْ تَرٰى مَاءً هَاهُنَا قَدْ مُلِئَ جِنَانَا.

ترجمہ:

اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دونوں ہاتھ اور چہرہ مبارک دھویا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ پانی اس چشمے میں ڈال دیا تو اس چشمہ میں سے پانی پھوٹ پڑا یہاں تک کہ

لوگوں نے وہ پانی (خود بھی پیا اور اپنے جانوروں کو بھی پلایا) پھر نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے معاذ رضی اللہ عنہ! تمہاری زندگی لمبی ہوگی اور تم دیکھو گے کہ اس پانی سے باز ار سیراب کیے جائیں گے۔

تخریج:

مسلم 2/253 کتاب الفضائل باب فی معجزات النبی ﷺ رقم 5947.

مؤطا امام مالک ص 125 کتاب قصر الصلوۃ فی السفر باب الجمع بین الصلاتین....رقم 330.

تشریح:

جہاں اس حدیث مبارک سے معلوم ہو کہ نبی پاک ﷺ کی ذات بے مثل بے مثال ہے کائنات میں کوئی دوسرا آپ ﷺ کی مثل نہیں ہوسکتا کیونکہ آپ ﷺ کی شان ہے کہ تھوڑے سے پانی سے ہاتھ اور چہرہ دھوئیں تو بہت زیادہ ہو جاتا ہے وہاں یہ بھی معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ لوگوں کی زندگی اور موت کو بھی جانتے ہیں تبھی فرمایا اے معاذ رضی اللہ عنہ! تمہاری زندگی لمبی ہوگی اور تم دیکھو گے کہ چشمے سے باز ار سیراب ہوں گے۔

حدیث نمبر 4:

ہاتھوں کی ٹھنڈک محسوس کر رہا ہوں

عَنْ جَابِرِبْنِ سَمُرَةَ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلَاةَ

الْاُوْلٰی ثُمَّ خَرَجَ اِلٰی اَهْلِهٖ وَخَرَجْتُ مَعَهٗ فَاسْتَقْبَلَهٗ وِلْدَانٌ فَجَعَلَ يَمْسَحُ خَدَّیْ اَحَدِهِمْ وَاحِدًا وَاحِدًا قَالَ وَاَمَّا اَنَا فَمَسَحَ خَدَّیَّ قَالَ فَوَجَدْتُ لِيَدِهٖ بَرْدًا اَوْرِيْحًا كَاَنَّمَا اَخْرَجَهَا مِنْ جُؤْنَةِ عَطَّارٍ.

ترجمہ:

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ سب سے پہلی نماز ادا کی پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے گھر کی طرف چل پڑے تو میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ چل دیا سامنے سے کچھ بچے آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان میں سے ہر ایک کے دونوں گالوں پر ایک ایک کر کے ہاتھ پھیرا مجھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دستِ اقدس کی ٹھنڈک اور خوشبو یوں محسوس ہوئی جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے کسی ''عطار'' کے ڈبے میں سے نکالا ہے۔

تخریج:

مسلم 2/263 کتاب الفضائل باب طيب رائحة النبی صلی اللہ علیہ وسلم..... رقم 6052.

تشریح:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات کے مثل ہونا تو دور کی بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ مبارک کا کمال یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کی مثل کسی کا ہاتھ نہیں ہے تو ان لوگوں کو عقل کے ناخن لینے چاہیئے جو رسول اللہ کے مثل ہونے کا دعوٰی کرتے ہیں۔

باب نمبر 5: میلادِ مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 1:

پیر کو روزہ رکھ کر میلاد منانا

عَنْ اَبِیْ قَتَادَۃَ الْاَنْصَارِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سُئِلَ عَنْ صَوْمِ الْاِثْنَیْنِ فَقَالَ فِیْہِ وُلِدْتُّ وَ فِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ.

ترجمہ:

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پیر کے روزے کے بارے میں دریافت کیا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس دن میں پیدا ہوا اور اسی روز مجھ پر وحی نازل کی گئی۔

تخریج:

مسلم 1/430 کتاب الصیام باب استحباب قیام ثلاثۃ ایّام....رقم 2747.2748.2749.2750.

ابوداود 1/351 کتاب الصوم باب فی صوم الذھر تطوعا رقم 2426.

تشریح:

نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے پیر کے روزے کے بارے میں فرمایا کہ اس دن میں پیدا ہوا تھا یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یوم میلاد روزہ رکھ کر منایا اور اللہ تعالیٰ کا شکرادا کیا۔ اہل اسلام کا معمول ہے کہ بارہ ربیع الاول کو صدقہ خیرات کر کے اور نبی پاک

صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت بیان کر کے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کر کے اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے ہیں۔

لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد پر خوشیاں منانے والوں پر فتوے لگاتے ہیں اور شرک وحرام قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ وہ لوگ خود دوسرے موقعوں یہ سارے کام کرتے ہیں۔ جیسے یوم پاکستان کے موقعے پر جھنڈے اور جھنڈیاں لگانا۔ سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے یوم ولادت کے دن جلوس نکالنا۔ قومی ترانہ پڑھنے کے وقت تعظیمًا کھڑا ہونا۔ لیکن جب یوم میلاد کے موقعے پر محبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں یہ کام کیے جاتے ہیں تو ان لوگوں کو حرام وشرک نظر آتے ہیں۔ حالانکہ یہ سب اکابرین کی کتب اور ان کے معمولات سے ثابت ہیں

ولادت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر تین جھنڈے:

جیسا کہ سیدہ آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں' میں نے دیکھا تین جھنڈے نصب کیے گئے ایک مشرق میں' دوسرا مغرب میں' تیسرا کعبے کی چھت پر۔۔۔۔۔۔اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت ہوگئی۔ (خصائص کبریٰ ج 1 ص 82)

آمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم پر جلوس:

اور دوسری روایت میں ہے ''جب رحمت عالم نے سوئے مدینہ ہجرت فرمائی اور مدینہ پاک کے قریب ''موضع غمیم'' میں پہنچے تو بریدہ اسلمی' قبیلہ بنی سہم کے ستر

سوار لے کر سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کو معاذ اللہ گرفتار کرنے آئے، مگر سرکارِ دو جہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی نگاہ کرم سے فیض پا کر خود ہی محبت شاہِ ابرار صلی اللہ علیہ وسلم میں گرفتار ہو کر پورے قافلہ سمیت مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اب عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا داخلہ پرچم کے ساتھ ہو۔ چنانچہ اپنا عمامہ سر سے اتار کر نیزے پر باندھ لیا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے آگے روانہ ہوئے۔ (وفاء الوفا ج1 ص243)

حدیث نمبر 2:

خاندان محبوب صلی اللہ علیہ وسلم افضل ہے

عَنْ اَبِیْ عَمَّارٍ شَدَّادٍ اَنَّہٗ سَمِعَ وَاثِلَۃَ بْنَ الْاَسْقَعِ یَقُوْلُ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِنَّ اللّٰہَ اصْطَفٰی کِنَانَۃَ مِنْ وُلْدِ اِسْمٰعِیْلَ وَاصْطَفٰی قُرَیْشًا مِّنْ کِنَانَۃَ وَاصْطَفٰی مِنْ قُرَیْشٍ بَنِیْ ھَاشِمٍ وَّاصْطَفَانِیْ مِنْ بَنِیْ ھَاشِمٍ.

ترجمہ:

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمعیل علیہ السلام کی اولاد میں سے "کنانہ" کو بزرگی عطا کی اور بنو کنانہ" میں سے قریش کو بزرگی عطا کی اور قریش میں سے 'بنو ھاشم' کو بزرگی عطا کی اور بنو ہاشم میں سے مجھے بزرگی عطا کی ہے۔

تخریج:

مسلم2/2551 کتاب الفضائل باب فضل نسب و تسلیم الحجر.....رقم5938.

ترمذی2/678 کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ رقم3578.3579.

صحیح ابن حبان6242. المستدرک للحاکم6996. السنن الکبریٰ للبیھقی12852. مسند ابو یعلیٰ7487. المعجم الکبیر للطبرانی161.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک ﷺ کا نور جہاں جہاں تشریف لاتا رہا وہاں وہاں بزرگی اور برکتیں ملتی رہیں۔ جیسا کہ اوپر بیان ہوا ہے۔

باب نمبر 6: اختیاراتِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 1:

موزوں پر مسح کی مدت

شریح بن ہانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ موزوں پر مسح کا مسئلہ دریافت کرنے عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو انہوں نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھو کیونکہ وہ اسفار میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ہوتے رہے ہیں وہ فرماتے ہیں:

فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ جَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَّلَيَالِيَهُنَّ لِلْمُسَافِرِ وَيَوْمًاوَّ لَيْلَةً لِّلْمُقِيْمِ.

ترجمہ:

میں نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے فرمایا: نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مسافر کے لیے مسح کی مدت تین دن اور تین راتیں، جب کہ مقیم کے لیے ایک دن اور ایک رات مقرر کی ہے۔

تخریج:

مسلم 1/168 کتاب الطهارت باب التوقيت فى المسح على الخفين رقم 639.640.641.

ابن ماجه صفحه 142 کتاب الطهارت وسننها باب ماجاء فى التوقيت فى المسح.........

.....رقم 558.559.560.

ترمذی1/121 کتاب الطهارت باب المسح علی الخفین للمسافر و المقیم رقم88.
ابو داود1/33 کتاب الطهارت باب التوقیت فی المسح157.
سنن دارمی714. مسند امام احمد906.. صحیح ابن حبان1330.1331. صحیح ابن خزیمه 1945. السنن الکبرٰی للبیهقی1210. المعجم الکبیر للطبرانی3750.3751. دارِ قطنی18.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو یہ مقام و مرتبہ عطا فرمایا کہ جس چیز کے لیے جتنی چاہے مدت مقرر کر دیں اور آپ ﷺ کا حکم شرعی حیثیت رکھتا ہے۔

حدیث نمبر2:

قبروں کی زیارت کرلیا کرو

عَنِ بْنِ بُرِیْدَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کُنْتُ نَهَیْتُکُمْ عَنْ زَیَارَةِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْهَا وَنَهَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیّ فَوْقَ ثَلَاثٍ فَاَمْسِکُوْا مَا بَدَا لَکُمْ وَنَهَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاَشْرَبُوْا فِی الْاَسْقِیَةِ کُلِّهَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا.

ترجمہ:

حضرت ابن بریدہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے، نبی اکرم ﷺ کا یہ فرمان نقل کرتے ہیں میں نے تمہیں قبروں کی زیارت سے منع کیا تھا اب کیا کرو۔ میں نے

تمہیں قربانی کا گوشت، تین دن سے زیادہ رکھنے سے منع کیا تھا اب جو مناسب ہو رکھ لو۔ میں نے تمہیں مشکیزوں کے علاوہ (کسی بھی دوسرے برتن میں) نبیذ پینے سے منع کیا تھا اب تم ہر برتن میں اسے پی سکتے ہو البتہ نشہ آور چیز نہ پینا۔

تخریج:

مسلم 1/370 کتاب الجنائز رقم 2260.2261.

ابو داود 2/165 کتاب الاشربہ باب فی الاوعیة رقم 3698.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اختیارات عطا فرمائے ہیں جب چاہیں، جس چیز کو چاہیں، جب تک چاہیں، منع فرما دیں اور جب چاہیں اجازت عطا فرما دیں۔

حدیث نمبر 3:

اگر میں ہاں کہہ دیتا تو حج ہر سال فرض ہو جاتا

عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ قَالَ خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَیُّهَا النَّاسُ قَدْ فَرَضَ اللّٰهُ عَلَیْکُمُ الْحَجَّ فَحَجُّوْ فَقَالَ رَجُلٌ اَکُلَّ عَامٍ یَّارَسُوْلَ اللّٰهِ فَسَکَتَ حَتّٰی قَالَهَا ثَلَاثًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَوْ قُلْتُ نَعَمْ لَوَجَبَتْ وَلَمَّا اسْتَطَعْتُمْ ....

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! تم پر حج فرض کر دیا گیا ہے پس تم حج کرو۔ ایک صاحب نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہر سال؟ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاموش رہے یہاں تک کہ ان صاحب نے تین مرتبہ اپنا سوال دہرایا، تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں ہاں کہہ دیتا (تو ہر سال) حج فرض ہو جاتا اور تم ایسا نہ کر سکتے۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 1/499 کتاب الحج باب فرض الحج مرة فی العمر رقم 3257.

نسائی 2/1 کتاب مناسک الحج باب وجوب الحج رقم 2618.2619

ابن ماجه صفحه 334 کتاب مناسک الحج باب فرض الحج رقم 2884.

ترمذی 2/603 کتاب تفسیر القرآن باب و من سورة المائده رقم 3014.

تشریح:

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا.

ترجمہ کنز الایمان: اور اللہ کے لیے لوگوں پر اس گھر کا حج کرنا ہے جو اس تک چل سکے۔ (پارہ نمبر 4 سورہ ال عمران آیت نمبر 97)

قرآنِ کریم کی آیت مبارک میں حج کرنے کا حکم ارشاد فرمایا گیا ہے لیکن اس کی

وضاحت نہیں کی گئی کہ کتنی بار کرنا ہے جب نبی پاک ﷺ سے بار بار سوال کیا گیا تو فرمایا اگر میں ہاں کہہ دیتا تو ہر سال فرض کر دیا جاتا جس کی تمہیں استطاعت نہ ہوتی تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ ماذون من اللہ ہو کر شارع ہیں اور اللہ رب العزت نے جملہ احکام رسول اللہ ﷺ کے سپرد فرما دیئے ہیں آپ ﷺ جو کچھ چاہیں احکام شریعت سے مفوض فرما دیں اور جو کچھ چاہیں جس کے لیے چاہیں حلال و حرام فرما دیں، آپ ﷺ حلال بھی فرماتے ہیں حرام بھی فرماتے ہیں اور فرض بھی فرماتے ہیں (مواہب اللدنیہ مع شرح زرقانی ج5 ص322)

حدیث نمبر 4:

تم ہاتھ کو منہ تک نہیں لے جا سکو گے

عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ اَنَّ اَبَاهُ حَدَّثَهُ اَنَّ رَجُلًا اَكَلَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشِمَالِهِ فَقَالَ كُلْ بِيَمِيْنِكَ قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ قَالَ لَا اسْتَطَعْتَ مَا مَنَعَهُ اِلَّا الْكِبْرُ قَالَ فَمَا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ.

ترجمہ:

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک آدمی نبی اکرم ﷺ کی موجودگی میں بائیں ہاتھ سے کھانے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم دائیں ہاتھ سے کھاؤ اس نے عرض کی، میں نہیں کھا سکتا آپ ﷺ نے فرمایا تم کھا بھی نہیں سکو گے۔

پھر حاضرین سے فرمایا: اس نے صرف تکبر کی وجہ سے ایسا کیا پھر وہ شخص اپنا ہاتھ منہ تک نہیں لے جا سکا۔

تخریج:

مسلم2/180 کتاب الاشربه باب آداب الطعام والشرب.... رقم5268.

تشریح:

اس حدیث پاک سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شان و عظمت معلوم ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے جو نکلا وہ ہو کہ رہا۔

تیرے منہ سے جو بات نکلی ہو کہ رہی　　　جو دن کو رات کہا تو ہو کے رہی

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم دل کی باتیں بھی جانتے ہیں تبھی فرمایا کہ اس نے تکبر کی وجہ سے ایسا کہا ہے۔

حدیث نمبر 5:

دودھ پلانے کے دوران صحبت سے منع کروں

عَنْ جُدَامَةَ بِنْتِ وَهْبٍ الْاَسْدِيَّةِ اَنَّهَا سَمِعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ اَنْهٰى عَنِ الْغِيْلَةِ حَتّٰى ذَكَرْتُ اَنَّ الرُّوْمَ وَفَارِسَ يَصْنَعُوْنَ ذٰلِكَ فَلَا يَضُرُّ اَوْلَادَهُمْ.

ترجمہ:

حضرت جدامہ بنت وہب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری یہ خواہش تھی کہ میں دودھ پلانے والی عورتوں کے ساتھ صحبت کرنے سے منع کردوں لیکن پھر میں نے سوچا کہ اہل روم اور اہل فارس ایسا کرتے ہیں اوران کی اولاد کوکوئی نقصان نہیں ہوتا۔

تخریج:

مسلم1/537 کتاب النکاح باب جواز الغیلة وهی وطیءُ......رقم3564.

مؤطا ص538 کتاب الرضاع باب جامع ماجاء فی الرضاعة رقم1292.

ابو داود2/186 کتاب الطب باب فی الغیل رقم3886.

نسائی2/83 کتاب النکاح باب الغیلة رقم3326.

ابن ماجه صفحه261 کتاب النکاح باب الغیل رقم2011.

ترمذی 2/472 کتاب الطب باب ماجاء فی الغیلة رقم2039.

دارمی 2\60 کتاب النکاح بابفی الغیلة رقم2254.

مسند امام احمد27079. صحیح ابن حبان4169. المستدرک للحاکم6937. السنن الکبریٰ للنسائی5485. السنن الکبریٰ للبیهقی14108. المعجم الکبیر للطبرانی11389.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے اختیارات عطا فرما کر مبعوث فرمایا جس چیز کو چاہیں حرام فرمادیں اور جس چیز کو چاہیں حلال فرمادیں

حدیث نمبر6:

حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جنت میں رفاقت مانگ لی

حَدَّثَنِیْ رَبِیْعَةُ بْنُ کَعْبِ الْاَسْلَمِیُّ قَالَ کُنْتُ اَبِیْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاٰتِیْہِ بِوُضُوْئِہٖ وَحَاجَتِہٖ فَقَالَ لِیْ سَلْ فَقُلْتُ اَسْاَلُکَ مُرَافَقَتَکَ فِی الْجَنَّةِ قَالَ اَوْغَیْرَ ذٰلِکَ قُلْتُ ھُوَ ذَاکَ قَالَ فَاَعِنِّیْ عَلٰی نَفْسِکَ بِکَثْرَةِ السُّجُوْدِ.

ترجمہ:

حضرت ربیعہ بن کعب اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک رات میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا میں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو اور قضائے حاجت کے لیے پانی پیش کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے کہا کچھ مانگو! میں نے عرض کی میں جنت میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رفاقت مانگتا ہوں' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کے علاوہ اور کچھ؟ میں نے عرض کی میرے لیے یہی کافی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے اس معاملے کے بارے میں بکثرت سجدوں کے ذریعے میری مدد کرو۔

تخریج:

مسلم1/233 کتاب الصلوۃ ابواب التطوع ورکعات السنۃ رقم1094.

ابوداود1/195 کتاب الصلوۃ قیام اللیل باب وقت قیام النبی صلی اللہ علیہ وسلم من اللیل رقم1320.

نسائی1/171 کتاب الافتتاح باب فضل السجود رقم1137.

مسند امام احمد16625.16624. صحیح ابن حبان2594. السنن الکبری للبیھقی4344.

المعجم الکبیر للطبرانی4570.4569.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر چیز کا مالک ومختار بنایا جب چاہیں جس کو چاہیں جو چاہیں عطا فرمادیں۔ جبھی تو فرمایا اے ربیعہ! مانگ لو۔ جب حضرت ربیعہ رضی اللہ عنہ نے جنت میں رفاقت مانگی تو فرمایا اور مانگو یعنی وہ تو ہم نے عطا فرمادی اور کچھ بھی مانگ لو۔

حدیث نمبر 7:

اتنا عطا فرماتے ہیں کہ فقر کا اندیشہ نہیں رہتا

عَنْ اَنسٍ اَنَّ رَجُلًا سَالَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ غنما بَیْنَ جَبلَیْنِ فَاَعْطَاہُ اِیَّاہُ فَاَتٰی قَوْمَہٗ فَقَالَ اَیْ قَوْمِ اَسْلِمُوْا فَوَاللّٰہِ اِنَّ مُحَمَّدًا لَّیُعْطِی عَطَاءً مَایَخَافُ الفَقْرَ فَقَالَ اَنَسٌ اِنْ کَانَ الرَّجُلُ لَیُسْلِمُ مَا یُرِیْدُ اِلَّا الدُّنْیَا فَمَا یُسْلِمُ حَتّٰی یَکُوْنَ الْاِسْلَامُ اَحَبَّ اِلَیْہِ مِنَ الدُّنْیَا وَمَا عَلَیْھَا.

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ ایک شخص نے دو پہاڑوں کے درمیان موجود ساری بکریاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سے مانگیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے وہ عطا فرمادیں۔ وہ شخص اپنی قوم کے پاس آیا اور بولا اے میری قوم! اسلام قبول کرلو اللہ کی قسم! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اتنا عطا فرماتے ہیں کہ پھر فقر کا خوف نہیں رہتا حضرت

انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں (بعض اوقات) کوئی شخص دنیاوی لالچ میں اسلام قبول کرتا تھا۔لیکن پھر اسلام اس کے نزدیک دنیا و مافیہا سے زیادہ محبوب ہوجاتا تھا۔

تخریج:

مسلم 2/260 کتاب الفضائل باب سنحائہ ﷺ رقم 6020.

حدیث نمبر 8:

ایمانِ والدہ ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ

حَدَّثَنِی اَبُوْهُرَيْرَةَ قَالَ كُنْتُ اَدْعُوْ اُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ وَهِیَ مُشْرِكَةٌ فَدَعَوْتُهَا يَوْمًا فَاَسْمَعَتْنِیْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا اَكْرَهُ فَاَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا اَبْكِیْ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنِّیْ كُنْتُ اَدْعُوْاُمِّیْ اِلَی الْاِسْلَامِ فَتَاْبٰی عَلَیَّ فَدَعَوْتُهَاالْيَوْمَ فَاَسْمَعَتْنِیْ فِيْكَ مَا اَكْرَهُ فَا دْعُ اللّٰهُ اَنْ يَّهْدِیَ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَللّٰهُمَّ اهْدِ اُمَّ اَبِیْ هُرَيْرَةَ فَخَرَجْتُ مُسْتَبْشِرًا بِدَعْوَةِ نَبِیِّ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا جِئْتُ فَصِرْتُ اِلَی الْبَابِ فَاِذَا هُوَ مُجَافٌ فَسَمِعَتْ اُمِّی خَشْفَ قَدَمَیَّ فَقَالَتْ مَكَانَكَ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ وَسَمِعْتُ خَضْخَضَةَ الْمَآءِ قَالَ فَاغْتَسَلَتْ وَلَبِسَتْ دِرْعَهَا وَ عَجِلَتْ عَنْ خِمَارِهَا فَفَتَحَتِ الْبَابَ ثُمَّ قَالَتْ يَا

اَبَا هُرَيْرَةَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں اپنی والدہ کو اسلام کی دعوت دیتا رہتا تھا وہ مشرکہ تھی۔ ایک دن میں انہیں اسلام کی ترغیب دے رہا تھا کہ انہوں نے مجھ سے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسا کلمہ کہا جو مجھے بہت برا لگا۔ میں روتا ہوا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوا اور عرض کی: میں اپنی والدہ کو اسلام کی ترغیب دیتا رہا ہوں اور انہوں نے میری بات نہیں مانی۔ آج جب میں نے انہیں ترغیب دی تو انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ایسی بات کی جو مجھے بہت بری لگی' آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ تعالیٰ سے دعا کریں وہ ابو ہریرہ کی والدہ کو ہدایت دے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا اے اللہ! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی والدہ کو ہدایت دے (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی بدولت خوشی کے عالم میں گھر کی طرف روانہ ہوا جب میں گھر کے دروازے پر پہنچا تو وہ بند تھا۔ میری والدہ نے میرے قدموں کی چاپ سنی تو فرمایا ذرا ٹھہرو' اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! (حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے پانی گرنے کی آواز سنی' میری والدہ نے غسل کر کے کپڑے پہنے اور جلدی میں چادر لیے بغیر آ کر دروازہ کھول دیا اور پھر بولی' اے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ! میں اس بات کی گواہی دیتی ہوں کہ اللہ جل جلالہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور

میں گواہی دیتی ہوں کہ حضرت محمد ﷺ اس کے بندے اور رسول ہیں۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 2/306 کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل ابی ہریرہ الدوسی رقم 6396.

المستدرک للحاکم 4240.

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو کوئی مسئلہ ہوتا تو وہ بارگاہِ محبوب ﷺ میں عرض کرتے اور آپ ﷺ ان کے مسئلے کو حل فرما دیتے جیسے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنی والدہ کے ایمان کے لیے التجاء کرتے ہیں اور نبی پاک ﷺ بھی منع نہیں فرماتے کہ تم خود دعا کرو اللہ جل جلالہ تمہاری نہیں سنتا؟ بلکہ پیارے آقا ﷺ دعا فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر 9:

ہاتھ مبارک رکھ کر جھجک دور فرمادی

حَدَّثَنِی عُثْمَانُ بْنُ اَبِی الْعَاصِ الثَّقَفِیُّ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ لَہٗ اُمَّ قَوْمَکَ قَالَ قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ اَجِدُ فِیْ نَفْسِیْ شَیْئًا قَالَ اُدْنُہْ فَجَلَّسَنِیْ بَیْنَ یَدَیْہِ ثُمَّ وَضَعَ کَفَّہٗ فِیْ صَدْرِیْ بَیْنَ ثَدْیَیَّ ثُمَّ قَالَ تَحَوَّلْ فَوَضَعَھَا فِیْ ظَھْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ ثُمَّ قَالَ اُمَّ قَوْمَکَ فَمَنْ اَمَّ

قَوْمًا فَلْيُخَفِّفْ فَاِنَّ فِيهِمَ الْكَبِيرَ فَاِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ الضَّعِيفَ فَاِنَّ فِيهِمُ ذَا الْحَاجَةِ فَاِذَا صَلّٰى اَحَدُكُمْ وَحْدَهٗ فَلْيُصَلِّ كَيْفَ شَآءَ.

ترجمہ:

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے کہا تم اپنی قوم کے افراد کو نماز پڑھایا کرو۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! مجھے جھجک محسوس ہوتی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا' میرے قریب آجاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے اپنے سامنے بٹھا کر اپنا ہاتھ میرے سینے پر رکھا' پھر ہدایت کی مڑ جاؤ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ میرے کندھوں کے درمیان میری کمر پر رکھا پھر فرمایا: اپنی قوم کی امامت کرو اور جو بھی شخص امامت کرے اسے مختصر نماز پڑھانی چاہیے کیونکہ ان (مقتدیوں) میں عمر رسیدہ لوگ ہو سکتے ہیں۔ ان میں بیمار ہوں گے ان میں کمزور ہوں گے۔ ان میں حاجت مند ہوں گے۔ البتہ جب تنہا نماز ادا کرو تو جیسے چاہو کرو۔

تخریج:

مسلم1/228 کتاب الصلوة باب امر الائمة بتخفیف الصلوة فی تمام رقم1049.

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان وعظمت کے کیا کہنے۔ پوری کائنات میں کوئی ایسا شخص نہیں

آیا جو ہاتھ رکھ کر جھجک دور کر سکے لیکن نبی اکرم ﷺ نے ہاتھ مبارک سینے پر رکھ کر ساری جھجک دور فرمادی۔ آپ ﷺ اللہ جل جلالہ کی بارگاہ میں دست دعا بھی دراز کر سکتے تھے لیکن ایسا نہیں کیا بلکہ اللہ جل جلالہ کے عطا کیے ہوئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے ہاتھ مبارک رکھ کر جھجک دور فرمادی۔

اور یہ بھی معلوم ہوا کہ امام کے لیے ضروری ہے جب امامت کروائے تو مختصر نماز پڑھائے لیکن جب تنہا ہو تو جیسے چاہے نماز پڑھے۔

باب نمبر 7: تبرکاتِ مصطفٰی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 1:

تسبیحات پڑھنے کے لیے جگہ تلاش کرنا

عَنْ سَلْمَةَ وَهُوَ ابْنُ الْاَكْوَعِ اَنَّهُ كَانَ يَتَحَرَّى مَوْضِعَ مَكَانِ الْمُصْحَفِ يُسَبِّحُ فِيهِ وَذَكَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ يَتَحَرَّى ذٰلِكَ الْمَكَانَ وَكَانَ بَيْنَ الْمِنْبَرِ وَالْقِبْلَةِ قَدْرُ مَمَرِّ الشَّاةَ.

ترجمہ:

حضرت مسلم بن اکوع رضی اللہ عنہ کے بارے میں منقول ہے ایک مرتبہ وہ تسبیحات پڑھنے کے لیے جگہ تلاش کررہے تھے۔اسی دوران فرمانے لگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح جگہ تلاش کیا کرتے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے منبر اور قبلہ (یعنی سامنے والی دیوار (کے درمیان اتنا فاصلہ ہوتا تھا کہ وہاں سے کوئی بکری گزر سکے)۔

تخریج:

مسلم 1/238 کتاب الصلوۃ باب سترۃ المصلی ......رقم 1135.

مسند امام احمد 16590. صحیح ابن حبان 1762. ابن خزیمہ 804. السنن الکبریٰ للبیھقی 3287.3288. مسند ابو یعلیٰ 1669. المعجم الکبیر للطبرانی 6299.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی ادا کو ادا کرنے کو از حد ترجیح دیتے تھے اور حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ تسبیحات پڑھنے کے لیے جگہ تلاش کر رہے ہے مسجد نبوی شریف تو ساری کی ساری بابرکت ہے لیکن اس کے باوجود بھی محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی تسبیحات کی جگہ تلاش کر کے تسبیحات پڑھنا برکت حاصل کرنے کے لیے ہے۔

حدیث نمبر 2:

ہر بال مبارک کسی صحابی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر ہوتا

عَنْ اَنَسٍ قَالَ لَقَدْ رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَالْحَلَّاقُ یَحْلِقُہٗ وَاَطَافَ بِہٖ اَصْحَابُہٗ فَمَا یُرِیْدُوْنَ اَنْ تَقَعَ شَعْرَۃٌ اِلَّا فِیْ یَدِ رَجُلٍ

ترجمہ:

حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں نے دیکھا حجام نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بال مونڈ رہا تھا اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد موجود تھے اور ان کی خواہش تھی کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر بال (زمین پر گرنے کی بجائے) ان میں سے کسی کے ہاتھ پر گرے۔

تخریج:

مسلم 2/262 کتاب الفضائل باب قرب النبی علیہ السلام من الناس.....رقم 6043.

مسند امام احمد12386. السنن الکبریٰ للبیہقی13189. المعجم الکبیر للطبرانی9995.

تشریح:

سورج نے ابتداء سے لے کر آج تک اور آج سے لے کر قیامت تک ایسا منظر نہیں دیکھا ہوگا اور نہ دیکھے گا کہ کسی کے ماننے والے اس سے اس قدر عشق کرتا ہو جتنا عشق و محبت نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب رضی اللہ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرتے ہیں اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم وضو کرتے ہیں تو پانی کو نیچے نہیں گرنے دیا جاتا' لعاب مبارک پھینکنا چاہتے ہیں تو وہ کسی غلام کے ہاتھ پر ہوتا ہے' اگر خون مبارک دیا جاتا ہے کہ چھپا دو وہ خود چھپ کر پی جاتے ہیں' اگر حلق مبارک کرواتے ہیں تو ہر کسی کی خواہش ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا کوئی بال ضرور مل جائے' اس سے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی استعمال کی چیزوں کے بابرکت ہونے کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ یہ صرف صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ نہیں بلکہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم خود بھی اپنے تبرکات تقسیم فرماتے ہیں جیسا کہ

حدیث نمبر3:

لوگوں کو اپنے بال مبارک عطا فرمائے

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتٰی مِنًی فَاَتَی الْجَمْرَةَ فَرَمَاهَا ثُمَّ اَتٰی مَنْزِلَهٗ بِمِنًی وَنَحَرَ ثُمَّ قَالَ لِلْحَلَّاقِ خُذْ وَاَشَارَ اِلٰی جَانِبِهِ الْاَیْمَنِ ثُمَّ الْاَیْسَرِ ثُمَّ جَعَلَ یُعْطِیْهِ النَّاسِ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم منٰی تشریف لائے پھر جمرہ آئے ان کی رمی کی پھر منٰی میں اپنی قیام گاہ پر واپس آئے وہاں قربانی دی پھر حجام سے اپنی دائیں طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا (یہاں سے) شروع کرو پھر بائیں طرف سے بال صاف کروائے پھر وہ (بال) لوگوں کو عطا کر دیئے۔

تخریج:

مسلم1/488 کتاب الحج باب بیان ان السنة یوم النحر....رقم3152.

ابو داود1/287 کتاب الحج باب الحلقو التقصیر رقم1981.

ترمذی1/306 کتاب الحج باب ماجاء بای جانب الراس یبداء فی الحلق رقم878.

مسند امام احمد137. صحیح ابن حبان1371. صحیح ابن خزیمه2889. السنن الکبریٰ للبیهقی 9113. مسند ابو یعلیٰ2827. المعجم الکبیر للطبرانی12088.

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے آثارِ مقدسہ بہت ہی خیر و برکت والے ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شب و روز ان برکتوں کا مشاہدہ کرتے رہتے تھے یہی وجہ ہے کہ وہ حضرات جان و دل سے آثارِ مقدسہ کی تعظیم کرتے اور ان کے فیوض و برکات سے مستفیض و مستفید ہوتے تھے۔ تبھی تو وہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا لعابِ دہن حاصل کرنے کے لیے ٹوٹ پڑتے اور کوشش کرتے کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کا لعابِ دہن ان کے ہاتھوں پر گرے جس

خوش نصیب کو مل جاتا وہ اس کو اپنے ہاتھوں اور چہروں پر مل لیتے کیونکہ انہوں نے اسی لعابِ مبارک سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا آشوبِ چشم غائب ہوتے، حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا کی پنڈلی ٹھیک ہوتے حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ دوبارہ ٹھیک ہوتے، تھوڑے سے کھانے کو بہت زیادہ ہوتے، کھاری کنوئیں کو میٹھا ہوتے دیکھا تھا۔ وہ لعابِ مبارک کے کمالات و برکاتِ سے بخوبی آگاہ تھے۔

اور حجۃ الوداع کے موقع پر نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید برکاتِ عطا فرمانے کے لیے اپنے موئے مبارک خود تقسیم فرما رہے ہیں تاکہ عاشقانِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی برکتوں سے فیضیاب ہو سکیں۔

حدیث نمبر 4:

چھڑی لگنے کی برکت سے اونٹ تیز ہو گیا

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ غَزَاةٍ فَلَمَّا اَقْبَلْنَا تَعَجَّلْتُ عَلٰى بَعِيْرٍ لِيْ قَطُوْفٍ فَلَحِقَنِيْ رَاكِبٌ خَلْفِيْ فَنَخَسَ بَعِيْرِيْ بِعَنَزَةٍ كَانَتْ مَعَهٗ فَانْطَلَقَ بَعِيْرِيْ كَاَجْوَدِ مَا اَنْتَ رَاءٍ مِنَ الْاِبِلِ فَالْتَفَتُّ فَاِذَا اَنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ...

ترجمہ:

حضرت جابر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ ایک غزوے میں

شریک ہوئے جب ہم واپس آرہے تھے تو میں اپنے سست رفتار اونٹ کو تیز چلانا چاہ رہا تھا۔ میرے پیچھے سے ایک سوار آیا اس نے میرے اونٹ کو اپنی چھڑی ماری پھر وہ اونٹ اتنی تیز چلا کہ تم نے کسی اونٹ کو اتنا تیز چلتے ہوئے نہیں دیکھا ہوگا میں نے توجہ کی تو وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تھے ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 1/54 کتاب الرضاع باب استحباب نکاح البکر رقم 3642.3641.3640.

مسلم 2/39 کتاب المساقاة والمزارعة باب بیع البعیر واستثناء رکوبه رقم 4104تا4100.

تشریح:

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات کے کمالات تو حد و شمار میں نہیں لیکن یہاں پر اس چھڑی کا کمال بیان ہوا جس کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے دست اقدس میں لیے ہوئے ہیں جب وہ اونٹ کو لگتی ہے تو کمزور اونٹ طاقتور ہو جاتا اور تیزی کے ساتھ دوڑنا شروع کر دیتا ہے۔

اس حدیث مبارک میں جہاں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے بے مثل ہونے کے دلائل ہیں وہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم کے ساتھ مس کرنے والی چیزوں کے بابرکت ہونے واضح بیان ہے۔

حدیث نمبر 5:

جبہ مبارک دھو کر بیماروں کو پلاتے ہیں

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے مجھے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس کچھ سوالات کے جوابات کے لیے بھیجا جب میں نے واپس آ کر جوابات دیئے:

فَقَالَتْ هٰذِهٖ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَخْرَجَتْ اِلَيَّ جُبَّةَ طِيَالِسَةً كِسْرَوَانِيَّةً لَّهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَّفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ فَقَالَتْ هٰذِهٖ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ حَتّٰى قُبِضَتْ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَافَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى يُسْتَشْفٰى بِهَا

ترجمہ:

تو وہ بولیں یہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا جبہ ہے انہوں نے ایک 'طیالسی کسروانی' جبہ نکالا جس کے گریبان اور آستینوں پر دیباج سے نقش ونگار بنے ہوئے تھے۔ سیدہ اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بتایا یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس تھا جب ان کا انتقال ہو گیا تو میں نے حاصل کر لیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے۔ اور ہم اسے دھو کر بیماروں کو پانی پلاتے ہیں تا کہ وہ شفاء یاب ہو جائیں۔

تخریج:

مسلم 2/198 کتاب اللباس والزینہ باب تحریم استعمال اناء الذهب.......رقم 5409.

مسند امام احمد 1181. السنن الکبریٰ للبیہقی 4010.

تشریح:

اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کی شان ہی نرالی ہوتی ہے ان کے جسم مقدس کے ساتھ جو چیز مس کر جاتی ہے اس میں برکتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور ان سے شفاء ملنے لگتی ہے جیسا کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے مبارک سے حضرت یعقوب علیہ السلام کی بینائی لوٹ آئی۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کے کرتے میں یہ کمال ہے تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک لباس میں کیا کمال ہوگا یہی وجہ ہے کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ہم یہ مبارک جبہ دھو کر بیماروں کو شفاء کی غرض سے پلاتے ہیں یعنی یہ بات مشہور ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا دور مبارک ہے کسی نے بھی انکار نہیں کیا تو معلوم ہوا کہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا یہ عقیدہ ہے کہ ذات پاک تو دور کی بات ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک جبہ سے شفاء ملتی ہے۔

حدیث نمبر 6:

برکت کے لیے ہاتھ مبارک پانی میں ڈلوانا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِذَا صَلَّی الْغَدَاۃَ جَآءَ خَدَمُ الْمَدِیْنَۃِ بِاٰنِیَتِھِمْ فِیْھَا الْمَآءُ فَمَا یُؤْتٰی بِاِنَاءٍ اِلَّا غَمَسَ یَدَہٗ فِیْہِ وَرُبَّمَا جَآؤُہٗ فِی الْغَدَاۃِ الْبَارِدَۃِ فَیَغْمِسُ یَدَہٗ فِیْھَا.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جب صبح کی نماز پڑھ کر فارغ ہوتے تو مدینہ منورہ (کے باسیوں) کے غلام برتن لے کر آجاتے جن میں پانی موجود ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جو بھی برتن لایا جاتا آپ صلی اللہ علیہ وسلم (برکت عطا کرنے کے لیے) اس میں اپنا ہاتھ ڈبو دیتے بعض اوقات کسی سرد صبح بھی (کوئی خادم برتن لے کر) آتا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس میں بھی اپنا ہاتھ ڈال دیتے۔

تخریج:

مسلم 2/262 کتاب الفضائل باب قرب النبی صلی اللہ علیہ وسلم من الناس...... رقم 6042.

مسند امام احمد 12424. صحیح ابن حبان 4659.

تشریح:

اہل مدینہ کا روز کا معمول ہے حتیٰ کہ سخت سردی میں بھی ایسا ہوتا تھا لیکن کسی کو بھی منع نہیں کیا جاتا بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بخوشی اپنا ہاتھ پانی میں ڈال دیتے ہیں اور لوگ اس پانی سے برکت حاصل کرتے ہیں۔ لیکن پرفتن دور میں حرمین کریمین سے کچھ بد بخت لوگ نسبت رسول صلی اللہ علیہ وسلم رکھنے والی چیزوں کو شرک کے نام پہ مٹانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان شریروں کے شر سے امت کو محفوظ فرمائے

حدیث نمبر 7:

بچوں کی برکت کے لیے پسینہ مبارک جمع کیا

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَدْخُلُ بَیْتَ اُمِّ سُلَیْمٍ فَیَنَامُ عَلٰی فِرَاشِھَا وَلَیْسَتْ فِیْہِ قَالَ فَجَاءَ ذَاتَ یَوْمٍ فَنَامَ عَلٰی فِرَاشِھَا فَاَتَتْ فَقِیْلَ لَھَا ھٰذَاالنَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فِیْ بَیْتِکِ عَلٰی فِرَاشِکِ قَالَ فَجَائَتْ وَقَدْ عَرِقَ وَاسْتَنْقَعَ عَرَقُہٗ عَلٰی قِطْعَۃِ اَدِیْمٍ عَلَی الْفِرَاشِ فَفَتَحَتْ عَتِیْدَ تَھَا فَجَعَلَتْ تُنَشِّفُ ذٰلِکَ الْعَرَقَ فَتَعْصِرُہٗ فِیْ قَوَارِیْرِھَا فَفَزِعَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَاتَصْنَعِیْنَ یَا اُمَّ سُلَیْمٍ فَقَالَتْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ نَرْجُوْ بَرَکَتَہٗ لِصِبْیَانِنَا قَالَ اَصَبْتِ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ہاں تشریف لے جا کر ان کے بچھونے پر سو جایا کرتے تھے جبکہ سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہاں نہیں ہوا کرتی تھیں۔ ایک دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور ان کے بچھونے پر سو گئے۔ جب سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں تو انہیں بتایا گیا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم آپ کے گھر میں آپ کے بچھونے پر آرام فرما ہیں۔ جب سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا آئیں تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پسینہ آیا ہوا تھا اور کچھ پسینہ چمڑے کے بستر پر ایک جگہ اکٹھا ہوا تھا سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک شیشی کھولی اور وہ پسینہ

اس شیشی میں بھرنے لگیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بیدار ہوئے اور دریافت کیا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کیا کررہی ہو؟ تو انھوں نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم اس کے ذریعے اپنے بچوں کے لیے برکت کے حصول کے آرزومند ہیں تو (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے) فرمایا تم نے ٹھیک (سوچا) ہے۔

تخریج:

مسلم2/26 کتاب الفضائل باب طیب عرق النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتبرک به رقم6055.6056.6057.

نسائی2/301 کتاب الزینه من السنن باب ماجاء فی الانطاع رقم5386.

مسند امام احمد12419. صحیح ابن حبان6305. السنن الکبریٰ للبیهقی3996. مسند ابو یعلی 2791. المعجم الکبیر للطبرانی289.

تشریح:

سیدہ ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا عقیدہ کس قدر عشق ومحبت والا ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا پسینہ مبارک جمع کر اس سے اپنے بچوں کے لیے برکت حاصل کرتی ہیں اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی منع نہیں فرمایا اے ام سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا یہ کیا کررہی ہو بلکہ فرمایا تم نے ٹھیک سوچا تو معلوم ہوا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے نزدیک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک ذات کے ساتھ جس بھی چیز کو نسبت ہوجائے وہ بابرکت ہوجاتی ہے اللہ تعالیٰ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا عقیدہ بنانے کی توفیق عطا فرمائے۔

باب نمبر 8: نماز میں خیالِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم

ضروری وضاحت:

اس دور میں جہاں ہر طرف فتنے ہی فتنے ہیں وہاں نماز میں خیال محبوب صلی اللہ علیہ وسلم بھی منافی نماز بتایا جاتا ہے بلکہ ایک بد بخت نے تو یہاں تک لکھا ہے:

ظُلُمٰتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ زنا کے وسوسے اپنی بی بی کی مجامعت کا خیال بہتر ہے اور شیخ یا اسی جیسے اور بزرگوں کی طرف خواہ جناب مآب ہی ہوں۔ اپنی ہمت کو لگا دینا اپنے بیل اور گدھے کی صورت میں مستغرق ہونے سے بُرا ہے کیونکہ شیخ کا خیال تو تعظیم اور بزرگی کے ساتھ انسان کے دل میں چمٹ جاتا ہے اور بیل اور گدھے کے خیال کو نہ تو اس قدر چسپیدگی ہوتی ہے اور نہ تعظیم بلکہ حقیر اور ذلیل ہوتا ہے اور غیر کی یہ تعظیم اور بزرگی جو نماز میں ملحوظ ہو وہ شرک کی طرف کھینچ کر لے جاتی ہے (صراط مستقیم مترجم ص 118 طبع ادارہ نشریات اسلام لاہور۔ صراط مستقیم فارسی ص 86)

جب کہ ہم کہتے ہیں خیال محبوب کے بغیر نماز پڑھی ہی نہیں جاسکتی جب ایک مسلمان نماز کے لیے آئے گا تو نماز کا ہر رکن ادا کرتے وقت دل میں یہ خیال آئے گا کہ میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کیسے ادا فرماتے جیسے کھڑے ہوتے وقت، ہاتھ باندھتے وقت قیام رکوع، سجود، قومہ، جلسہ، تشہد اور سلام وغیرہ۔ اور سب سے بڑھ کر جب محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ بے کس پناہ میں عرض میں کرے گا

اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَ بَرَکَاتُہٗ' تو پھر تو ضرور محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے نورانی چہرے اور کالی زلفوں کا تصور ہوگا۔

تو معلوم ہوا کہ اگر ان لوگوں کو نماز میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آئے گا تو شرک ہو گا اور اگر سلام نہ پڑھیں تو نماز نہیں ہوگی۔ اگر نماز پڑھیں تو شرک۔ چھوڑیں تو دوزخ اپنی اپنی قسمت۔ ہم نے بخاری کے حوالے سے کچھ احادیث "بخاری شریف اور عقائد اہلسنت" میں نقل کی ہیں اور مسلم کے حوالے سے کچھ یہاں نقل کریں گے کہ صحابہ کرام علیہم الرضوان کی نماز کیسی ہوتی تھی۔

حدیث نمبر 1:

حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ مصلہ چھوڑنے لگے

حضرت عروہ بن مغیرہ رضی اللہ عنہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم سفر کے دوران قضائے حاجت کے لیے تشریف لے گئے جب فارغ ہو کر اور وضو فرما کر واپس قافلے والوں کے پاس تشریف لائے:

وَقَدْ قَامُوْا فِی الصَّلٰوۃِ یُصَلِّی بِھِمْ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ وَ قَدْ رَکَعَ بِھِمْ رَکْعَۃً فَلَمَّا اَحَسَّ بِالنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ذَھَبَ یَتَاَخَّرُ فَاَوْمَا اِلَیْہِ فَصَلّٰی بِھِمْ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقُمْتُ فَرَکَعْنَا الرَّکْعَۃَ الَّتِیْ سَبَقَتْنَا.

فی مقام الاخری:

قَالَ الْمُغِيرَةُ فَارَدْتُ تَاخِيرَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دَعْهُ.

ترجمہ:

جونماز پڑھ رہے تھے اور حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ انہیں نماز پڑھارہے تھے اور ایک رکعت پڑھا چکے تھے جب انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کومحسوس کیا تو پیچھے ہٹنے لگے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں اشارہ کیا کہ وہ بدستور لوگوں کونماز پڑھاتے رہیں جب انہوں نے سلام پھیر دیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور میں دوبارہ کھڑے ہو گئے اور ہم نے وہ رکعت ادا کی جو رہ گئی تھی۔

اور دوسری روایت میں ہے:

حضرت مغیرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کو پیچھے ہٹانے کا ارادہ کیا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا رہنے دو۔

تخریج:

مسلم1/167 کتاب الطھارت باب المسح علی الخفین رقم633.

مسلم1/218 کتاب الصلوۃ باب تقدیم الجماعۃ من یصلی بیھم ....رقم952.953.

ابوداود1/31 کتاب الطھارت باب المسح علی الخفین رقم149.

تشریح:

یہاں ہمارے ہاں ایسے بد بخت ہیں کہ نماز میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خیال کو شرک تک قرار دیتے ہیں لیکن حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کو نہ صرف نماز میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا خیال آیا ہے بلکہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد محسوس کر کے پیچھے ہٹنے لگے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے اشارے سے نماز جاری رکھنے کا حکم ارشاد فرمایا حدیث کا یہ حصہ قابل غور ہے کہ نہ صرف خیال آیا ہے بلکہ پیچھے ہٹنے لگے ہیں اور پھر توجہ بھی پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف ہے جبھی اشارہ پا کر نماز کو جاری رکھا۔

تو معلوم ہوا کہ ان بدبختوں کا عقیدہ غلط ہے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ٹھیک ہے

حدیث نمبر 2:

نماز کے دوران ہاتھ بڑھاتے ہوئے دیکھا ہے

عَنْ اَبِیْ الدَّرْدَاءِ قَالَ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَسَمِعْنَاہُ یَقُوْلُ اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْکَ ثُمَّ اَلْعَنُکَ بِلَعْنَۃِ اللّٰہِ ثَلَاثًاوَّ بَسَطَ یَدَہٗ کَاَنَّہٗ یَتَنَاوَلُ شَیْئًا فَلَمَّافَرَغَ مِنَ الصَّلٰوۃَ قُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ سَمِعْنَا کَ تَقُوْلُ فِی الصَّلٰوۃِ شَیْئًا لَّمْ نَسْمَعْکَ تَقُوْلُہٗ قَبْلَ ذٰلِکَ وَرَاَیْنٰکَ بَسَطْتَ یَدَکَ ....

ترجمہ:

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم (نماز پڑھنے کے

لیے) کھڑے ہوئے ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ کلمات ارشاد فرماتے ہوئے سنا:
"میں تم سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں"

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم پر اللہ کی لعنت کرتا ہوں (راوی کہتے ہیں) اس کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ہاتھوں کو آگے بڑھایا جیسے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کچھ پکڑنا چاہتے ہوں (لیکن پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیچھے ہٹ کر کھڑے ہو گئے اور معمول کے مطابق بقیہ نماز ادا کی) جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھ کر فارغ ہو گئے تو ہم نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! آج ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران ایسے کلمات ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے جو آج سے پہلے کبھی نہیں سنے اسی طرح ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے دیکھا ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 1/247 کتاب المساجد ومواضع الصلوة باب جواز لعن الشطان ......رقم 1211.

نسائی 1/179 کتاب السھو باب لعن ابلیس والتعوذ باللہ.....رقم 1214.

صحیح ابن حبان 1979. السنن الکبریٰ للبیہقی 3238.

حدیث نمبر 3:

ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو رکوع اور سجدے جاتے دیکھتے

عَنْ الْبَرَآءِ قَالَ کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَا یَحْنُوْ اَحَدٌ مِّنَّا ظَھْرَہٗ حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ سَجَدَ.

ترجمہ:

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب ہم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء میں نماز پڑھتے تو ہم میں سے ہر کوئی اس وقت تک (سجدے میں جانے کے لئے اپنی کمر نہ جھکاتا' جب تک ہم یہ نہ دیکھ لیتے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں جا چکے ہیں

تخریج:

مسلم1/225 کتاب الصلوة باب متابعة الامام والعمل بعده رقم1063.1064.1065.

حدیث نمبر4:

سلام پھیرتے ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھنا

عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ كُنْتُ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُسَلِّمُ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ عَنْ يَسَارِهٖ حَتّٰی اَرٰی بَيَاضَ خَدِّهٖ.

ترجمہ:

عامر بن سعد رضی اللہ عنہما اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرتے ہوئے دیکھتا تھا' یہاں تک کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک رخساروں کی سفیدی بھی دیکھا کرتا تھا۔

تخریج:

مسلم1/260 کتاب المساجد و مواضع الصلوة السلام للتحليل من الصلوة.....رقم1315.

ابن ماجہ صفحہ 170 کتاب اقامۃ الصلوۃ و السنۃ فیھا باب التسلیم رقم 916.917.
نسائی 1/195 کتاب السھو باب کیف السلام علی الشمال رقم 1321.1322.1323.1324
سنن دامی 1345. مسند امام احمد 1619. صحیح ابن حبان 1990.1991.1992. ابن خزیمہ 726. السنن الکبریٰ للبیھقی 2800. ابو یعلی 5102. المعجم الکبیر للطبرانی 9799. دار قطنی 31.

تشریح 2.3.4:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نماز کے دوران بھی توجہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف رکھتے تھے تبھی تو عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز کے دوران ہاتھ آگے بڑھاتے دیکھا ہے۔ اور اس وقت تک ہم میں سے کوئی اپنی کمر نہ جھکا تا جب تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم سجدے میں تشریف نہ لے جاتے' اور سلام پھیرتے ہوئے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے رخساروں کی زیارت کرتے۔

اس دور کے نام نہاد توحید پرستوں کو نماز میں خیالِ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ہے لیکن صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کبھی قیام میں' کبھی سجدے میں' اور کبھی سلام پھیرتے ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک چہرہ کی زیارت کرتے تھے اللہ تعالیٰ ہم کو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جیسا عشق مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم عطا فرمائے۔

باب نمبر 9:

اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا اکٹھا ذکر کرنا

ضروری وضاحت:

اس پرفتن دور میں جہاں ہر بات پر شرک وبدعت کے فتوے لگائے جاتے اور اہلسنت کے معمولات کو مشرکانہ افعال قرار دیا جاتا ہے وہاں اللہ عزوجل اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے اکٹھا ذکر کرنے کو بھی شرک کہا جاتا ہے۔ حالانکہ ان فتوا بازوں کو اتنا بھی معلوم نہیں کہ آدمی جو کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہے اس میں اللہ جل شانہ کی واحدنیت کے ساتھ ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی گواہی دی جاتی ہے بلکہ اسلامی عبادات میں جہاں بھی غور کیا جائے اللہ جل شانہ کے ذکر کے ساتھ نہ صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک ہے بلکہ اہل اللہ کے افعال کی یاد بھی تازہ ہوتی ہے۔ جیسا کہ حج کے ارکان پر ہی غور کرلیا جائے تو پتا چلتا ہے کہ انبیاء اور اولیاء کی مقدس اداؤں کو ارکان حج میں شامل کیا گیا ہے اس باب میں ہم مسلم شریف سے چند ایسی احادیث کا ذکر کریں گے جن میں اللہ عزوجل کے ذکر کے ساتھ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر مبارک بھی ہے۔

حدیث نمبر 1:

جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا

عَنْ عَدِيّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ رَجُلًا خَطَبَ عِنْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَقَدْ رَشَدَ وَ مَنْ يَّعْصِهِمَا فَقَدْ غَوٰى فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِئْسَ الْخَطِيْبُ اَنْتَ قُلْ وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

ترجمہ:

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں خطبہ دیتے ہوئے کہا جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرے گا وہ ہدایت حاصل کرے گا جو ان دونوں کی نافرمانی کرے گا وہ گمراہ ہو جائے گا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تم برے خطیب ہو تمہیں (ان دونوں کے بجائے) یوں کہنا چاہیے جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کرے گا۔

تخریج:

مسلم 1/340 کتاب الجمعہ رقم 2010.

تشریح:

اس حدیث مبارکہ میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے خطیب کو اللہ جل جلالہ کے ساتھ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اس بات سے منع کیا ہے کہ دونوں

نہ کہو بلکہ یہ کہو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم۔ معلوم ہوا کہ اللہ جل جلالہ کے اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے اگر کوئی حرج ہوتا تو ضرور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اس سے منع فرمادیتے۔

حدیث نمبر2:

کیا اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ناانصافی کریں گے؟

ایک دفعہ نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم رات کو بقیع شریف تشریف لے گئے اور ان کے لیے دعا مغفرت کی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے گئیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس تشریف لائے تو فرمایا:

قَالَ اَظَنَنْتِ اَنْ یَّحِیْفَ اللّٰهُ عَلَیْکِ وَرَسُوْلُهٗ .....

ترجمہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تمہارا گمان تھا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہارے ساتھ ناانصافی کریں گے۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 1/370 کتاب الجنائز رقم 225.

ترمذی 1/275 کتاب صوم باب ماجاء فی لیلة النصف من شعبان رقم 706.

ابن ماجه صفحه 209 کتاب اقامة الصلوة والسنة فیها باب ماجاء فی لیلة النصف.... رقم 1389.

حدیث نمبر3:

جب اللہ اور رسول ہی عدل نہیں کریں گے تو عدل کون کرئے گا

غزوہ حنین کے موقعہ پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مالِ غنیمت تقسیم فرمایا تو ایک شخص نے کہا عدل سے کام نہیں لیا گیا جب یہ بات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پہنچی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا چہرہ مبارک سرخ ہو گیا اور فرمایا:

قَالَ فَمَنْ يَّعْدِلُ اِنْ لَّمْ يَعْدِلِ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ قَالَ ثُمَّ قَالَ يَرْحَمُ اللّٰهُ مُوْسٰى قَدْ اُوْذِىَ بِاَكْثَرَ مِنْ هٰذَا فَصَبَرَ.

ترجمہ:

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہی عدل نہیں کریں گے تو پھر کون عدل کرے گا؟ اللہ تعالیٰ حضرت موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے انہیں اس سے زیادہ اذیت پہنچائی گئی لیکن انہوں نے صبر سے کام لیا۔

تخریج:

مسلم1/398 کتاب الزکوۃ باب اعطاءِ المولفة ومن یخاف.....رقم2447.

حدیث نمبر4:

اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امان نہ دینا

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جب کسی لشکر کو روانہ فرماتے تو اس کو کچھ وصیتیں فرماتے ان میں سے ایک وصیت یہ بھی ہے فرمایا:

اِذَا حَاصَرْتَ اَهْلَ حِصْنٍ فَاَرَادُوْکَ اَنْ تَجْعَلَ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ نَبِيِّهٖ فَلَا تَجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّةَ اللّٰهِ وَ ذِمَّةَ نَبِيِّهٖ وَلٰكِنِ اجْعَلْ لَهُمْ ذِمَّتَکَ وَ ذِمَّةَ اَصْحَابِکَ فَاِنَّکُمْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَمَکُمْ وَذِمَمَ اَصْحَابِکُمْ اَهْوَنُ مِنْ اَنْ تُخْفِرُوْا ذِمَّةَ اللّٰهِ وَذِمَّةَ رَسُوْلِهٖ ....

ترجمہ:

جب تم کسی قلعے کا محاصرہ کرو اور وہ لوگ چاہیں کہ تم انہیں اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امان دیدو تو تم انہیں اللہ جل جلالہ اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی امان نہ دینا بلکہ انہیں اپنی اور اپنے ساتھیوں کی امان میں دینا۔ کیونکہ تمہارا اپنی اور اپنے ساتھیوں کی دی ہوئی امان سے پھر جانا نسبتاً ہلکا ہے اس بات سے کہ تم اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی امان کی خلاف ورزی کرو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 2/92 کتاب الجہاد و السیر باب تامیر الامام الامراء.....رقم 4521.

ترمذی 1/474 کتاب السیر باب ماجاء فی وصیۃ صلی اللہ علیہ وسلم فی القتال رقم 1575.

دارمی 4242.

حدیث نمبر 5:

اللہ جل جلالہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری تصدیق کرتے ہیں

فتح مکہ کے روز ایک انصاری نے دوسرے سے کہا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دل میں اپنے وطن اور اپنے رشتہ داروں کی محبت موجود ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے انصار کو بلایا اور ان کو کچھ باتیں ارشاد فرمائیں۔ تو انصار رونے لگے اور عرض کرنے لگے:

وَاللّٰهِ مَا قُلْنَا الَّذِیْ قُلْنَا اِلَّا الضِّنَّ بِاللّٰهِ وَبِرَسُوْلِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ يُصَدِّقَانِكُمْ وَيَعْذِرَ انِكُمْ ....

ترجمہ:

ہم نے جو کچھ بھی کہا اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں کہا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم تمہاری تصدیق کرتے ہیں اور تمہارے عذر کو قبول کرتے ہیں ------------------

تخریج:

مسلم2/112 کتاب الجهاد و السير باب فتح مكه رقم4622.4623.

مسندامام احمد10961 .صحيح ابن حبان4760.صحيح ابن خزيمه2758 .المستدرک للحاکم 6589.السنن الکبریٰ للبيهقی18052 .مسند ابو یعلیٰ7463 .المعجم الکبير للطبرانی4266.

حدیث نمبر6:

اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے

(عَنْ عَامِرِ بْنِ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ)سَمِعْتُهٗ يَقُوْلُ يَوْمَ خَيْبَرَ لَاُعْطِيَنَّ

الرَّايَةَ رَجُلًا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ وَيُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ قَالَ فَتطَاوَلْنا لَهَا فَقَالَ ادْعُوا لِيْ عَلِيًّا فَاُتِيَ بِهِ اَرْمَدَ فَبَصَقَ فِيْ عَيْنِهٖ وَرَفَعَ الرَّايَةَ اِلَيْهِ فَفَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ..........

ترجمہ:

(عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ اپنے والد سے بیان کرتے ہیں) فتح خیبر کے دن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشادِ فرماتے ہوئے سنا ہے میں جھنڈا ایک ایسے شخص کو دوں گا جو اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت کرتا ہے اور اللہ جل جلالہ اور اس کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم اس سے محبت کرتے ہیں (حضرت سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ہم اس انتظار میں تھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کو میرے پاس لے آؤ۔ انہیں لایا گیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں اپنا لعاب ڈالا تو اللہ تعالیٰ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ذریعے فتح عطا فرمائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 2/284 کتاب الفضائل الصحابہ باب من فضائل علی بن ابی طالب رقم 6220.

مسلم 2/124 کتاب الجهاد والسیر باب غزوة ذی قرد وغیرها رقم 4678.

حدیث نمبر 7:

جب اللہ جل جلالہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے جواب دیتے ہیں

......قَالَ عَآئِشَةُ فَسَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ لِحَسَّانَ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَايَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَانَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ

ترجمہ:

۔۔۔۔۔۔حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت حسان رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے سنا ہے۔ جب تم اللہ جل جلالہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب سے (کفار کی ہجو) کا جواب دیتے رہو گے روح القدس تمہاری تائید کرتے رہیں گے۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم2/305 کتاب فضائل الصحابه بابفضائل حسان بن ثابت.... رقم6395.

السنن الکبریٰ للبیهقی20895. المعجم الکبیر للطبرانی3582.

حدیث نمبر8:

اللہ جل جلالہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی

اَنَّهٗ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَاَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ وَعُصَيَّةُ عَصَتِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

ترجمہ:

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بنو غفار کی

اللہ تعالیٰ مغفرت کرے اور بنو سالم کو اللہ تعالیٰ سلامت رکھے اور بنو عصیہ نے اللہ جل جلالہٗ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔

تخریج:

مسلم 2/311 کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل غفار 'اسلم.... رقم 6435.

ترمذی 2/712 کتاب المناقب بابفی غفار واسلم ..... رقم 3907.

دارمی 2\207 کتاب السیر باب فی فضل اسلم وغفار رقم 2559.

مسند امام احمد 2\60.

تشریح:

ان تمام احادیث میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے اللہ جل جلالہٗ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر کیا ہے تو معلوم ہوا کہ جو لوگ اس بات کو شرک قرار دیتے ہیں وہ لوگ غلط اور راہ راست سے بھٹکے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم کو صراط مستقیم پر چلتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

باب نمبر 10:

اہل اللہ کا مدد فرمانا / یارسول اللہ ﷺ کہنا

حدیث نمبر 1:

میں تمہیں ضرور نفع پہنچاؤں گا

عَنِ الصُّنَابِحِيِّ عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّهٗ قَالَ دَخَلْتُ عَلَيْهِ وَهُوَفِی الْمَوْتِ فَبَكَيْتُ فَقَالَ لِیْ مَهْلًالِمَ تَبْكِیْ فَوَاللّٰهِ لَئِنْ اسْتُشْهِدْتُ لَاَشْهَدَنَّ لَکَ وَلَئِنْ شُفِّعْتُ لَاَشْفَعَنَّ لَکَ وَلَئِنْ اسْتَطَعْتُ لَاَنْفَعَنَّکَ......

ترجمہ:

حضرت صنابحی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں، جس وقت حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کا آخری وقت قریب تھا میں اس وقت ان کی خدمت میں حاضر ہوا تو میں رونے لگا۔ وہ مجھ سے کہنے لگے کیوں رو رہے ہو؟ اللہ کی قسم! اگر مجھ سے گواہی مانگی گئی تو میں ضرور تمہارے حق میں گواہی دوں گا، اگر مجھے شفیع بنایا گیا تو میں ضرور تمہاری شفاعت کروں گا جہاں تک میرے لیے ممکن ہوا میں ضرور تمہیں نفع پہنچاؤں گا۔

تخریج:

مسلم1/68 کتاب الایمان باب الدلیل علی ان مات علی التوحید ....رقم142.

ترمذی 2/548 کتاب الایمان باب ماجاء فیمن لیموت وھو......رقم 2592.

مسند امام احمد 22763. صحیح ابن حبان 202.

تشریح:

اس حدیث پاک سے نہ صرف شفاعت کا ثبوت ہے بلکہ اہل اللہ کے مدد کرنے کا بھی ثبوت ہے۔اسی لیے فرمایا کہ میں تمہیں ضرور نفع پہنچاؤں گا۔

حدیث نمبر 2:

ہر نبی علیہ السلام کے کچھ حواری ہوتے ہیں

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ نَبِيٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِيْ اُمَّةٍ قَبْلِيْ اِلَّا كَانَ لَهُ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِيُّوْنَ وَاَصْحَابٌ يَّاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَيَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ.........

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ سے پہلے اللہ تعالیٰ نے جس بھی نبی کو بھیجا تو اس کی امت میں سے کچھ 'حواری' ہوتے تھے اور چند ایسے ساتھ ہوتے جو اس نبی کی سنت پر عمل کرتے اس کے حکم کی پیروی کرتے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم1/78 کتاب الایمان باب بیان کون النھی عن المنکر من الایمان.......رقمs180. 179.

مسند امام احمد4402. ابن حبان6137. السنن الکبریٰ للبیھقی19965. المعجم الکبیر 9754.

تشریح:

بخاری ومسلم میں حواری کا مطلب بھی بیان کیا گیا ہے ''قَالَ سُفیَانُ الْحَوَارِیُّ النَّاصِرُ. یعنی سفیان بیان کرتے ہیں حواری مددگار کو کہتے ہیں۔

بخاری جلد1صفحہ528 کتاب الجہادباب السیروحدہ حدیث نمبر2997.

مسلم جلد2صفحہ686 کتاب فضائل الصحابہ باب من فضائل طلحہ والزبیرنمبر6243.6244.

ترمذی جلد2صفحہ694 کتاب المناقب باب الزبیر بن العوام حدیث نمبر3716.3717.

معلوم ہوا کہ اہل اللہ کو مددگار کہنے اوران سے مدد مانگنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ از روئے شرع اہل اللہ سے مدد مانگنا جائز ہے۔

باب نمبر 11:

اہل اللہ زندہ جاوید ہیں

حدیث نمبر 1:

انبیاء علیہم السلام کو مسجد اقصیٰ میں نماز پڑھتے دیکھا

.........قَدْ رَاَیْتُنِیْ فِیْ جَمَاعَةٍ مِّنَ الْاَنْبِیَاءِ فَاِذَامُوْسٰی قَائِمٌ یُّصَلِّی فَاِذَارَجُلٌ ضَرْبٌ جَعْدٌ کَاَنَّهٗ مِنْ رِّجَالِ شَنُوْئَةَ وَاِذَا عِیْسٰی ابْنُ مَرْیَمَ عَلَیْهِ السَّلَامَ قَائِمٌ یُّصَلِّی اَقْرَبُ النَّاسِ بِهٖ شَبَهًا عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدٍ الثَّقَفِیُّ وَاِذَااِبْرَاهِیْمُ عَلَیْهِ السَّلَامَ قَائِمٌ یُّصَلِّی اَشْبَهُ النَّاسِ بِهٖ صَاحِبُکُمْ یَعْنِیْ نَفْسَهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَحَانَتِ الصَّلٰوةُ فَاَمَمْتُهُمْ فَلَمَّا فَرَغْتُ مِنَ الصَّلَاةِ قَالَ لِیْ قَائِلٌ یَّامُحَمَّدُ هٰذَا مَالِکٌ صَاحِبُ النَّارِ فَسَلِّمْ عَلَیْهِ فَالْتَفَتُّ اِلَیْهِ فَبَدَاَنِیْ بِالسَّلَامِ.

ترجمه:

..........(حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں سفر معراج کے دوران) میں نے انبیاء کرام علیہم السلام کو بھی دیکھا' حضرت موسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا' آپ کے بال گھنگھریالے تھے

یوں جیسے ''شنوہ'' قبیلے کے لوگوں کے ہوا کرتے ہیں۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ کی شکل آپ سے بہت زیادہ ملتی ہے میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا وہ تمہارے آقا (یعنی خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم) سے مشابہت رکھتے تھے۔ پھر باجماعت نماز ادا ہونے لگی تو میں نے ان تمام حضرات کو نماز پڑھائی' نماز کے سے فارغ ہونے کے بعد کسی نے مجھ سے کہا' اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! یہ مالک ہیں' جہنم کے انچارج' آپ صلی اللہ علیہ وسلم انہیں سلام کیجئیے میں ان کی طرف متوجہ ہوا تو انہوں پہلے ہی مجھے سلام کر دیا۔

تخریج:

مسلم جلد 1 صفحہ 126 کتاب الایمان باب الاسرء برسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .....حدیث نمبر 430.

نگاہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی شے پوشیدہ نہیں:

عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اَتَیْتُ وَفِیْ رِوَایَۃِ ھَدَّابِ مَرَرْتُ عَلٰی مُوْسٰی عَلَیْہِ السَّلَام لَیْلَۃَ اُسْرِیَ بِیْ عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ وَھُوَ قَائِمٌ یُّصَلِّیْ فِیْ قَبْرِہٖ.

ترجمہ:

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان نقل کرتے ہیں: معراج کی رات میرا گزر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے ہوا جو سرخ ٹیلے کے پاس اپنی قبر میں

کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے تھے۔

تخریج:

مسلم جلد2صفحہ274 کتاب الفضائل باب من فضائل موسیٰ علیه السلام نمبر6157.6158.
نسائی جلد1صفحہ242 کتاب قیام اللیل... باب ذکر صلوة نبی الله موسیٰ......نمبر1631.
مسند امام احمد بن حنبل12526. صحیح ابن حبان50. مسند ابو یعلیٰ332. المعجم الکبیر للطبرانی1632.1633.1634.1635.1636.

تشریح:

ان احادیث سے معلوم ہوا انبیاء علیہم السلام زندہ جاوید ہیں اور یہ بھی معلوم ہوا جب چاہیں جہاں چاہیں تشریف لے جائیں۔ یہی وجہ ہے کہ پہلے حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی قبر میں نماز ادا کر رہے تھے اور مسجد اقصیٰ میں بھی تشریف فرما تھے اور دوسرے انبیاء علیہم السلام نے بھی مسجد اقصیٰ میں نماز ادا کی۔

باب نمبر 12: سماع موتی / قبروں پر حاضری

حدیث نمبر 1:

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کو بعد از شہادت مخاطب کیا

عَنْ اَبِیْ نَوْفَلٍ رَاَیْتُ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ الزُّبَیْرِ عَلٰی عَقَبَۃِ الْمَدِیْنَۃِ قَالَ فَجَعَلَتْ قُرَیْشٌ تَمُرُّ عَلَیْہِ وَالنَّاسُ حَتّٰی مَرَّ عَلَیْہِ عَبْدُ اللّٰہِ بْنُ عُمَرَ فَوَقَفَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ السَّلَامُ عَلَیْکَ اَبَا خُبَیْبٍ اَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ھٰذَااَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ھٰذَااَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ھٰذَااَمَا وَاللّٰہِ لَقَدْ کُنْتُ اَنْہَاکَ عَنْ ھٰذَااَمَا وَاللّٰہِ اِنْ کُنْتَ مَا عَلِمْتُ صَوَّامًا قَوَّامًا وَّ صُوْلًا لِلرَّحِمِ اَمَا وَاللّٰہِ لَاُمَّۃٌ اَنْتَ اَشَرُّھَا لَاُمَّۃٌ خَیْرٌ..........

ترجمہ:

حضرت ابونفل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہر کی گھاٹی پر (سولی پر لٹکے ہوئے) دیکھا ہے۔ قریش اور دوسرے لوگ ان کے پاس سے گزر رہے تھے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ان کے پاس سے گزرے تو ٹھہر گئے اور بولے: اے ابوخبیب! (حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کی کنیت ہے) آپ پر

سلام ہو اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو اے ابوخبیب! آپ پر سلام ہو۔ اللہ کی قسم میں آپ کو اس سے منع کرتا رہا' اللہ کی قسم میں آپ کو اس سے منع کرتا رہا' اللہ کی قسم میں آپ کو اس سے منع کرتا رہا۔ اللہ کی قسم میرے علم میں آپ بکثرت روزے رکھنے والے تھے۔ بکثرت نوافل ادا کرنے والے تھے۔ اور رشتہ داری کے حقوق کا انتہائی خیال رکھنے والے تھے۔ اللہ کی قسم! (آپ کے ساتھیوں کے) جس گروہ کو سب سے برا قرار دیا جاتا ہے وہ سب سے بہتر تھا۔

تخریج:

مسلم 1/316 کتاب فضائل الصحابه باب ذکر کذاب ثقیف و مبیرها رقم 6496.
المستدرک للحاکم 6342. المعجم الکبیر للطبرانی 274.

تشریح:

اس حدیث پاک میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بعد از شہادت حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو مخاطب کر کے سلام کیا اور ان کی خوبیاں بیان کی۔ معلوم ہوا کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے نزدیک بعد از وفات مخاطب کرنا جائز ہے اور سماع موتیٰ کا بھی ثبوت ہے۔

اس کی تصدیق نواب وحید الزماں وہابی نے بھی کی ہے جیسا کہ لکھتا ہے "میں تو تم کو منع کرتا تھا اس سے یعنی خلافت اور حکومت اختیار کرنے سے اور جھگڑا کرنے سے لیکن تم نے نہ مانا اور اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ مارے گئے سراج الوہاج میں ہے کہ

اس حدیث سے سماع موتی اور ان کا شعور ثابت ہوتا ہے ورنہ یہ خطاب بیکار ہوگا
(صحیح مسلم مترجم ج6 ص198)

حدیث نمبر 2:

میری قبر پر اونٹ کا گوشت تقسیم کرنے جتنی دیر ٹھہرنا

.........فَاِذَااَنَا مُتُّ فَلَا تَصْحَبْنِیْ نَائِحَةٌ وَّلَا نَارٌ فَاِذَادَ فَنْتُمُوْنِیْ فَشَنُّوْا عَلَیَّ التُّرَابَ شَنًّا ثُمَّ اَقِیْمُوْاحَوْلَ قَبْرِیْ قَدْرَ مَا تُنْحَرُ جَزُوْرٌ وَّیُقْسَمُ لَحْمُهَاحَتّٰی اَسْتَاْنِسَ بِكُمْ وَاَنْظُرَ مَاذَااُرَاجِعُ بِهٖ رُسُلَ رَبِّیْ.

ترجمہ:

_ _ _ _ _ _ _ (حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) جب میں مر جاؤں تو میرے جنازے کے ہمراہ آگ یا نوحہ کرنے والی عورتیں نہ لے جانا اور جب مجھے دفن کرنے کے بعد مٹی ڈال کر فارغ ہو جاؤ تو اتنی دیر تک میری قبر کے پاس رکے رہنا، جتنی دیر میں ایک اونٹ کو ذبح کر کے اس کا گوشت تقسیم کیا جاتا ہے تاکہ تمہاری وجہ سے میری انسیت برقرار رہے اور میں اپنے پروردگار جل جلالہ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے سوالات کا جواب دے سکوں۔

تخریج:

مسلم 1/102 کتاب الایمان باب کون الاسلام یهدم ما قبله ....رقم 321.

صحیح ابن خزیمه3085.2515.

تشریح:

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ صحابی رسول ہیں وہ فرما رہے ہیں کہ مجھے دفن کرنے کے بعد میری قبر پر ٹھہرنا تاکہ میں تمہاری انسیت کی وجہ سے فرشتوں کے سوالوں کا جواب دے سکوں۔ معلوم ہوا کہ فوت ہونے والے کا باہر قبر پر کھڑے ہونے والے لوگوں کے ساتھ تعلق ہوتا ہے وہ ان کو پہچانتا ہے اور ان سے انس حاصل کرتا ہے۔
اس حدیث مبارک میں ان لوگوں کا رد ہے جو کہتے ہیں کہ مرنے کے بعد کوئی تعلق نہیں ہوتا اور قبر والے اپنی قبر پر آنیوالے کو نہیں پہچانتے۔

حدیث نمبر3: قبروں پر مومنین کو سلام فرمایا

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَتَی الْمَقْبُرَةَ فَقَالَ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قبرستان تشریف لے گئے اور یہ دعا پڑھی۔ السَّلَامُ عَلَیْکُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِیْنَ وَاِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ. قوم مومنین کے گھر میں رہنے والو، تم پر سلامتی نازل ہو اگر اللہ نے چاہا تو ہم عنقریب تمہیں آملیں گے۔

تخریج:

مسلم1/159.160 کتاب الطهارت باب استحباب اطالة الغرة....رقم584.585.

مسلم1/369.370 کتاب الجنائز رقم2256.2257.2258.

ابن ماجه صفحه222 کتاب الجنائز باب ماجاء فيما يقال اذا دخل المقابر رقم1546.1547.

ابن ماجه صفحه456 کتاب الزهد باب ذكر الحوض رقم4306.

ترمذی1/329 کتاب الجنائز باب ما يقول الرجل اذا دخل المقابر رقم1017.

نسائی1/35 کتاب الطهارت باب حلية الوضوءِ رقم150.

نسائی1/287 کتاب الجنائز باب الامر بالاستغفار للمومنين رقم2038.2039

ابو داود 2/107 کتاب الجنائز باب مايقول اذا مر بالقبور رقم3237.

مؤطا امام مالک ص19 کتاب الطهارت باب جامع الوضوء رقم60

مسند امام احمد7980. صحیح ابن حبان1046. صحیح ابن خزیمه6. السنن الکبریٰ للبیهقی 7001.7002. مسند ابو یعلیٰ4593. المعجم الکبیر للطبرانی12613.1236.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مردے بھی زندوں کی طرح سنتے ہیں اور زیارت کے لیے آنے والوں کو پہچانتے ہیں ورنہ ان سے سلام کلام کرنا کیسا؟ یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خصائص کی بات بھی نہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بھی ایسا ہی کہنے کا دوسری احادیث میں حکم فرمایا۔ (اس موضع پر بخاری کے حوالے سے کافی احادیث اپنی کتاب ''بخاری شریف اور عقائد اہلسنت'' باب نمبر 19 صفحہ نمبر 473 پر نقل کی ہیں وہاں سے ملاحظہ کریں۔)

باب نمبر 13:

ایصالِ ثواب

حدیث نمبر 1:

انتقال کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْہُ عَمَلُہُ اِلَّا مِنْ ثَلَاثَۃٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَۃٍ جَارِیَۃٍ اَوْ عِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِہٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَہٗ.

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب انسان کا انتقال ہو جائے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین اعمال (کا ثواب ملتا رہتا ہے) صدقہ جاریہ' وہ علم جس کے ذریعے نفع حاصل کیا جائے' وہ نیک اولاد جو ان کے لیے دعا کرتی رہے۔

تخریج:

مسلم 2/51 کتاب الوصیۃ باب ما یلحق الانسان من الثواب بعد وفاتہ رقم 4223.

ابن ماجہ صفحہ 117 کتاب السنۃ باب ثواب معلم الناس الخیر رقم 241.

نسائی 2/132 کتاب الوصایا باب افضل الصدقہ عن المیت رقم 3653.

ترمذی1/388 کتاب الاحکام باب فی الوقف رقم1336.
ابو داو د2/50 کتاب الوصیہ باب ماجاء فی الصدقہ عن المیت رقم2880.
دارمی1\29 المقدمہ باب البلاغ عن رسول اللّٰہ و تعلیم السنن رقم577.578
مسند امام احمد8831. صحیح ابن حبان93. صحیح ابن خزیمہ2494. السنن الکبریٰ للبیھقی12415. مسند ابو یعلی6475. المعجم الکبیر للطبرانی6181. السنن الکبریٰ للنسائی6478. الادب المفرد38.

تشریح:

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ صدقہ جاریہ' وہ علم جس سے نفع حاصل کیا جائے اور نیک اولاد کی دعا کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ اس لیے بندے کو چاہیئے کہ اپنی آخرت کی بہتری کے لیے صدقہ جاریہ کے کام کرتا رہے اور ایسے علم کو پھیلائے جس سے نفع حاصل کیا جا سکے۔ اور اپنی زندگی ہی اپنی اولاد کی ایسی تربیت کرے کہ اس کے مرنے کے بعد اس کے لیے دعائے مغفرت کرتی رہے ورنہ بہت سارے لوگ ایسے بھی ہیں جو اپنی اولاد کی دعا سے محروم رہتے ہیں اس میں ان لوگوں کا اپنا بھی بڑا کردار ہوتا ہے کیونکہ وہ اپنی اولاد کی دنیوی لحاظ سے تو تربیت کرتے ہیں لیکن دینی لحاظ سے کوئی تربیت نہیں کرتے تو ایسے لوگوں کی اولاد برے لوگوں کی صحبت میں جا بیٹھتے ہیں نتیجہ میں خود تو اپنے والدین کی بخشش کے لیے دعا کرنا دور کی بات وہ دوسروں کو بھی روکتے ہیں کہ ہمارے والدین کی بخشش کے لیے کیوں دعا کرتے ہو یعنی خود تو نہیں کرتے دوسروں کو بھی روک دیتے

ہیں۔ہم خود ایسے شخص کو جانتے ہیں کہ جو کہتا ہے میرے والدین مشرک تھے۔

حدیث نمبر 2:

جس کھانے پر اللہ کا نام لیا جاتا شیطان اس میں شریک نہیں ہوتا

عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ کُنَّا اِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَیْدِیَنَا حَتّٰی یَبْدَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَیَضَعَ یَدَهٗ وَاِنَّا حَضَرْنَا مَعَهٗ مَرَّةً طَعَامًا فَجَائَتْ جَارِیَةٌ کَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَتْ لِتَضَعَ یَدَهَا فِی الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِیَدِهَا ثُمَّ جَآءَ اَعْرَابِیٌّ کَاَنَّمَا یُدْفَعُ فَاَخَذَ بِیَدِهٖ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ یَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا یُذْکَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاِنَّهٗ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِیَةِ لِیَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِیَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِیِّ لِیَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِیَدِهٖ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّ یَدَهٗ فِیْ یَدِیْ مَعَ یَدِهَا.

ترجمہ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں جب کبھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ کھانے پر موجود ہوتے تھے۔ہم اس وقت تک (کھانے کی طرف) ہاتھ نہیں بڑھاتے تھے۔ جب تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا شروع نہ فرماتے۔ایک مرتبہ ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ کھانے پر موجود تھے۔ایک بچی بھاگتی ہوئی آئی جیسے کوئی اس کا پیچھا کر رہا

ہواس نے اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھانا چاہا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا۔ پھر ایک دیہاتی تیزی سے آیا جیسے کوئی اس کے پیچھے لگا ہواس نے اپنا ہاتھ کھانے کی طرف بڑھایا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ بھی پکڑ لیا اور فرمایا: جس کھانے پر اللہ عزوجل کا نام نہ لیا جائے شیطان بھی اس میں شریک ہو جاتا ہے۔ یہ بچی شیطان کو اس کھانے میں شریک کرنے کے لیے آئی تھی۔ تو میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر یہ دیہاتی اس کو کھانے میں شریک کرنے کے لیے آیا تھا میں نے اس کا بھی ہاتھ پکڑ لیا اس ذات کی قسم! جس کے دستِ قدرت میں میری جان ہے اس بچی کے ہاتھ کے ساتھ شیطان کا ہاتھ بھی میرے ہاتھ میں ہے۔

تخریج:

مسلم 2/180 کتاب الاشربه باب اٰداب الطعام واحکامها رقم 5259.5260.

ابوداود 2/172 کتاب الاطعمه باب التسمیه علی الطعام رقم 3766.

مسند امام احمد 23297. المستدرک للحاکم 7088.

تشریح:

صحابہ کرام علیہم الرضوان کو کوئی شے نظر نہیں آئی لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نظر باکمال نے شیطان کو اس بچی اور دیہاتی کے ساتھ کھانے میں شریک ہوتے ہوئے ملاحظہ فرمالیا اور اس کا ہاتھ پکڑ لیا معلوم ہوا کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بے مثل و بے مثال ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک نگاہیں ان چیزوں کو ملاحظہ فرمالیتی ہیں جن چیزوں کو اور

لوگ نہیں دیکھ سکتے۔

جس کھانے پر ختم پاک پڑھا جاتا ہے کچھ لوگ اس کھانے کے قریب بھی نہیں آتے حالانکہ اس کھانے پر کلام اللہ شریف کی تلاوت ہی تو کی جاتی ہے جس سے وہ کھانا بابرکت بھی ہو جاتا ہے اور شیطان سے بھی محفوظ ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ مولوی زکریا سورہ یٰس کے فضائل بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے:

''۔۔۔۔۔جو ایسی حالت میں (سورہ یٰس) پڑھے کہ کھانا کم ہو جانے کا خوف ہو تو وہ کھانا کافی ہو جاتا ہے۔۔۔۔۔۔۔'' (فضائل اعمال ص 337)

باب نمبر 14: بدعت کی حقیقت

حدیث نمبر 1:

بدعت گمراہی ہے

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ .... يَقُوْلُ اَمَّا بَعْدُ فَاِنَّ خَيْرَ الْحَدِيْثِ كِتَابُ اللّٰهِ وَخَيْرَ الْهُدٰى هَدْىُ مُحَمَّدٍ وَّشَرَّ الْاُمُوْرِ مُحْدَثَاتُهَا وَكُلُّ بِدْعَةٍ ضَلَالَةٌ............

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔۔۔(ایک مرتبہ) آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک سب سے بہترین بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے بہترین سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور سب سے برے کام نئے ایجاد شدہ ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔

تخریج:

مسلم 1/339 کتاب الجمعه رقم 2005.

ابن ماجه صفحه 100 کتاب السنه باب اجتناب البدع والجدل رقم 45.46.

نسائی 1/234 کتاب صلوة العيدين باب كيف الخطبه رقم 1577.

السنن الكبرىٰ للبيهقی 5557.5558.

حدیث نمبر 2:

بدعت کو ایجاد کرنے والا

عَنْ اِبْرَاهِيْمَ التَّيْمِيّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ خَطَبَنَا عَلِيُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ........
قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَيْرٍ اِلٰی ثَوْرٍ
فَمَنْ اَحْدَثَ فِيْهَا حَدَثًا اَوْ آوٰی مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰٓئِكَةِ وَالنَّاسِ
اَجْمَعِيْنَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ صَرْفًا وَّلَا عَدْلًا........

ترجمہ:

حضرت ابراہیم تیمی رضی اللہ عنہ اپنے والد کا یہ بیان نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:--------------- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے "عیر" سے لے کر "ثور" تک مدینہ حرم ہے جو شخص یہاں کوئی بدعت ایجاد کرے یا کسی بدعتی کو پناہ دے اس اللہ تعالیٰ، فرشتوں، اور تمام لوگوں کی طرف سے لعنت ہوگی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی کوئی نفلی یا فرض عبادت قبول نہیں کرئے گا-----------

تخریج:

مسلم 1/509 کتاب الحج باب فضل المدینہ و دعا النبی صلی اللہ علیہ وسلم..........رقم 2327.

حدیث نمبر 3:

بدعتی کو پناہ دینے والا

عَامِرُ بْنُ وَاثِلَةَ قَالَ کُنْتُ عِنْدَ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فَاَتَاہُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلَیْکَ قَالَ فَغَضِبَ وَقَالَ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُسِرُّ اِلَیَّ شَیْئًا یَکْتُمُہُ النَّاسَ غَیْرَ اَنَّہٗ قَدْ حَدَّثَنِیْ بِکَلِمَاتٍ اَرْبَعٍ قَالَ مَا ھُنَّ یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ قَالَ قَالَ لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ لَّعَنَ وَالِدَہٗ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ وَلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ آوٰی مُحْدِثًا وَّلَعَنَ اللّٰہُ مَنْ غَیَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ.

ترجمہ:

حضرت عامر بن واثلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس موجود تھا ایک شخص ان کے پاس آیا اور بولا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کے ساتھ راز کی کیا باتیں کی ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ ناراض ہو گئے اور بولے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسی کوئی خفیہ بات نہیں بتائی۔ جسے آپ لوگوں سے چھپایا ہو۔ البتہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے چار باتیں بتائی ہیں وہ شخص بولا اے امیر المومنین رضی اللہ عنہ! وہ کیا ہیں؟ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے جواب دیا' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا' جو شخص اپنے والد پر لعنت کرے' اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو شخص غیر اللہ کے لیے (جانور) ذبح

کرے اس پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہو جو شخص کسی بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو اور جو شخص (زمین کی حد بندی) نشانات کو تبدیل کرے اس پر اللہ عزوجل کی لعنت ہو۔

تخریج:

مسلم 2/169 کتاب الاضاحی باب تحریم الذبح لغیر اللہ ......رقم 5124.5125.5126.
مسند امام احمد 858. صحیح ابن حبان 411. المستدرک للحاکم 8052. السنن الکبریٰ للبیہقی 16794. مسند ابو یعلیٰ 2539. المعجم الکبیر للطبرانی 899.

حدیث نمبر 4:

جو اچھا طریقہ ایجاد کرے

عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدُاللّٰهِ ....فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ لَهٗ مِثْلُ اَجْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْ اُجُوْرِهِمْ شَیْءٌ وَّ مَنْ سَنَّ فِی الْاِسْلَامِ سُنَّةً سَيِّئَةً فَعُمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ كُتِبَ عَلَيْهِ مِثْلُ وِزْرِ مَنْ عَمِلَ بِهَا وَلَا يُنْقَصُ مِنْ اَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ.

ترجمہ:

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ------- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے

ارشادفرمایا: جو شخص اسلام میں کسی اچھے کام کا آغاز کرے اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا تو اس شخص (کے نامہ اعمال میں) اس پر عمل کرنے والوں کے اجر کی مانند اجر رکھا جائے گا اور ان کے اجر میں کوئی کمی نہیں ہوگی اور جو شخص اسلام میں کسی برے کام کا آغاز کرے اور اس کے بعد بھی اس پر عمل کیا جائے تو جو شخص بھی اس پر عمل کرے گا اس کے گناہ کی مانند اس (برے کام کو ایجاد کرنے والے شخص کے نامہ اعمال میں) گناہ لکھا جائے گا اور ان دوسرے لوگوں کے گناہ میں کوئی کمی نہیں ہوگی

تخریج:

مسلم 1/345 کتاب العلم بابمنا سنّ سنة او سیئة .....رقم 6800.6801.6802.6803.

نسائی 1/356 کتاب الزکوة باب التحریض علی الصدقه رقم 2553.

ابن ماجه صفحه 114 کتاب السنه باب من سن سنة او سیئة رقم 203.

تشریح 1 تا 4:

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ہر نئی چیز بدعت سیئہ نہیں جیسا کہ بعض لوگ کہتے ہیں اگر بدعت کی یہ تعریف کریں کہ جو چیز نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری دورِ مبارک میں نہ ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری دور مباک کے بعد پیدا ہوئی تو اس سے نہ صرف حدیث نمبر 4 کا انکار کرنا پڑے گا بلکہ اس تعریف سے تو کوئی بھی بدعت سے محفوظ نہیں رہ سکتا کیونکہ ہمارے پاس موجودہ شکل میں جو قرآن پاک ہے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری دور مبارک میں اس حالت میں نہیں تھا۔ آج کے دور میں ہمارے پاس

احادیث کی امہات کتب ہیں ان میں کوئی بھی نبی رحمت ﷺ کے ظاہری دور مبارک میں نہیں تھی۔ آج کے دور میں مساجد خاص کر مسجد حرام اور مسجد نبوی کی جو موجودہ حالت ہے نبی پاک ﷺ کے دور مبارک میں ایسی حالت نہ تھی۔ اس دور میں کعبہ مشرفہ کے اردگرد طواف کرنے والوں کی آسانی کے لیے جو عمارت تعمیر کی گئی ہے وہ بھی نبی پاک ﷺ کے ظاہری دور مبارک میں نہ تھی۔ یہ چند ایک مثالیں ہیں جن پر ہمارے دین کی بنیادیں ہیں ان کی موجودہ شکل نبی پاک ﷺ کے ظاہری دور مبارک میں نہ تھی۔ اسی پر اکتفاء کرتے ہیں جو اہل عقل کے سمجھنے کے لیے کافی ہیں ورنہ تقریباً ہر شعبہ ہائے زندگی میں کسی نہ کسی طرح کی جدت آگئی ہے۔

اصل میں بدعت جس کو ہم بدعت سیئہ کہتے ہیں وہ ہے جو کسی سنت سے ٹکرائے یا اس کو ختم کرے یا دین کے کسی معاملے میں حرج پیدا کرے اور جو نئی بات دین کو سمجھنے یا سنت کو عام کرنے کے لیے ہو وہ بدعت حسنہ ہے جس کے کرنے پر نہ صرف ثواب ملتا بلکہ بعض اوقات اس کو کرنا واجب ہو جاتا ہے۔

احادیث مبارکہ میں بدعت پر جو وعیدیں آئی ہیں وہ بدعت سیئہ کے بارے میں ہیں اور حدیث نمبر 4 جو نئی چیز ایجاد کرنے پر ثواب کی بشارت آئی ہے وہ بدعت حسنہ ہے۔

جو لوگ اس تقسیم کو تسلیم نہیں کرتے ان کو چاہیئے کہ پہلے وہ خود تو ان نئی چیزوں سے

بچیں۔کم ازکم ان مثالوں پر ہی غور کرلیں جو ہم نے اوپر بیان کی ہیں اور ان چند چیزوں ہی میں نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے ظاہری دور مبارک کی چیزوں کے مطابق عمل کریں ہرگز ایسا نہیں کر سکتے۔ہم یہاں پر بدعت کی چند اقسام اور ان کی مثالیں بیان کرتے ہیں تاکہ ہماری تقریر کو سمجھنے میں آسانی ہو۔

بدعت کی تعریف:

امام نووی اور امام علی قاری لکھتے ہیں:

بدعت کا شرعی معنٰی یہ ہے وہ نیا کام کرنا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد میں نہ ہو۔
(تہذیب الاسماء واللغات ج1 ص22۔مرقات ج1 ص216)

امام ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں:

بدعت اصل میں اس نئے کام کو کہتے ہیں جس کی پہلے کوئی مثال نہ ہو اور شریعت میں بدعت اس کام کو کہتے ہیں جو سنت کے خلاف ہو اور تحقیق یہ ہے کہ اگر وہ نیا کام ایسے کام کے تحت داخل ہو جو شرعاً نیک ہو تو وہ بدعت حسنہ ہے اور اگر وہ نیا کام ایسے کام کے تحت داخل ہو جو شرعاً برا ہو وہ بدعت قبیحہ ہے ورنہ وہ مباح کی قسم سے ہے۔ (فتح الباری ج3 ص504)

علامہ عینی لکھتے ہیں:

بدعت کی دو قسمیں ہیں اگر وہ کام شرعاً نیک ہو تو وہ بدعت حسنہ ہے اور اگر وہ کام شرعاً برا ہو تو بدعت قبیحہ ہے۔(عمدۃ القاری ج11 ص178)

بدعت کی اقسام:

1۔بدعت واجبہ۔2۔بدعت جائز۔3۔بدعت مستحبہ۔4۔بدعت حرام۔ 5۔
بدعت مکروہ۔

1. بدعت واجبہ:

وہ نیا کام جو شرعاً منع نہ ہو اور اس کے چھوڑنے سے دین میں حرج واقع ہو۔ جیسے
قرآن کے اعراب اور دینی مدارس اور علم نحو وغیرہ پڑھنا۔ دین کے قواعد اور اصول
فقہ کو مرتب کرنا' سند حدیث میں جرح وتعدیل کا علم حاصل کرنا۔

2. بدعت مستحبہ:

وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو اس کو عام مسلمان کارِ ثواب جانتے ہوں یا کوئی
شخص اس کو نیت خیر سے کرے جیسے محفل میلاد کرنا' خطبہء جمعہ وعیدین میں صحابہ
کرام کا ذکر کرنا' دینی اجتماعات کا انعقاد کرنا۔

3. بدعت جائز:

ہر وہ نیا کام جو شریعت میں منع نہ ہو۔ اور بغیر کسی نیت خیر کے کیا جائے جیسے چند
کھانے وغیرہ ان کاموں پر نہ ثواب ہے نہ عذاب ہے۔

4. بدعت حرام:

وہ نیا کام جس سے کوئی واجب چھوٹ جائے ۔یعنی واجب کا مٹانے والا ہو۔
جیسے فلمیں ڈرامے دیکھنا' مزرات پر ڈھول پیٹنا' وغیرہ

5. بدعت مکروہ:

وہ نیا کام جس سے کوئی سنت چھوٹ جائے اگر سنت غیر موکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تنزیہی ہے۔اور اگر سنت موکدہ چھوٹی تو یہ بدعت مکروہ تحریمی ہے۔جیسے ننگے سر یا کھڑے ہو کر کھانا کھانا۔

فی زمانہ رائج بدعتیں:

ہم یہاں چند ایسی بدعات کا ذکر کرتے ہیں جو مخالفین میں بھی عام ہیں اور صبح و شام ہو رہی ہیں لیکن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں ہیں۔ان میں بدعات کی تمام اقسام کی مثالیں ہیں:

قرآن پاک پر نقطے اور اعراب لگانا' مسجد میں امام کے کھڑے ہونے کے لیے طاق نما محراب' علم صرف ونحو' علم حدیث اور احادیث کی اقسام' ہوائی جہاز کے ذریعے سفر حج' جدید ہتھیاروں سے جہاد کرنا' ختم بخاری' اشتہار چھپوا کر جلسے کرنا' غائبانہ نماز جنازہ ادا کرنا اور اس کا ٹائم مقرر کرنا' اور اشتہار چھپوانا' سیرت کانفرنس منانا' وغیرہ۔

باب نمبر 15: دم کا جواز

حدیث نمبر 1: حضرت جبرئیل علیہ السلام کے دم کے الفاظ

عَنْ عَآئِشَةَ زَوْجِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهَا قَالَتْ کَانَ اِذَا اشْتَکٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَقَاهُ جِبْرِیْلُ قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ یُبْرِیْکَ وَمِنْ کُلِّ دَاۗئٍ یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ.

فی مقام الاخرٰی:

قَالَ بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ مِنْ کُلِّ شَیْءٍ یُؤْذِیْکَ مِنْ شَرِّ کُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَیْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ یَشْفِیْکَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِیْکَ.

ترجمہ:

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں جب نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم بیمار ہوئے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ دعا پڑھ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر دم کرتے تھے۔

بِسْمِ اللّٰهِ یُبْرِیْکَ وَ مِنْ کُلِّ دَاۗئٍ یَشْفِیْکَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ وَشَرِّ کُلِّ ذِیْ عَیْنٍ.

اللہ عزوجل کے نام کے ساتھ (دم کرتا ہوں) وہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تندرستی عطا کرنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہر بیماری سے شفاء عطا کرے اور ہر حاسد کے حسد سے' اور ہر نظر لگانے والے کے شر سے (آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو محفوظ رکھے)۔

اور دوسری روایت میں ہے:

بِسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ يُؤْذِيْكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ اَوْ عَيْنِ حَاسِدٍ اَللّٰهُ يَشْفِيْكَ بِاسْمِ اللّٰهِ اَرْقِيْكَ.

اللہ عزوجل کی نام کی برکت کے ہمراہ میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو دم کرتا ہوں۔ ہر اس چیز کو جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اذیت پہنچائے ہر شخص اور ہر حسد کرنے والی آنکھ کے شر سے (بچنے کے لیے دم کرتا ہوں) اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو شفا عطا کرے میں اللہ تعالیٰ کے نام سے برکت حاصل کرتا ہوں۔

تخریج:

مسلم کتاب السلام باب الطب والمرضٰی والرقٰی رقم5699.5700.

ابن ماجه صفحه386 كتاب الطب باب ماعوذ به النبي وما عوذ به رقم3522.3523.

ترمذی1/316 كتاب الجنائز باب ماجاء في التعوذ للمريض رقم938.

مسندامام احمد11241. ابن حبان953. المستدرک للحاکم3990. مسند ابو یعلیٰ1066.

حدیث نمبر2: درد کی جگہ ہاتھ رکھ کر دم کرنا

عَنْ عُثْمَانَ بْنِ اَبِي الْعَاصِ الثَّقَفِيِّ اَنَّهٗ شَكَا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَجَعًا يَجِدُهٗ فِيْ جَسَدِهٖ مُنْذُ اَسْلَمَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَعْ يَدَكَ عَلَى الَّذِيْ تَاَلَّمَ مِنْ جَسَدِكَ وَقُلْ بِاسْمِ اللّٰهِ ثَلَاثًا وَّ قُلْ سَبْعَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ

ترجمہ:

حضرت عثمان بن ابوالعاص رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اپنے جسم کے درد کی شکایت کی اس وقت جب انہوں نے اسلام قبول کیا تھا تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اپنے جسم میں جس جگہ درد محسوس ہو رہا ہے اس جگہ اپنا ہاتھ رکھو اور تین مرتبہ بسم اللہ پڑھو اور سات مرتبہ یہ کلمات پڑھو۔

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ وَاُحَاذِرُ.

جو (تکلیف) مجھے لاحق ہے اور جس سے میں بچنا چاہتا ہوں اس کے شر سے میں اللہ تعالیٰ اور اس قدرت کی پناہ مانگتا ہوں۔

تخریج:

مسلم کتاب السلام باب استحباب وضع یدہٖ علی......رقم5739.

ترمذی 2/512 کتاب الدعوات باب فی الرقیه اذا اتشکی رقم3512.

صحیح ابن حبان2964. المعجم الکبیر للطبرانی8342.

تشریح:

معلوم ہوا کہ دم کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ دم کرنا نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ثابت ہے۔

ہاں ایسے الفاظ کے ساتھ دم کرنے کی ہرگز اجازت نہیں جس میں کفریات یا شیطانوں سے مدد مانگی جائے۔

باب نمبر 16: اذان کے بعد درود وسلام

حدیث نمبر 1:

اذان کے بعد دورود وسلام پڑھو پھر وسیلہ کی دعا مانگو

عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ اِذَا سَمِعْتُمُ الْمُؤَذِّنَ فَقُوْلُوْا مِثْلَ مَا یَقُوْلُ ثُمَّ صَلُّوْا عَلَیَّ فَاِنَّهٗ مَنْ صَلّٰی عَلَیَّ صَلٰوةً صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ بِهَا عَشْرًا ثُمَّ سَلُوْا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ فَاِنَّهَا مَنْزِلَةٌ فِی الْجَنَّةِ لَا تَنْبَغِی اِلَّا لِعَبْدٍ مِّنْ عِبَادِ اللّٰهِ وَاَرْجُو اَنْ اَکُوْنَ اَنَا هُوَ فَمَنْ سَالَ اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ حَلَّتْ عَلَیْهِ الشَّفَاعَةُ.

ترجمہ:

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ بیان کہتے ہیں کہ انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے: جب تم مؤذن کو (اذان دیتے ہوئے سنو) تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہہ رہا ہو پھر مجھ پر درود بھیجو کیونکہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ دورد بھیجتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے' پھر اللہ تعالیٰ سے میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگو' الوسیلہ' جنت میں ایک مخصوص مقام ہے جو اللہ عزوجل کے تمام بندوں میں سے صرف ایک بندے کو نصیب ہوگا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک بندہ

میں ہوں گا جو شخص میرے لیے وسیلہ کی دعا مانگے گا اسے میری شفاعت ضرور نصیب ہوگی۔

تخریج:

مسلم1/202 کتاب الصلوة باب استحباب القول مثل قول المؤذن .....رقم849.

ترمذی 2/679 کتاب المناقب باب فی فضل النبی ﷺ رقم1985.

نسائی1/110 کتاب الاذان باب الصلوة علی النبی ﷺ بعد الاذان رقم677.

ابوداود1/88 کتاب الصلوة باب ما یقول اذا سمع المؤذن رقم523.

مسند امام احمد6568. صحیح ابن خزیمه418. مسند حمیدی354.

تشریح:

نامِ اقدس سن کر انگوٹھے چومنا:

اس حدیث مبارک میں اذان کا جواب دینے کا حکم دیا گیا ہے اذان میں جب مؤذن پہلی مرتبہ "اشھد ان محمدًا رسول اللّٰہ" کہے سن کر اپنے انگوٹھے آنکھوں پر رکھ کر "صلی اللّٰہ علیک یا رسول اللّٰہ" کہنا اور دوسری مرتبہ سن کر "قرت عینی بک یا رسول اللّٰہ" یارسول اللہ ﷺ آپ میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہیں۔ (فتاوٰی شامی ج1 ص293)

اور فرمایا اذان کے بعد پہلے مجھ پر درود پڑھو پھر وسیلہ کی دعا مانگو تو اذان کے بعد درود پڑھنا اس حدیث مبارک سے ثابت ہے۔ اور فرمایا جو میرے لیے وسیلہ کی

دعا مانگے گا اس کو میری شفاعت پہنچے گی اس حدیث مبارک سے شفاعت کا ثبوت بھی ملا۔

حدیث نمبر 2:

اذان کی آواز سے شیطان ہوا خارج کرتے ہوئے بھاگ جاتا ہے

عَنْ سُهَيْلٍ قَالَ اَرْسَلَنِیْ اَبِیْ اِلٰی بَنِیْ حَارِثَةَ قَالَ وَمَعِیَ غُلَامٌ لَنَا اَوْ صَاحِبٌ لَنَافَنَادَاهُ مُنَادٍمِّنْ حَآئِطٍ بِاِسْمِهٖ قَالَ وَاَشْرَفَ الَّذِیْ مَعِیَ عَلَی الْحَآئِطِ فَلَمْ یَرَ شَیْئًافَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِاَبِیْ فَقَالَ لَوْ شَعَرْتُ اَنَّکَ هٰذَا لَمْ اُرْسِلْکَ وَلَکِنْ اِذَا سَمِعْتُ صَوْتًافَنَادِ بِالصَّلٰوةِ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْرَةَ یُحَدِّثُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَنَّهٗ قَالَ اِنَّ الشَّیْطٰنَ اِذَا نُوْدِیَ بِالصَّلٰوةِ وَلّٰی وَلَهٗ حُصَاصٌ.

ترجمہ:

حضرت سہیل رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ میرے والد نے مجھے بنوحارثہ کے قبیلے میں بھیجا میرے ہمراہ ایک لڑکا (دوسری روایت کے مطابق) ایک شخص بھی تھا۔ایک دیوار سے کسی شخص نے اسے نام لے کر پکارا۔میرا ساتھی دیوار کی طرف متوجہ ہوا لیکن اسے کوئی شخص دیکھائی نہ دیا۔(واپس آکر) میں نے اپنے والد سے اس بات کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا: اگر مجھے پہلے سے اندازہ ہوتا کہ تمہارے

ساتھ یہ واقعہ پیش آسکتا ہے تو میں تمہیں ہرگز وہاں نہ بھیجتا آئندہ اگر تم اس طرح کی آواز سنو تو اذان دے دینا کیونکہ میں نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان نقل کرتے ہوئے سنا ہے:

''جب نماز کے لیے اذان دی جاتی ہے تو شیطان گوز مارتا ہوا وہاں سے بھاگ جاتا ہے''

تخریج:

مسلم1/204 کتاب الصلوة باب افضل الاذان و هرب الشیطان .....رقم858.
نسائی1/185 کتاب السهو باب التحری رقم1252.

تشریح:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ جہاں شیطان کا خوف وہاں اذان پڑھ لینی چاہیئے تا کہ شیطان وہاں سے بھاگ جائے یہی وجہ ہے کہ جب میت کو دفن کیا جاتا ہے اور اس کے امتحان کا وقت ہوتا ہے منکر نکیر سوال پوچھنے کے لیے آتے ہیں تو شیطان درمیان میں مداخلت کرتا اور اس کی کوشش ہوتی ہے کہ میت سوالوں کے صحیح جواب نہ دے سکے اس شیطان کی مداخلت کو ختم کرنے کے لیے اذان پڑھ دی جاتی ہے شیطان وہاں سے بھاگ جاتا ہے۔قبر پر اذان پڑھنا اس حدیث مبارک سے ثابت ہے۔

اذان کے مستحب اوقات:

صدر الشریعہ بدر الطریقہ حضرت علامہ مولانا مفتی امجد علی اعظمی نقل فرماتے ہیں:
بچے اور مغموم کے کان میں اور مرگی والے اور غضب ناک اور بدمزاج آدمی یا جانور کے کان میں اور لڑائی کی شدت اور آتش زدگی کے وقت اور بعد دفن میت اور جن کی سرکشی کے وقت اور سفر کے پیچھے اور جنگل میں جب راستہ بول جائے اور کوئی بتانے والا نہ ہو اس وقت اذان مستحب ہے۔

(رد المختار کتاب الصلوۃ باب الاذان مطلب فی المواضع التی یندب.....2\62)

اور وبا کے زمانے میں بھی مستحب ہے (فتاوٰی رضویہ 5\370۔بحوالہ بہار شریعت 1\466)

باب نمبر 17: ادبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث نمبر 1:

ادب کی وجہ سے چہرہ انور کی طرف نہیں دیکھا

حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ اپنے ایمان لانے اور دیگر واقعات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

.....مَا كَانَ اَحَدٌ اَحَبَّ اِلَيَّ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا اَجَلَّ فِيْ عَيْنَيَّ مِنْهُ مَا كُنْتُ اُطِيْقُ اَنْ اَمْلَأَ عَيْنَيَّ مِنْهُ اِجْلَالًا لَهُ وَلَوْ سُئِلْتُ اَنْ اَصِفَهُ مَا اَطَقْتُ لِاَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَمْلَأُ عَيْنَيَّ مِنْهُ.........

ترجمہ:

(حضرت عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں)۔۔۔۔اس وقت کوئی بھی شخص میرے نزدیک نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ محبوب نہیں تھا اور میری نظر میں کوئی شخص آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ معزز نہیں تھا' اگر مجھ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم (کے چہرہ مبارک) کی تعریف کے لیے کہا جائے تو میں ایسا نہیں کرسکوں گا کیونکہ میں کبھی بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آنکھ بھر نہیں دیکھ سکا۔

تخریج:

مسلم1/102 کتاب الایمان باب کون الاسلام یهدم ما قبله .....رقم321.

صحیح ابن خزیمه2515.

تشریح:

چہرہ مبارک ایسا جس کی قرآن تعریف کرے اور جس کی زیارت کرنا عبادت ہے اپنی جان، مال، اولاد سب کچھ قربان کرنے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی رضی اللہ عنہ کہیں کہ میں نے چہرہ انور کو آنکھ بھر نہیں دیکھ سکا' کیوں اس کی وجہ صرف اور صرف ادب مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہے کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اس قدر تعظیم کریں کہ ادب کی سے وجہ چہرہ انور کی طرف آنکھ بھر کر نہ دیکھ سکیں ۔لیکن دوسری طرف آج کے نام نہاد مسلمان ہیں کہ وہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں تنقیص کے بہانے تلاش کرنے میں رہتے ہیں اللہ تعالیٰ ان کے شر سے عاشقانِ رسول کو محفوظ فرمائے اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے صدقے میں ان جیسا عشق رسول اور ادب رسول عطا فرمائے آمین۔

حدیث نمبر2:

ایسی چھت پر نہیں رہ سکتا

عَنْ اَبِیْ اَیُّوْب اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نَزَلَ عَلَیْهِ فَنَزَلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی السُّفْلِ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی الْعُلْوِ قَالَ فَانْتَبَهَ اَبُوْ

اَیُّوْبَ لَیْلَةً فَقَالَ نَمْشِیْ فَوْقَ رَأْسِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَنَحَّوْ فَبَاتُوْا فِیْ جَانِبٍ ثُمَّ قَالَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَرْفَقُ فَقَالَ لَا اَعْلُوْ سَقِیْفَةً اَنْتَ تَحْتَھَا فَتَحَوَّلَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْعُلُوِّ وَاَبُوْ اَیُّوْبَ فِی السُّفْلِ فَکَانَ یَصْنَعُ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ طَعَامًا فَاِذَا جِیْءَ بِہٖ اِلَیْہِ سَاَلَ عَنْ مَّوْضِعِ اَصَابِعِہٖ فَیَتَتَبَّعُ مَوْضِعَ اَصَابِعِہٖ..........

ترجمه:

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں (ہجرت کے بعد) نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے ہاں قیام پذیر ہوئے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نیچے والے حصے میں تشریف فرما ہوئے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اوپر والی منزل میں ٹھہر گئے رات کے وقت حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کی آنکھ کھلی تو انہیں خیال آیا کہ ہم تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر چل رہے ہیں تو وہ ایک کونے میں ہو گئے اور اسی کونے میں انہوں نے رات بسر کر لی (اگلے دن) انہوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بات کا تذکرہ کیا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نیچے والی منزل میں زیادہ سہولت ہے حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نے عرض کی۔ میں اس چھت کے اوپر نہیں رہ سکتا جس کے نیچے آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہوں تو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اوپر کی منزل میں منتقل ہو گئے ہیں اور حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ نیچے والی منزل میں آ گئے۔ حضرت

ابوایوب رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے کھانا تیار کیا کرتے تھے اور جب وہ باقی ماندہ کھانا حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ کے پاس واپس آتا تو وہ دریافت کرتے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے کس جگہ انگلیاں رکھی تھیں پھر حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ اسی جگہ انگلیاں رکھتے۔۔

تخریج:

مسلم 2/191 کتاب الاشربہ باب اباحۃ اکل الثوم .....رقم 5358.

تشریح:

یہ ہے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا تعظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم کہ آقا صلی اللہ علیہ وسلم جس کمرے کے اندر تشریف فرما ہیں اس کمرے کی چھت پر رہنا بھی گوارہ نہیں کرتے اور ساری رات ایک کونے میں گزار دیتے ہیں۔

دوسری طرف سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کے جھوٹھے کے کس قدر حریص ہیں کہ سارا کھانا بارگاہ محبوب صلی اللہ علیہ وسلم میں پیش کرتے ہیں اور جب بقایا کھانا واپس لایا جاتا ہے تو اسی جگہ انگلیاں رکھتے جہاں پر آقا صلی اللہ علیہ وسلم انگلیاں رکھتے تاکہ برکت حاصل کریں۔

اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ ❁ اللہ

﴿اللہ اکبر﴾ ﴿اللہ اکبر﴾ ﴿اللہ اکبر﴾ ﴿اللہ اکبر﴾ ﴿اللہ اکبر﴾ ﴿اللہ اکبر﴾ ﴿اللہ اکبر﴾ ﴿اللہ اکبر﴾ ﴿اللہ اکبر﴾

تفصیلی فہرست

﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾

﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾ ﴿اللہ﴾

کلام اللہ شریف سے مختلف ابواب کے تحت عقائد اہلسنت کا بیان بنام

قرآن شریف اور عقائد اہل سنت

مؤلف

زاہد الاسلام زاہد العطاری الرضوی

صحاح ستہ کی مشہور کتب سنن ترمذی، سنن ابوداود، سنن نسائی
سنن ابن ماجہ اور مؤطا امام مالک سے عقائد اہلسنت کا بیان بنام

سنن اربعہ اور عقائد اہل سنت

مؤلف

زاہد الاسلام زاہد العطاری الرضوی